AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY

United States of America

Muslims who believe in the Messiah

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani (AS)

جلد نمبر 3 امان 1403 ہش — مارچ 2024ء شعبان۔رمضان 1445 ہجری شمارہ نمبر 3

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اور جب وہ حکم ہو کر آئے گا تو بغض اور شحناء کو دور کر دے گا

هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(سورۃ الجمعہ: 3-4)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

”اشارات نصّ قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰ ہیں اور آپ کا سلسلۂ خلافت حضرت موسیٰ کے سلسلۂ خلافت سے بالکل مشابہ ہے۔ اور جس طرح حضرت موسیٰ کو وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں یعنی جبکہ سلسلہ اسرائیلی نبوت کا انتہا تک پہنچ جائے گا اور بنی اسرائیل کئی فرقے ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کی تکذیب کرے گا یہاں تک کہ بعض بعض کو کافر کہیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ ایک خلیفہ حامی دینِ موسیٰ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کرے گا۔ اور وہ بنی اسرائیل کی مختلف بھیڑوں کو اپنے پاس اکٹھی کرے گا۔ اور بھیڑیئے اور بکری کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ اور سب قوموں کے لئے ایک حَکَم بن کر اندرونی اختلاف کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور بغض اور کینوں کو دور کر دے گا۔ یہی وعدہ قرآن میں بھی دیا گیا تھا جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اٰخَرِیْنَ مِنْہُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِم۔ (الجمعہ: 4) اور حدیثوں میں اس کی بہت تفصیل ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ یہ اُمّت بھی اسی قدر فرقے ہو جائیں گے جس قدر کہ یہود کے فرقے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کی تکذیب اور تکفیر کرے گا اور یہ سب لوگ عناد اور بغض باہمی میں ترقی کریں گے اُس وقت تک کہ مسیح موعود حَکَم ہو کر دنیا میں آوے۔ اور جب وہ حَکَم ہو کر آئے گا تو بغض اور شحناء کو دور کر دے گا اور اس کے زمانہ میں بھیڑیا اور بکری ایک جگہ جمع ہو جائیں گے چنانچہ یہ بات تمام تاریخ جاننے والوں کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے ہی وقت میں آئے تھے کہ جب اسرائیلی قوموں میں بڑا تفرقہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور ایک دوسرے کے مکفّر اور مکذّب ہو گئے تھے۔ اسی طرح یہ عاجز بھی ایسے وقت میں آیا ہے کہ جب اندرونی اختلافات انتہا تک پہنچ گئے اور ایک فرقہ دوسرے کو کافر بنانے لگا۔ اس تفرقہ کے وقت میں اُمّت محمدیہ کو ایک حَکَم کی ضرورت تھی۔ سو خدا نے مجھے حَکَم کر کے بھیجا ہے“۔

(کتاب البریّہ، روحانی خزائن جلد 13، صفحات 255-257 حاشیہ)

مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہو گا جس کا نام کدعہ ہو گا

” دراربعین مذکور آمده است خروج ازقریہ کدعہ باشد بقول النّبی صلّی اللہ علیہ وسلم یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ مِنْ قَرْیَةٍ یُقَالُ لَهَا کَدْعَهْ وَیُصَدِّقُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ اَقْصَی الْبِلَادِ وَ عَلٰی عد د بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَ عَشَرَ رَجُلَا وَمَعَهُ صَحِیْفَةٌ مَخْتُوْمَةٌ فِیْهَا عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِاَسْمَآئِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخِلَالِهِمْ ‘‘

(جواہر الاسرار (قلمی نسخہ، صفحہ 43)مصنفہ حضرت شیخ علی حمزہ بن علی الملک الطوسی)

صاحب جواہر الاسرار لکھتے ہیں کہ اربعین میں یہ روایت بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہو گا جس کا نام کدعہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں نشان دکھائے گا۔ اور بدری صحابہؓ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ 313 جلیل القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

نوٹ: کدعہ میں غالباً قادیان کی طرف اشارہ ہے۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 769 مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2019ء ، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ ...قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمْ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ فِيهِ يَوْمٌ تَابَ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ۔

(سنن ترمذی، کتاب الصَّوْمِ، بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ المحرم741)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد میں کس مہینہ میں روزے رکھا کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اگر ماہ رمضان کے بعد تم روزے رکھنا چاہو تو محرم کے مہینہ میں رکھا کرو کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو ظالم حکمران سے نجات دی اور آئندہ بھی اسی ماہ ایک دوسری قوم (یعنی مسیح موعود پر ایمان لانے والوں) کو ایسے ہی ظالم حکمران سے نجات دے گا۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 771 مرتبہ ملک حضرت ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2019ء ، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”میری تائید میں خدا تعالیٰ کے نشانوں کا ایک دریا بہہ رہا ہے جس سے یہ لوگ بے خبر نہیں ہیں اور کوئی مہینہ شاذ و نادر ایسا گزرتا ہوگا جس میں کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔ ان نشانوں پر کوئی نظر نہیں ڈالتا۔ نہیں دیکھتے کہ خدا کیا کہہ رہا ہے۔ ایک طرف طاعون بزبانِ حال کہہ رہی ہے کہ قیامت کے دن نزدیک ہیں اور دوسری طرف خارق عادت زلزلے جو کبھی اس طور سے اِس ملک میں نہیں آئے تھے خبر دے رہے ہیں کہ خدا کا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے اور آئے دن ایسی نئی نئی آفات نازل ہوتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے طور بدل گئے ہیں اور ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی بڑی آفت دکھلانی چاہتا ہے اور ہر ایک آفت جو ظاہر ہوتی ہے پہلے سے اس کی مجھے خبر دی جاتی ہے اور میں بذریعہ اخبار یا رسائل یا اشتہار کے اس کو شائع کر دیتا ہوں۔ چنانچہ میں بار بار کہتا ہوں کہ توبہ کرو کہ زمین پر اس قدر آفات آنے والی ہیں کہ جیسا کہ ناگہانی طور پر ایک سیاہ آندھی آتی ہے اور جیسا کہ فرعون کے زمانہ میں ہوا کہ پہلے تھوڑے نشان دِکھلائے گئے اور آخر وہ نشان دکھلایا گیا جس کو دیکھ کر فرعون کو بھی کہنا پڑا کہ

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ (یونس:91)

خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کرے گا اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ وہ زلزلہ آجائے گا جو قیامت کا نمونہ ہے تب ہر قوم میں ماتم پڑے گا کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا یہی معنی خدا کے اِس الہام کے ہیں کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ پچیس 25 برس کا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا اور ان دنوں میں پورا ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہیں وہ سنے۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22 صفحات 199-200)

الہامی اشعار

از دُرّ ثمین۔ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قادِر کے کاروبار نمودار ہو گئے　　کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہو گئے　　جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، حاشیہ، صفحہ 27۔ مطبوعہ 1902ء)

قادر ہے وُہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے　　بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے

(اخبار بدر۔ 22 نومبر 1906ء)

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے　　جِس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقۃ الوحی، صفحہ 274 حاشیہ۔ مطبوعہ 1907ء)

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

19 جنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	جنگ اُحد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی بہادری اور جاں نثاری کا تذکرہ نیز مسلمانوں کو امّتِ واحدہ بننے کی تلقین۔ ☆... جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر پر مدینہ کے مسلمان میدان جنگ پہنچے اور اللہ کا نام لے کر دشمن کی صفوں میں گھس گئے۔ ☆... حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ آپؐ کو اپنے کاندھوں پر بٹھا کر چٹان کے اوپر لے گئے۔ آپؐ نے اُسی وقت فرمایا کہ ان پر جنت واجب ہو گئی۔ ☆... آپؐ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کیا اور اس کا رباعی دانت توڑ ڈالا جبکہ وہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بُلا تا ہے۔ ☆... فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی مکرّر تحریک۔ ☆... حضرت مصلح موعودؓ کے نواسے سیّد مولود احمد صاحب اور آکمید اگ محمد صاحب صدر جماعت مہدی آباد برکینا فاسو کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/01/19/88330/
26 جنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	جنگ اُحد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ثابت قدمی اور جاں نثاری کا تذکرہ نیز یمن کے احمدیوں، امّتِ مسلمہ اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اُس قوم پر سخت ہو جاتا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خون آلود کر دیا ہو۔ ☆... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں کامل طور پر رنگی ہوئی رحمت اس حالت میں بھی غالب آئی جبکہ آپؐ زخمی تھے اور خون بہہ رہا تھا۔ ☆... جتنا دُکھ صحابہؓ کو جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی وجہ سے پہنچا ویسا دُکھ آپؐ کی ساری زندگی میں کبھی صحابہؓ کو نہیں پہنچا۔ ☆... یمن کے احمدیوں، امّت مسلمہ نیز دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆... حافظ ڈاکٹر عبدالحمید گامانگا صاحب نائب امیر جماعت سیر الیون اور طاہرہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/01/26/88786/

2فروری2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	جنگ اُحد میں صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کا تذکرہ نیز فلسطین کے عمومی حالات اور یمن اور پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعاؤں کی تحریک۔ ☆... حضرت علیؓ کی بہادری پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں علیؓ سے ہوں اور علیؓ مجھ سے ہے تو جبرئیلؑ نے کہا میں آپ دونوں سے ہوں۔ ☆... حضرت سعدؓ نے دشمن پر بے تحاشا تیر چلائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں برابر تیر چلاتے جاؤ۔ ☆... ابودجانہؓ نے آپؐ کے جسم کو اپنے جسم سے چھپائے رکھا اور جو تیر یا پتھر آتا تھا اُسے اپنے جسم پر لیتے تھے حتی کہ اُن کا بدن تیروں سے چھلنی ہو گیا۔ ☆... ابوسفیان کے شرک کا نعرہ مارنے پر جب خدائے واحد کی عزت کا سوال پیدا ہوا تو آپؐ کی روح بیتاب ہو گئی اور آپؐ نے صحابہؓ کو جواب دینے کا فرمایا۔ ☆... فلسطین کے عمومی حالات نیز یمن اور پاکستان کے احمدیوں کے لے دعا کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2024/02/02/89388/
9فروری2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	جنگ اُحد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیاں اور عشقِ رسول ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ۔ ☆... ابوسفیان کے نعرہ شرک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ توحید نے جوش مارا اور صحابہؓ کو کہا کہ جواب دو اللہ عزّوَجل اللہ عزّوَجل۔ ☆... سچائی کا کیسا عملی ثبوت تھا کہ تلواروں کے سائے میں بھی اُنہوں نے یہی کہا کہ اللہ ہمیں بچا سکتا ہے۔ ☆... حضرت سعدؓ نے کہا کہ میری قوم کو کہنا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی عذر نہیں ہو گا اگر آپؐ شہید ہو جائیں اور تم لوگوں میں سے کوئی ایک بھی زندہ رہا۔ ☆... اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی عشقِ رسولؐ کی روح پیدا فرمائے تا کہ ہم صحیح اسلامی رنگ اپنے اخلاق، اپنی عبادتوں اور اپنی عادات میں پیدا کریں۔ ☆... یمن کے پہلے شہید احمدی ڈاکٹر منصور شبوطی صاحب، صلاح الدین محمد صالح عبد القادر صاحب آف کبابیر اور ریحانہ فرحت صاحبہ آف ربوہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2024/02/12/89877/
16فروری2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	جنگ اُحد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں اور عشقِ رسول ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ۔ ☆... عمرو بن ثابتؓ کے متعلق روایت میں مذکور ہے کہ وہ احد کے دن نمازِ فجر کے بعد ایمان لائے تھے اور اسی روز مسلمانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ☆... خیثمہؓ نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں بدر کی جنگ میں شرکت نہیں کر سکا تھا اور اللہ کی قسم! مَیں اس پر حریص تھا۔

☆…جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء کی تدفین کے لیے تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا کہ ان شہداء کو ان کے زخموں سمیت ہی کفن دے دو کیونکہ مَیں ان پر گواہ ہوں۔

☆…شہدائے احد کی تعداد کے متعلق اکثر علماء کا قول ہے کہ اس روز کُل مقتولین کی تعداد ستّر تھی، جن میں سے چار مہاجرین میں سے اور باقی انصار صحابہؓ تھے۔

☆…انسانیت کے تباہی سے بچنے کے لیے دعاؤں کی تحریک۔

https://www.alfazl.com/2024/02/16/90437/

حضرت مسیح موعودؑ کی یاد میں

ثاقب زیروی

آئی ہے یاد آج پھر اُس حق پرست کی
جس نے حریمِ عرشِ بریں کو ہلا دیا

جس نے حیاتِ تازہ کے نغمے الاپ کر
مُردوں کو زندگی کا قرینہ سکھادیا

دے کر دلوں کو ذوقِ یقیں ذوقِ حُریّت
روندے ہوؤں کو عرش کا تارا بنا دیا

صدق و صفا کی شمعیں جلائیں کچھ اس طرح
اِک قادیاؔں تو کیا یہ جہاں جگمگا دیا

اپنے ہی گرد و پیش سے فرصت نہ تھی جنہیں
سارے جہاں کے درد کا چسکا لگا دیا

ڈالی جو خاک پر کبھی مچلی ہوئی نگاہ
ہر ذرّۂ حقیر کو سونا بنا دیا

اللہ رے اُس جری کے عزائم کی آب و تاب
طوفاں ٹھہر گئے وہ اگر مسکرا دیا

مَیں اس حسین یاد کو دل میں بساؤں گا
اِک لازوال نقشِ محبّت بناؤں گا

(روزنامہ الفضل ربوہ، 9جنوری 65ء)
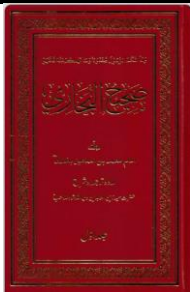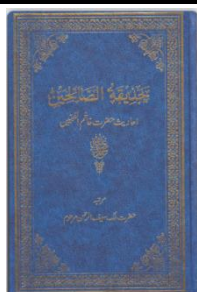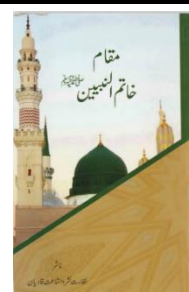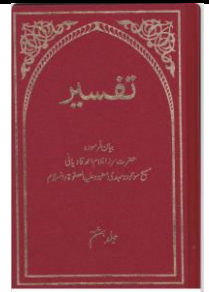
$ 60.00	$ 8.00	$ 35.00	$ 10.00	$110.00

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہدایت

بابت Shaleema (شلیمہ) اور بچے کی جنس معلوم ہونے پر تقریبات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹس موصول ہوئی ہیں کہ آج کل ایک رسم رواج پارہی ہے کہ شادی کے موقع پر لڑکی اور لڑکے والے رخصتی اور لڑکے کی طرف سے ولیمہ کا فنکشن علیحدہ علیحدہ کرنے کے بجائے رقم اکٹھی کر کے بڑے بڑے مہنگے ہوٹلوں یا شادی ہالز میں ایک ہی فنکشن کر رہے ہیں اور اس طرح شادی اور ولیمہ کو اکٹھا کر کے Shaleema (شلیمہ) کا نام دیا جارہا ہے۔

اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ "یہ غلط ہے اور شرعاً غلط ہے۔ ولیمہ تو جب تک میاں بیوی کو خلوت صحیحہ میسر نہ ہو، نہیں ہو سکتا۔ (خلوتِ صحیحہ کا مطلب ہے کہ میاں بیوی کا رخصتانہ کے بعد کسی ایسی جگہ پر تنہائی میں اکٹھے ہونا جہاں ان کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہ آسکے۔)"

اسی طرح ایک اور رسم رواج پارہی ہے کہ حمل کے پانچویں / چھٹے ماہ الٹرا ساؤنڈ کر کے ہونے والے بچے کی جنس بتادی جاتی ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس موقع پر ایک پارٹی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور تمام عزیزوں اور دوستوں کے سامنے ایک کیک کاٹا جاتا ہے جس کے اندر نیلا رنگ یا گلابی رنگ نکلتا ہے۔ نیلا رنگ لڑکے جب کہ گلابی رنگ لڑکی کی علامت سمجھا جاتا ہے اس تقریب کو Gender Reveal کا نام دیا گیا ہے۔

اس حوالہ سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے: "جو رسم بچے کی جنس کا علم ہونے پر کیک کاٹنے کی مناتے ہیں، یہ بھی بدعات پیدا کر رہے ہیں اور غلط قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔ بعض دفعہ تو جو جنس کی رپورٹ بتائی جاتی ہے وہ غلط بھی ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی بدعات سے بچنا چاہیے۔ جو پیسہ ان پارٹیوں پر خرچ کرنا ہے وہی کسی ضرورتمند غریب کو دے دیں یا کسی ایسی چیریٹی کو دے دیں جو غریبوں کی مدد کرتی ہے۔ پیسہ یا دولت آنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے غلط طور پر استعمال کیا جائے اور لامذہب اور دنیاداروں کی رسومات کو اپنا لیا جائے۔" (اعلان منجانب دفتر تبشیر اسلام آباد، یوکے)

نئے چاند کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اور حضرت قتادہؓ کی روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی نئے چاند کی دُعا یہ ہوتی تھی:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَ السَّلَا مَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَ رَ بُّكَ ا للهُ،
هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، اٰمَنْتُ بِاللهِ الَّذِيْ خَلَقَكَ۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رؤیۃ الہلال)

ترجمہ: "اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و سلامتی اور ایمان واسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ (اے چاند) تیرا اور میرا ربّ اللہ ہے۔ یہ چاند خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا چاند، خیر و بھلائی کا چاند، مَیں اُس اللہ پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔"

نئے چاند پر رسول کریم ﷺ یہ دُعا بھی کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانِ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

ترجمہ: "اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں بھی برکت ڈال اور ہمیں رمضان (کے مہینہ) تک پہنچا۔

(کنز العمال، جلد 7، صفحہ 79)

(خزینۃ الدّعا، مناجات رسول ﷺ، صفحہ 36)

خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا بزبان حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

امۃ الباری ناصر

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم 'خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا بزبان حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا' (1865ء تا 1952ء) اخبار الحکم' 17 نومبر 1900ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ نظم درثمین میں سولہویں نمبر پر درج ہے اس کے کل ستائیس اشعار ہیں۔

نمبر 1:

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا

عجب 'ajab

تعجب، انوکھا، نادر، عمدہ Unique,

(O My God, You have done me a unique favour)

احساں ehsaaN

اچھا سلوک ' اچھا برتاؤ، جو کسی عمل کے نتیجے میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہو۔ فیض رساں خدا کا کرم

Graciousness, bounty, unique favour,

سلطاں SultaaN

بادشاہ، مددگار، اللہ تعالیٰ God, Lord, King, Helper

اے اللہ تعالیٰ! اے میرے مددگار و محسن ! اے کل جہانوں کے بادشاہ! تیرے مجھ پر عجیب احسان ہیں۔ تیری مہربانیوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ سمجھ نہیں آتی تیرے شکر کا حق کیسے ادا کروں۔

دہلی میں رہنے والی ایک اٹھارہ سال کی لڑکی نصرت جہاں یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی قسمت میں اس دور کی خدیجہ بننا لکھا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے شادی ہونا بہت بڑی سعادت تھی۔ وہ آنحضور ﷺ کے ایک الہام کی مصداق بنی تھیں ۔ آپؐ نے مسیح موعود کے متعلق بیان کردہ علامات میں ایک علامت اُس کی شادی اور اولاد ہونا بھی بیان فرمائی ہے چنانچہ روایت میں آتا ہے: يَنْزِلُ عِيسَى ابنُ مَرْيَمَ إِلَى الأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ وَ يُوْلَدُ لَهُ۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام الفصل الثالث) یعنی جب عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے تو وہ شادی کریں گے اور اُن کی اولاد بھی ہوگی۔ اس میں ایک قدر و منزلت والی بیوی کے ساتھ مبارک نسل کی پیشگوئی تھی۔ جو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کی ذات میں پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقد میں آئیں اور ایک مبارک نسل کی ماں بنیں، اور آپؑ کے مقام و مرتبہ کی بدولت آپؑ کے تمام ماننے والوں کی ماں کہلائیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی بارش کی طرح برستی ہوئی ایسی نادر و نایاب اور متواتر نعمتیں دیکھ کر حضرت اماں جانؓ کے دل میں جو جذباتِ تشکر پیدا ہوتے انہیں حضرت اقدسؑ نے نظم میں ڈھال دیا ہے۔ یہ خوب صورت ترجمانی ان مقدس ہستیوں کے خدا سے تعلق' آپس کی ذہنی ہم آہنگی اور پیار محبت کی عکاس ہے۔ ساتھ ہی اس عجز کا بھی اظہار ہے کہ بندہ میں یہ طاقت ہی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے مالک کے شکر کا حق ادا کر سکے۔

نمبر 2:

ایک ذرّہ بھی نہیں تو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرّہ ہو قرباں تیرا

ذرّہ zarrah

تھوڑا، ریزہ Grain, particle, a whit

(You have never shown even the slightest indifference to me)

فرق کرنا farq karnaa

جدا کرنا، یکساں نہ سمجھنا Show partiality, keep at a distance, away

سر سے پا تک sar se paa tak

سر سے پاؤں تک، اول سے آخر تک' مکمل

Wholly, entirely, totally

فضل fazl

اللہ پاک کی اپنی مرضی سے عطا

Grace, bounty of God

اے اللہ تعالیٰ! تونے مجھ سے حسن سلوک کرنے میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ کوئی کمی نہیں رکھی۔ ہر نعمت عطا فرمائی ہے۔ اس احسان پر میرے وجود کا ہر ذرہ تیری ذات پر قربان ہے۔ یہ سعادت اتنی عظیم ہے کہ حمد و شکر میں جان بھی قربان ہو جائے تو حق ادا نہیں ہوتا۔

1884ء میں حضرت اماں جانؓ کی شادی ہوئی اور اسی سال حضرت اقدسؑ نے دعویٔ مجددیت فرمایا۔ اس طرح ماموریت کا سارا زمانہ ایک ساتھ گزرا۔ زندگی کی ساتھی الٰہی انعامات و افضال میں بھی ساتھ ساتھ رہیں۔ صداقتِ اسلام کی پیش گوئیاں اور ان کے پورا ہونے کا ایمان افروز نظارہ دونوں نے ایک ساتھ دیکھا۔ اس گھر میں رہیں جہاں فرشتے نازل ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام آتا تھا۔ کئی دفعہ الہامات میں آپؓ کا ذکر ہوا۔ مبشر اولاد کی ماں بنیں۔

خاندانی وجاہت کے لحاظ سے بھی دونوں کا رتبہ بڑا تھا۔ حضرت اقدسؑ نے تحریر فرمایا:

اسی طرح میری خاتون کا نام نصرت جہاں بیگم رکھا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ جہان کو فائدہ پہنچانے کے لئے آسمان سے نصرت شامل حال ہوگی۔ یہ الہام کہ الحمد للہ الّذی جعل لکم الصّھر والنّسب۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے تجھے ہر ایک پہلو اور ہر ایک طرف سے خاندانی نجابت کا شرف بخشا ہے۔ کیا تیرا آبائی خاندان او رکیا دامادی کے رشتہ کا خاندان دونوں برگزیدہ ہیں یعنی جس جگہ تعلق دامادی کا ہوا ہے وہ بھی شریف خاندان سادات ہے اور تمہارا آبائی خاندان بھی جو بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے مرکب ہے خدا کے نزدیک شرف اور مرتبت رکھتا ہے۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحات 275-276)

نمبر 3:

سر سے پا تک ہیں الٰہی تیرے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

باراں baaraaN

بارش A shower, rain

یاالٰہی! میرے سارے وجود پر یعنی سر سے پاؤں تک تیرے احسان ہیں۔ مجھ پر ہمیشہ تیرے فضلوں کی بارش برسی ہے۔

حضرت اماں جانؓ پر پیدائش سے بہت پہلے سے اللہ تبارک تعالیٰ کے فضلوں کی وہ بارش شروع ہوگئی تھی جو قیامت تک جاری رہے گی۔ جس کے سر کا تاج مسیحائے زماں ہو اس پر فضلوں کی بارش کا نظارہ دیدنی ہے اس بارش میں سے چند قطرے دیکھئے۔

حضرت اماں جانؓ کا تعلق سادات سے تھا۔ سلسلہ نسب آنحضرت ﷺ کے وجود مبارک سے ملتا ہے۔ آپؓ کا خاندان حسینی سادات کا خاندان تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

آپؓ کے خاندان کے ایک ولی بزرگ حضرت خواجہ سید محمد ناصر عندلیب نے کشف میں ایک نوجوان کو دیکھا جس نے بتایا: میں حسن مجتبیٰ ابن علی مرتضیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کی منشا سے خدا تعالیٰ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تا تجھے ولایت اور معرفت میں مالا مال کروں۔ اور ایک خاص نعمت تھی جو خانوادۂ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ اس کی ابتدا تجھ پر ہوئی ہے اور انجام اس کا مہدی معہود پر ہو گا۔ (میخانۂ درد، صفحہ 35)

حضرت امّاں جان کا نام حضرت میر ناصر نواب صاحب نے نصرت جہاں بیگم رکھا۔ جس کے ذریعے خاندان مسیح موعود کی بنیاد ڈالی گئی جس نے تمام جہانوں کی مدد کی۔ آپؓ دعاؤں کے سائے میں پلیں۔ آپؓ کے والد حضرت میر ناصر نوابؓ فرماتے ہیں: جب سے یہ پیدا ہوئی اُس دن سے لے کر جس دن میں نے ان کو ڈولی میں ڈالا یہی دعا روزانہ کرتا رہا ہوں کہ اے خدا تو اس کو بہت نیک کے پلّے باندھیو۔ یہ دعا سنی گئی۔ حضرت اقدسؑ کے 'الدار' کی رونق بنیں۔ اس مبارک گھر کی وسعتیں بے کنار ہیں۔ آپؓ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش میں گزرا۔ یہاں تو رہتی دنیا تک الٰہی فضل و کرم کی مسلسل بارش مقدر ہے۔

نمبر 4:

تو نے اس عاجزہ کو چار دیے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا

عاجزہ aajezaa'

کمزور، بے بس، مجبور Powerless, weak, humble

بخشش bakhshish

انعام، عطیہ، معافی Gift, grant, reward, generosity

beneficence, boon

نمایاں numaayaaN

واضح Prominent, apparent, evident

اے اللہ تعالیٰ! تونے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز بندی کو چار لڑکے عطا فرمائے۔ یہ سب تیری عنایت اور فضل و احسان ہے۔

حضرت اماں جانؓ 1865ء میں پیدا ہوئی تھیں۔اور یہی سن تھا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کو الہام فرمایا: وَّتَرٰی نَسْلاً بَعِیْدًا (تذکرہ۔صفحہ 5)۔اور تو دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ شادی کے وقت حضرت اقدسؑ کی عمر مبارک قریباً پچاس سال تھی۔اس عمر میں اولاد اور نسل بعید کی پیش گوئی معجزانہ رنگ رکھتی ہے۔جس پر جتنا بھی شکر ہو کم ہے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:

الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعةً من البنین و انجز وعدہ من الاحسان یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد و ثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیے اور اپنا وعدہ پورا کیا(جو میں چار لڑکے دوں گا) چنانچہ وہ چار لڑکے یہ ہیں:

1۔ محمود احمد، 2۔ بشیر احمد، 3۔شریف احمد، 4۔ مبارک احمد ...۔(روحانی خزائن، جلد22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 228)

نمبر 5:

پہلا فرزند ہے محمود ، مبارک چوتھا
دونوں کے بیچ بشیر اور شریفاں تیرا

فرزند farzaNd

بیٹا A child, son

پہلے بیٹے کا نام محمود ہے چوتھے کا مبارک ان کے درمیان بشیر اور شریف ہیں (یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے شریف کو شریفاں لکھا گیا ہے)

نمبر 6:

تو نے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا

بشارت bashaarat

خوشخبری Revelation, good news, glad tidings

حاکم haakim

بادشاہ، حکومت کرنے والا A judge, a ruler

فرماں farmaaN

حکم، منشور Order, command

اے میرے اللہ تیرا احسان ہے کہ تو نے مجھے اولاد عطا کرنے سے پہلے ان کے بارے میں خوش خبریاں عطا فرمائی تھیں۔اور تو سب سے بڑا حکمران ہے تیرا کہا ہوا ٹلتا نہیں، ہو کر رہتا ہے۔

اس شعر میں بچوں کی پیدائش سے پہلے عطا ہونے والی خوش خبریوں کا ذکر ہے۔حضرت اقدسؑ کو تو نکاح سے بھی پہلے اولاد کی بشارتیں ملنی شروع ہو گئی تھیں۔ فرماتے ہیں:

”ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا... اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے۔جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہ اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہوگی۔“

(نزول المسیح صفحہ 147،146۔روحانی خزائن جلد 18 صفحات 524-525)

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

’ہر ایک لڑکا جو میرے گھر میں اس بیوی سے پیدا ہوا ہے موعود ہے۔‘

(تریاق القلوب، صفحہ 72)

1 ۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ 12/ جنوری 1889ء کو پیدا ہوئے۔حضرت اقدسؑ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جو طویل پیشگوئی شائع فرمائی وہ پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے موسوم ہے ۔(تفصیل کے لیے دیکھیے مجموعۂ اشتہارات، جلد اوّل، صفحات 100-102)

پیدائش سے پہلے دیوار پر لکھا ہوا نام ’محمود‘ دکھایا گیا تھا۔

2۔صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ کی ولادت 20/ اپریل 1893ء کو ہوئی۔

حضرت اقدسؑ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ پیشگوئی شائع فرمائی کہ

”یَاتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَمْرُکَ یَتَاتّٰی یُسِرُّ اللّٰہُ وَجْھَکَ وَیُنِیْرُ بُرْھَانَکَ سَیُوْلَدُلَکَ الْوَلَدُ ۔وَیُدْنیٰ مِنْکَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔یعنی نبیوں کا چاند آئیگا اور تیرا مدعا حاصل ہو جائیگا۔خدا تیرے منہ کو بشاش اور تیری برہان کو روشن کر دیگا۔ تجھے عنقریب ایک لڑکا عطا ہو گا اور فضل تیرے نزدیک کیا جائیگا۔یقینا میرا نور قریب ہے۔“

(تاریخ احمدیت، جلد 1، صفحہ 478)

3۔صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ 24/ مئی 1895ء کو پیدا ہوئے۔

حضرت اقدسؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا تھا: اِنَّا نُبَشِّرُ کَ بِغُلَامٍ حَسِیْنٍ۔یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ 256) پیدائش کے دن حضرت مسیح موعودؑ نے عالم کشف میں یہ نظارہ دیکھا کہ آسمان پر ایک ستارہ ہے جس پر لکھا تھا: ”مُعَمَّرُ اللّٰہ“ ۔

4۔چوتھے بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد 26 جون 1899ء کو پیدا ہوئے تھے جو 1907ء میں وفات پا گئے۔

"اس لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا میں نے سنا۔
انی اسقط من اللہ واصیبہ یعنی اب میرا وقت آ گیا ہے اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گروں گا۔ اور پھر اسی کی طرف جاؤں گا"۔(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 217)

حضرت اقدسؑ نے ان کی لوح مزار پر تحریر فرمایا:

مبارک احمد جس کا اُوپر ذکر ہے میرا لڑکا تھا وہ بتاریخ 7 شعبان 1325ھ مطابق 16 ستمبر 1907ء بروز دو شنبہ بوقت نمازِ صبح وفات پا کر الہامی پیشگوئی کے موافق اپنے خدا کو جاملا۔ کیونکہ خدا نے میری زبان پر اس کی نسبت فرمایا تھا کہ وہ خدا کے ہاتھ سے دنیا میں آیا ہے اور چھوٹی عمر میں ہی خدا کی طرف واپس جائے گا۔ (درّثمین اُردو)

نمبر 7:

تیرے احسانوں کا کیوں کر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

کرم karam

احسان، عنایات، مہربانی، بخشش Benevolence

graciousness, mercy, beneficence, kindness, generosity, bounty

جاناں jaanaaN

محبوب Beloved

اے میرے پیارے خدا! تیرے احسان اس قدر ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتے۔

اے میرے محبوب خدا تیرا اکرم تیری مہربانیاں حدو شمار سے باہر ہیں۔

حضرت اقدسؑ کے دل میں آپؓ کی قدر ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان تھا۔ جس کا اظہار کئی طریق سے ہوتا رہتا تھا۔ ایک واقعہ اس طرح ہے کہ گرمیوں میں آپ سب دالان کے آگے صحن میں سویا کرتے تھے بارش کی صورت میں بچے 'چارپائیاں' بستر اٹھا کر اندر جانا ہوتا۔ حضرت اماں جانؓ نے تجویز دی کہ صحن کے کچھ حصے پر چھت ڈال لی جائے تو بارش میں اٹھنا نہیں پڑے گا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے بوجوہ مخالفت کی۔ دونوں اصحاب حضرت اقدسؑ کے چہیتے تھے۔ مگر بیگم کی محبت غالب آئی اور آپؑ نے ان کی تائید کی ساتھ میں ان کی بات کو اہمیت دینے کی وجہ بھی بیان فرمائی:

'اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے فرزند اس بی بی سے عطا کئے ہیں جو شعائر اللہ میں سے ہیں۔ اس واسطے اس کی خاطر داری ضروری ہے اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا لازمی ہے۔'

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ از یعقوب علی عرفانی، صفحہ 229)

نمبر 8:

تخت پر شاہی کے ہے مجھ کو بٹھایا تو نے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ ہے احساں تیرا

اے میرے خدا! تو نے مجھے روحانی بادشاہت کے تخت پر بٹھا دیا ہے۔ یہ دنیا میں اور دین میں مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ تیری مہربانی کہ تو نے مجھے دین و دنیا کی حسنات سے نوازا ہے۔

حضرت اقدسؑ نے تحریر فرمایا:

خدا تعالیٰ کی کتابوں میں مسیح آخر الزماں کو بادشاہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اِس سے مُراد آسمانی بادشاہی ہے۔ یعنی وہ آئندہ سلسلہ کا ایک بادشاہ ہوگا اور بڑے بڑے اکابر اس کے پیرو ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 110 حاشیہ)

حضرت اقدسؑ کو بشارت دی گئی اُذْکُرْ نِعْمَتِیْ رَأَیْتَ خَدِیْجَتِیْ ھذا من رحمۃِ رَبِک یعنی تُو میری نعمت کو یاد کر کہ تُو نے میری خدیجہ کو دیکھا یہ تیرے رب کی رحمت ہے (تذکرہ، صفحہ 377) حضرت خدیجہؓ شاہِ جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریک حیات بن کے تخت شاہی پر بیٹھیں اور دین و دنیا میں بلند رتبہ پایا۔ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ مسیح موعود اور مہدئ معہود کی شریک حیات بن کر تختِ شاہی پر بیٹھیں۔ اور دین و دنیا میں بلند رتبہ پایا۔ اللہ کی دین ہے۔ اپنا اپنا نصیب ہے۔

نمبر 9:

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں وہ ہے زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

فراواں faraawaaN

کھلا، زیادہ Plenty, in abundance

اے اللہ تعالیٰ میرے پاس الفاظ نہیں جس سے تیرے شکر کا حق ادا ہو سکے۔ میں ایک عاجز بندی ہوں اور تیرا رحم و کرم حد سے زیادہ ہے۔

حمد و شکر سے لبریز حضرت اماں جانؓ کی 1944ء کی ایک تحریر دیکھئے۔ جب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو حضرت اماں جانؓ نے اظہار تشکر کے طور پر تحریر فرمایا:

میں اپنے خدا کا کس طرح شکریہ ادا کروں کہ اس نے مجھ ناچیز کو اپنے پاک و بزرگ مسیح کی زوجیت کے لئے چنا اور میرے سر کو اپنے انتہائی انعام کے تاج سے مزیّن فرمایا۔ اور پھر میں اپنے خدا کا کس طرح شکریہ ادا کروں کہ اس نے میرے بیٹے

کو مصلح موعود کے مقام پر فائز کر کے میری عمر کے آخری حصے میں مجھے ایک دوسرا تاج عطا کیا۔ پس مجھے میرے اوپر کی طرف سے بھی تاج ملا اور میرے نیچے کی طرف سے بھی۔ اور یہ میرے خدا کا سراسر فضل واحسان ہے جس میں میری کسی خواہش اور کسی عمل اور کسی استحقاق کا ذرہ بھر بھی دخل نہیں ...

والسلام

امّ محمود

5/اپریل 1944ء

(فرقان، مصلح موعود نمبر، اپریل 1944ء، صفحہ 3)

نمبر 10:

مجھ پہ وہ لطف کئے تو نے جو برتر زِ خیال
ذات برتر ہے تری پاک ہے ایواں تیرا

لطف Lutf مہربانی kindness, favour

برترزِخیال bartar-ze-khayaal

خیال سے بلند تر، جس کا تصور نہ کیا جا سکے Unimaginable

ایواں aiwaaN

شاہی نشست گاہ، مجلس Throne

اے اللہ تعالیٰ تو نے مجھ پر جو احسان کئے ہیں ان کے بارے میں تو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ تو بڑی اونچی شان والا ہے۔ تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ تیرا دربار بہت بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ بڑے بڑے احسان فرماتا ہے۔ اس کا ہر حسن سلوک انوکھا اور نرالا ہوتا ہے۔ انسان کا ذہن وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ پہلے حضرت اقدسؑ کو خبر دی اور پھر حضرت اماں جانؓ کو اس کا مصداق بنا دیا۔ آپؑ نے تحریر فرمایا: خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء، ضمیمہ اخبار "ریاض ہند" امرتسر مطبوعہ یکم مارچ 1886ء، صفحہ 147)

حضرت اقدسؑ کا گھر برکتوں سے بھر گیا۔ آپؑ اپنی بیگم کے وجود کو بابرکت سمجھتے اور بہت محبت اور دلداری سے پیش آتے۔ حضرت اماں جانؓ کو بھی اس بات کا احساس تھا کئی دفعہ بڑی محبت اور ناز سے کہا کرتیں کہ:

"میرے آنے کے ساتھ ہی آپ کی زندگی میں برکتوں کا دور شروع ہوا ہے۔"

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرا کر فرماتے تھے:

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔"

(سیرت وسوانح حضرت اماں جانؓ مصنفہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید، صفحہ 107)

نمبر 11:

چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا

مسیحا maseehaa

حضرت مسیح موعودؑ (چارہ گر، معالج، طبیب، ڈاکٹر)

The Promised Messiah

اے میرے پروردگار! تو نے ساری دنیا میں سے مجھے اپنے مسیحا کے لئے چن کر بہت بڑا کرم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا سے اپنے مسیحا کی دلہن بنانے کے لئے نصرت جہاںؓ کو خود چنا۔ اس میں ان کے والد کی دعاؤں کا بھی دخل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک دن حضرت میر ناصر صاحب سے دریافت کیا کہ کیا آپ کوئی ایسی نیکی بتا سکتے ہیں جس کے باعث آپ کی صاحبزادی حضرت مسیح موعودؑ کے نکاح میں آئیں۔ اس پر میر صاحب نے فرمایا اور تو مجھے کچھ یاد نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ جب سے یہ پیدا ہوئی اُس دن سے لے کر جس دن میں نے ان کو ڈولی میں ڈالا یہی دعا روزانہ کرتا رہا ہوں کہ اے خدا تو اس کو بہت نیک کے پلّے باندھیو۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مسیح زماںؑ کے پلے باندھا بلکہ شادی کا سارا انتظام بھی خود فرمایا۔ اندازاً 1881ء میں آپؑ کو نئی شادی کی تحریک فرمائی اور یہ خوش خبری بھی دی کہ تمہیں تشویش کی قطعاً ضرورت نہیں شادی کا سب سامان ہم اپنے دست قدرت سے خود کریں گے چنانچہ آپ کو الہام ہوا:

ہر چہ باید نو عروسی راہمہ ساماں کنم
واں چہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ دلہن کے لئے فراہم ہونا چاہیے وہ میں فراہم کروں گا اور تمہاری ہر ایک ضرورت پوری کروں گا"

(تاریخ احمدیت، جلد 1، صفحہ 243)

دوسری طرف دہلی کے ایک ارادت مند حضرت میر ناصر نوابؓ کے دل میں ڈالا کہ وہ اپنی بیٹی کے لئے نیک اور صالح رشتہ کے لئے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھیں۔ آپؑ نے اسے الٰہی اشارہ سمجھ کر لکھا 'آپ مجھ پر نیک ظن کر کے لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دیں'۔ دونوں کی عمر 'تمدن 'زبان کئی قسم کے فرق تھے پھر حضرت اقدسؑ شادی شدہ اور بچوں والے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف فرمایا کہ

انہوں نے بخوشی اپنی بیٹی کی شادی حضرت اقدسؑ سے کر دی۔ آپؑ نہایت شکر گزاری سے تحریر فرماتے ہیں:

نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلقِ قرابت اِس عاجز کو پیدا ہوا۔ اور اس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرّہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اُسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔"

(شحنۂ حق، روحانی خزائن، جلد2 صفحات 383-384)

نمبر 12:

کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا

رخشاں rakhshaaN

روشن، چمکدار Bright

اے پیارے اللہ! کسی کے بھی دل میں یہ خیال نہیں آسکتا تھا کہ دہلی کی بیٹی کا قادیان کے شہزادے سے بیاہ ہو جائے گا۔ یہ قسمتیں بنانے والے کا ہی فیصلہ تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ میرا مستقبل اتنا روشن ہو گا۔

شادی کے وقت حضرت اقدسؑ کے جو حالات تھے اس سے تشویش ہو سکتی تھی کیونکہ یہ شادی بظاہر کئی لحاظ سے بے جوڑ تھی۔ پھر جس طرح شادی کی پہلی رات آپ کھری چارپائی پر پڑی سوتی رہیں۔ فکر تو ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں "الدار" کی ملکہ بنا کر رکھا۔ سچ ہے اللہ کے منصوبوں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

نمبر 13:

پر مرے پیارے! یہی کام ترے ہوتے ہیں
ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

شایاں shaayaaN

لائق، مناسب، موزوں، زیبا Fit, suitable, worthy

a seeker, an enquirer

اے میرے پیارے تو اونچی شان والا ہے۔ تو بڑا دیالو ہے بڑے خزانوں کا مالک ہے۔۔ تیرے فضل واحسان تیری شان کے مطابق عظیم اور شاندار ہوتے ہیں۔

نمبر 14:

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے
صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

داماں daamaaN

دامن، لباس کا کنارہ Hem, edging of shirt

(metaphorically means to come under the Protection of)

اے پیارے اللہ! مجھے اپنے فضل وکرم سے ہر مشکل سے بچا کر رکھنا۔ ہم نے صدقِ دل سے تیرے دامن کو پکڑا ہے۔ تیرے ساتھ جڑ گئے ہیں۔ ہمیں ہر آفت سے بچا کر عافیت کے حصار میں لے لے۔ جو تیرا ہو جائے اسے زمین آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

حضرت اماں جانؓ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق تھا کثرت سے دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ روحانی پاکیزگی اس قدر تھی کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کے قلبِ مطہر پر بہت سی باتیں کھول دیتا تھا جس طرح حضرت مسیح موعودؑ پر کھولا کرتا تھا۔ جیسے دونوں وجود ایک ہوں۔

نمبر 15:

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

ضائع ہونا zaa'e honaa

برباد ہونا Be wasted

طالب taalib

مانگنے والا، طلب کرنے والا، محبت کرنے والا A lover

رُسوا ruswaa

بدنام، بری شہرت، بے عزت Dishonoured, disgraced

جویاں jooyaaN

تلاش کرنے والا، ڈھونڈنے والا One who seeks

اے میرے پیارے اللہ! جو تجھے چاہے وہ تیری پناہ میں آجاتا ہے۔ جو تیری تلاش میں ہو تیرے ساتھ جُڑ جائے اس کی رُسوائی نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

خدائے تعالیٰ اُن کو ضائع نہیں کرتا اور ذلّت اور خواری کی مار اُن پر نہیں مارتا کیونکہ وہ اس کے عزیز اور اس کے ہاتھ کے پودے ہیں..... اُن کے آثار خیر باقی رکھے جاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ کئی پشتوں تک اُن کی اولاد اور ان کے جانی دوستوں کی اولاد پر خاص طور پر نظر رحمت رکھتا ہے اور ان کا نام دنیا سے نہیں مٹاتا۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد3، صفحہ 338)

نمبر 16:

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں

کوئی ہو جائے اگر بندۂ فرماں تیرا

بندۂ فرماں bandah-e-farmaaN

حکم کا غلام، فرمانبردار Obedient servant

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ بن جاتا ہے تو آسمان سے فرشتے بھی اس کی مدد کے لئے آتے ہیں۔

فرماں بردار بندے کے لئے دوسرے انسانوں کے دلوں میں اپنی طرف سے محبت ڈال دیتا ہے۔ اور اپنے فرشتوں کو اس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل فرماتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔(حٰمٓ السَّجْدَۃِ:41)

استقامت سے اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل کرنے والے۔ کسی آفت زلزلہ یا امتحان میں ثابت قدم رہنے والوں کی فرشتوں سے مدد اور جنت کا وعدہ انہیں مسرور رکھتا ہے۔ جس سے یہ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے اور اسی نسبت سے افضالِ الٰہی بھی بڑھتے ہیں۔ جس کا اللہ متولی ہو جائے اسے کسی اور کی حاجت نہیں رہتی۔

نمبر 17 :

جس نے دل تجھ کو دیا ، ہو گیا سب کچھ اس کا
سب ثنا کرتے ہیں جب ہووے ثنا خواں تیرا

ثناخواں sanaa khaaN

حمد کرنے والا، مدح کے گیت گانے والا Who sings

Praises of the Lord, eulogist, greatful

یا اللہ تعالیٰ! جس نے تجھ سے محبت کی سارا جہان اس کا ہو جاتا ہے۔ جو تیری تعریف کرتا ہے اس کی سارا جہان تعریف کرتا ہے۔

حضرت اماں جانؓ کا ہر قول و فعل ایک سچی مسلمان عورت کا مثالی نمونہ تھا۔ آپؓ تلخی کی زندگی کو بھی رضائے الٰہی کی خاطر صدقِ دل سے قبول کرتی تھیں۔ ایک موقع پر فرمایا ’میں صدقِ دل اور شرحِ صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت ہو اور جھوٹ کا زوال اور ابطال ہو۔‘(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ از یعقوب علی عرفانی، صفحہ 223)

اس جاں نثاری اور صدق نے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت پائی اور دین و دنیا میں عزت و مرتبت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ان راہوں کی تلاش میں رہتیں جو اس کے کوچے میں لے جائیں۔ ایک مرتبہ امّ المؤمنینؓ نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کو کہلا بھیجا کہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی کام کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک طالب علم کی پھٹی پرانی رضائی مرمت کے لیے بھجوا دی۔ آپ نے بشاشتِ قلب سے اس رضائی کی مرمت اپنے ہاتھ سے کی اور اسے درست کر کے واپس بھجوا دیا۔ مرمت شدہ رضائی طالب علم کو واپس دیتے ہوئے حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ حضرت ام المومنینؓ فرماتی ہیں کہ رضائی میں چکٹ بہت تھی اپنے کپڑوں کو صاف رکھا کرو۔

حضرت ام المومنینؓ نے اس گندی رضائی کی مرمت صرف اور صرف رضائے الٰہی کی خاطر اور حضرت مسیح موعودؑ کے پہلے جانشین کے حکم کی تعمیل میں کی۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ، جلد دوم، صفحہ 312)

نمبر 18:

اس جہاں میں ہے وہ جنت میں ہی بے ریب و گماں
وہ جو اک پختہ توکّل سے ہے مہماں تیرا

بے ریب و گماں be raib-o-gumaaN

بغیر شک وشبہ کے Truly, without a doubt

اے اللہ تعالیٰ! جو تجھ پر کامل توکل کے ساتھ تیرے گھر میں آجاتا ہے وہ تو بلا شک وشبہ اسی دنیا میں جنت میں آجاتا ہے

حضرت سیدہ کو اس جہان میں جنت ارضی نصیب ہوئی۔ حضرت اقدسؑ سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا:

اور ہم نے دُنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ اے احمد اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری بیوی ہے یا تیرا دوست ہے نجات پائیگا۔ اور اس کو بہشتی زندگی ملے گی اور بہشت میں داخل ہو گا تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے اور ان میں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے۔ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ اے احمد! اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ اے آدم! اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔

(اربعین نمبر 3، روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 413)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عائلی زندگی کے بارے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت امّ المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک ideal جوڑے کی ہونی چاہیے۔“

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ مرتبہ حضرت شیخ محمود احمد عرفانی و شیخ یعقوب علی عرفانیؓ، صفحہ 231)

نمبر 19:

میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرۂ تاباں تیرا

چہرۂ تاباں chehra-e-taabaaN

چمکدار پُر نور چہرہ Beaming radiant face

میرے پیارے اللہ! تو میری اولاد کا خود سے ایسا تعلق بنا دے کہ وہ تجھ سے اتنے قریب ہو جائیں گویا اپنی آنکھوں سے تیرا روشن پر نور چہرہ دیکھ رہے ہوں۔

یہ وہ اولاد تھی جس کے لئے الٰہی بشارتیں موجود تھیں۔ الہامات ہوئے تھے پھر بھی دعاؤں میں یہ گداز آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اپنی اولاد کے لئے محبت کا ثبوت ہے۔ خدا کی ہستی کا عرفان ہونا یہ شعور بیدار کرتا ہے کہ جیسے ہم اسے دیکھ رہے ہیں اور وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور آپ کی اولاد نے آنکھوں سے خدا کو دیکھ کر ایک دنیا کو دکھایا۔ سب زندہ خدا کی ذات و صفات کا علم و عرفان بانٹتے رہے۔ صرف جسمانی اولاد ہی نہیں روحانی اولاد بھی علم و عرفان میں سب سے آگے ہے۔ اور ان نوروں کو جن کی تخم ریزی حضرت اقدسؑ کے ہاتھ سے ہوئی تھی دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا رہی ہے۔

نمبر 20:

عمر دے ، رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پاجائیں وہ عرفاں تیرا

رزق rizq

سامان خورونوش Provisions, foodstuff

عافیت aafiyat

خیریت، صحت، تندرستی، سلامتی، بھلائی

Happiness prosperity, safety, welfare

عرفاں irfaaN

پہچان، خدا تعالیٰ کا علم حاصل کرنا

Divine knowledge and recognition

میرے پیارے اللہ! میری اولاد کو خیر کی لمبی عمر دینا۔ رزق دینا۔ صحت تندرستی اور سلامتی سے رکھنا۔ اور ان سب سے بڑھ کر یہ احسان کرنا کہ انہیں تیری ذات و صفات کا شعور ہو۔

آپ کی ساری اولاد موعود اور محمود تھی۔ سب مظاہر الٰہی اور شعائر اللہ تھے۔ یہ ذریت طیبہ دعاؤں کے رزق سے پلی بڑھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے عرفان کی دعائیں جو مقبول ہوئیں۔ عرفان حاصل ہوا اور اسے عام کیا۔

نمبر 21:

اب مجھے زندگی میں ان کی مصیبت نہ دکھا
بخش دے میرے گناہ اور جو عصیاں تیرا

گنہ gunah

گناہ Sin

عِصیاں isyaaN

گناہ، خطا، جُرم، Disobedience, sins, faults, crimes

میرے اللہ! اب جو میری زندگی ہے اس میں مجھے اپنی اولاد کی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ میری ساری خطائیں اور گناہ بخش دے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس بچوں سے نوازا تھا جن میں سے پانچ چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ بچوں کی وفات والدین کے لئے بڑے صدمے کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہتے ہوئے صبر کا نمونہ دکھاتی رہیں۔ صاحبزادہ مبارک احمدؓ کی وفات پر آپؓ کا صبر مثالی تھا بچہ شدید بیمار تھا حالت نازک تھی نماز کا وقت ہو گیا حضرت اماں جانؓ نے حضرت اقدسؑ سے کہا کہ آپ ذرا اس کے پاس بیٹھ جائیں۔ میں نے نماز نہیں پڑھی۔ میں نماز پڑھ لوں۔ وہ نماز میں مشغول تھیں کہ لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے سلام پھیرتے ہی پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ جواب ملا ’لڑکا تو فوت ہو گیا‘ اس خبر پر اس ماں کا رد عمل دیکھئے۔ یہ وہ فنا فی اللہ ماں ہے جو اپنے لخت جگر کو عالم نزع میں چھوڑ کر نماز وقت پر ادا کرنے کھڑی ہو گئی۔

’الحمد للہ! میں تیری رضا پر راضی ہوں۔‘

یہ صبر جمیل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ حضرت اقدسؑ کو الہام ہوا:

”خدا خوش ہو گیا“

یہ الہام کیا تھا سارے درد کا درماں تھا۔ فرمایا:

مجھے اس الہام سے اتنی خوشی ہوئی ہے کہ اگر دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پرواہ نہ کرتی“۔ (الحکم 24/ستمبر 1907ء۔ بحوالہ اصحاب احمد، جلد 1، صفحہ 39۔ مرتبہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے)

صدمہ صرف بچے کی وفات کا ہی نہیں ہوتا تھا بلکہ اس کے ساتھ دنیا میں مخالفت کا ایک طوفان اٹھ جاتا۔ طرح طرح کے بے بنیاد الزامات اور استہزا کا سامنا کرنا پڑتا۔ ناسمجھ لوگ وفات کو بھی تمسخر کا ذریعہ بنا لیتے۔ یہ پہاڑوں سے بڑے صدمے آپؓ بڑے صبر سے برداشت کرتیں۔ اور دعاؤں میں ڈوبی ہوئی خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتیں۔

نمبر 22:

اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے یہ کر فضل ان پر
ہر کوئی ان میں سے کہلائے مسلماں تیرا

کیڑے keere

مکوڑا، پتنگا

Worm, moth, insect

میرے اللہ! میری دعا ہے کہ میری اولاد دنیا کے معاملات میں نہ پڑے ان کو اپنے فضل سے سچا پکا مسلمان بنادے۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا مسلمان بنادے۔ دجال کا رعب ان کے گھر تک نہ آئے۔ یہ وہ سارے مقاصد پورے کرنے والے ہوں جن کے لئے تونے اپنے مسیح و مہدیؑ کو اس دور میں بھیجا۔ اولاد کے لئے دعاؤں میں گداز کا عالم حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

”آپ کی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو نماز اور نوافل میں شغف تھا۔ پانچ نمازوں کا تو کیا کہنا۔ حضرت اماں جان نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی بھی بے حد پابند تھیں اور اُنہیں اس ذوق و شوق سے ادا کرتی تھیں کہ دیکھنے والوں میں بھی ایک خاص کیفیت پیدا ہونے لگتی تھی۔ بلکہ ان نوافل کے علاوہ بھی جب موقع ملتا نماز میں دل کا سکون حاصل کرتی تھیں... پھر دعا میں بھی حضرت اماں جان کو بے حد شغف تھا۔ اپنی اولاد اور ساری جماعت کے لیے جسے وہ اولاد کی طرح سمجھتی تھیں بڑے درد و سوز کے ساتھ دعا کیا کرتی تھیں اور احمدیت کی ترقی کے لیے ان کے دل میں غیر معمولی تڑپ تھی۔ اپنی ذاتی دعاؤں میں جو کلمہ ان کی زبان پر سب سے زیادہ آتا ہے وہ یہ مسنون دعا تھی۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ یعنی اے میرے زندہ خدا اور میرے زندگی بخشنے والے آقا میں تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتی ہوں۔“

نمبر 23:

غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مراد
بات جب بنتی ہے جب سارا ہو ساماں تیرا

تدبیر tadbeer

انسانی کوشش Strategy, human efforts

مراد پانا muraad paanaa

مقصد حاصل ہونا، خواہش پوری ہونا، کامیاب ہونا

To achieve the goal

اے اللہ تعالیٰ! یہ جو دعا ہے کہ بچے دنیا کے کیڑے نہ بنیں اور سچے مسلمان بنیں یہ تیرے ہی فضل و کرم سے پوری ہو سکتی ہے۔ سب مرادیں تجھ سے ہی ملتی ہیں۔ انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اپنے زور سے اپنی منزلیں، مرادیں اور مقاصد حاصل کر لے۔ تو ہی ہے جو فریاد سن کے اپنی جناب سے قبولیت کے سامان کرتا ہے۔ حضرت اقدسؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے گئے سامانوں کا جذبۂ تشکر سے ذکر فرماتے ہیں:

’خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا۔ اس لئے اُس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہو گی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔“

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحات 273-275)

نمبر 24:

بادشاہی ہے تری ارض و سما دونوں میں
حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

ارض و سما arz-o-samaa

زمین و آسماں Earth & Heaven, the whole universe

آں aaN

لمحہ Every moment

اے اللہ بادشاہ! تو سب سے بڑا بادشاہ ہے تیری عمل داری میں یہ سارے زمین و آسمان ہیں۔ کائنات کے ہر ذرے پر تیرا حکم چلتا ہے۔ تو ہماری دعائیں سن لے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ میں اس اللہ کے نام کے ذریعہ سے پناہ مانگتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

نمبر25:

میرے پیارے مجھے ہر درد و مصیبت سے بچا
تو ہے غفار۔ یہی کہتا ہے قرآں تیرا

غفّار Ghaffar

بخشنے والا، عفوودر گزر کرنے والا، ڈھانپنے والا (خدا تعالیٰ کی صفت)

(Most Forgiving Merciful (an attribute of God

میرے پیارے اللہ! مجھے ہر دکھ درد سے بچالے۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ تو درگزر کرنے والا ہے۔ بخش دینے والا ہے۔ مجھے اپنی بخشش کے پروں میں چھپالے۔ خطائیں معاف فرمادے۔

"اے میرے خدا! اے میرے پیارے اللہ اور اے میرے پیارے اور پیارے کے پیارے خدا! سبحان اللہ ، الحمد للہ ، یا حیّ یا قیّوم۔"

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْ مُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْث۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ۔ یا ربّی و ربّ السموات الارض۔

'میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے پہلے اٹھالے' یہ سن کر حضرتؑ نے فرمایا 'اور میں یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں (تحریرات مبارکہ صفحہ 6)

نمبر26:

صبر جو پہلے تھا اب مجھ میں نہیں ہے پیارے
دکھ سے اب مجھ کو بچا ۔ نام ہے رحماں تیرا

رحماں۔ rahmaaN

رحمان' بے انتہار حم کرنے والا، بن مانگے دینے والا

Gracious God

اے پیارے اللہ! اب پہلے والا صبر باقی نہیں ہے۔ مہربانی فرما تو رحمان ہے بن مانگے دینے والا ہے بڑا مہربان' بڑا رحم کرنے والا۔ بار بار رحم کرنے والا میری التجا ہے کہ مجھے ہر دکھ درد اور مصیبت سے بچالے۔

نمبر27:

ہر مصیبت سے بچا اے میرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دوراں تیرا

دوراں dauraaN

زمانہ، وقت Time, age

حکم hukm

Decree

اے میرے اللہ! تو زمان و مکاں کا مالک ہے۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی سب کی قسمتیں بناتا ہے ۔ ہر چیز پر تیری حکومت ہے۔ میری یہ فریاد سن لے کہ ہمیں ہر وقت ہر مصیبت' مشکل اور آزمائش سے بچالے۔ میری دعا ہے

"رَبِّ کُلُّ شَيْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی"۔ یعنی اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ (تذکرہ، صفحہ 442)

روزہ افطار کرنے کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(ابوداؤد، کتاب الصوم، باب قول عند الافطار)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر میں نے افطار کیا۔

حضرت عمرو ابن العاصؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ روزہ دار کی افطاری کے وقت قبولیت دعا کا خاص موقع ہوتا ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی):

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّذِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذَنُوْبِیْ۔

(مُسْتَدْرَکْ حَاکِم، جلد1 صفحہ 583)

اے اللہ میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو ہر شے پر حاوی ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے۔

(خزینۃ الدعا، صفحہ 37)

قسط دوم

مستقل طور پر تو سرزمین فلسطین عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کے ہاتھوں میں رہنی ہے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانبیاء:106-108)

اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ارضِ (مقدس) کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

حلّ لُغات

بَلَاغٌ۔بَلَاغٌ کے معنے ہیں اَلْاِنْتِهَاءُ اِلٰى اَقْصَى الْمَقْصَدِ وَالْمُنْتَهٰى اپنے مقصد اور مدعا کی انتہائی حد تک پہنچنا۔ نیز اس کے معنے ہیں اَلتَّبْلِيْغُ پہنچانا، اسی طرح اس کے معنے اَلْكِفَايَةُ کے بھی ہیں یعنی کافی ہونا۔ (مفردات)

تفسیر

فرماتا ہے ہم نے زبور میں کچھ شرائط بیان کرنے کے بعد یہ بات لکھ چھوڑی ہے کہ ارضِ مقدس کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔اس میں عبادت گذار بندوں کے لیے ایک پیغام ہے اور ہم نے تجھ کو ساری دنیا کی طرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بائبل میں جو یہ پیشگوئی تھی کہ صرف خدا کے نیک بندے ارضِ مقدس میں رہیں گے، اس سے کوئی اس وقت دھوکا نہ کھائے جبکہ بنی اسرائیل اس ملک پر غالب آ جائیں گے۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اگر کوئی وقفہ پڑا تو پھر خدا کے بندے اس ملک پر غالب آ جائیں گے اس لیے فرماتا ہے کہ عبادت گذار بندوں کے لیے اس میں ایک پیغام ہے یعنی مسلمانوں کو تُو ہوشیار کر دے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ پھر بنی اسرائیل اس پر قابض ہو جائیں گے۔ اس لیے یہاں عابدین کا لفظ داؤدؑ کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا اور بتایا کہ میرے بندوں کو کہہ دے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اگر کسی وقت تم نے میرے عباد بننے میں کمزوری دکھائی تو پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو اس ملک میں واپس لے آئے گا لیکن مسلمانوں کو چاہیے کہ پھر عبادت گزار بن جائیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ پھر غالب آ جائیں گے اور ان کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ رسول کریم ﷺ سب زمانوں کے لیے رحمت ہیں اور رسول کریمؐ کا زمانہ اس وقت ختم نہیں ہو جاتا جب بنی اسرائیل فلسطین پر قابض ہوں بلکہ اس کے بعد بھی وہ زمانہ ہے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ رحمت ہیں۔ پس مایوس نہیں ہونا چاہیے، جب دوبارہ رحمتِ الٰہی جوش میں آجائے گی مسلمان دوبارہ فلسطین میں غالب آجائیں گے۔

اس آیت میں زبور کی جس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کا ذکر زبور باب 37 میں آتا ہے اس میں لکھا ہے۔ ”تُو بدکرداروں کے سبب سے بیزار نہ ہو اور بدی کرنے والوں پر رشک نہ کر کیونکہ وہ گھاس کی طرح جلد کاٹ ڈالے جائیں گے اور سبزہ کی طرح مُرجھا جائیں گے۔ خداوند پر توکّل کر اور نیکی کر ملک میں آباد رہ اور اس کی وفاداری سے پرورش پا خداوند میں مسرور رہ۔ اور وہ تیرے دل کی مرادیں پوری کرے گا۔ اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دے اور اس پر توکّل کر وہی سب کچھ کرے گا۔ وہ تیری راست بازی کو نور کی طرح اور تیرے حق کو دوپہر کی طرح روشن کرے گا۔ خداوند میں مطمئن رہ اور صبر سے اس کی آس رکھ اس آدمی کے سبب سے جو اپنی راہ میں کامیاب ہوتا اور بُرے منصوبوں کو انجام دیتا ہے بیزار نہ ہو۔ قہر سے باز آ اور غضب کو چھوڑ دے، بیزار نہ ہو۔ اس سے بُرائی ہی نکلتی ہے کیونکہ بدکردار کاٹ ڈالے جائیں گے۔ لیکن جن کو خداوند کی آس ہے ملک کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ تھوڑی دیر میں شریر نابود ہو جائے گا تُو اس کی جگہ کو غور سے دیکھے گا۔ پر وہ نہ ہو گا لیکن حلیم ملک کے وارث ہوں گے اور سلامتی کی فراوانی سے شادمان رہیں گے۔“ (زبور۔باب 37، آیات 1 تا 11)

اسی طرح زبور باب 37، آیت 29 میں لکھا ہے۔ ”صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ بسے رہیں گے۔“

مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ وعدہ ارضِ مقدس کے متعلق بنی اسرائیل سے کیا گیا تھا۔ یہ کوئی غیر مشروط وعدہ نہیں تھا بلکہ اس کے ساتھ نیکی اور تقویٰ اور صلاحیت کی شرط لگائی گئی تھی اور انہیں کھلے طور پر بتا دیا گیا تھا کہ اگر تم نے شرارتوں پر کمر باندھ لی اور بدکرداریوں کو اپنا شیوہ بنا لیا تو یہ ملک تم سے چھین لیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں انتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم میں سرکشی پیدا ہو گئی تو ”جیسے تمہارے ساتھ بھلائی کرنے اور تم کو بڑھانے سے خداوند خوشنود ہوا، ایسے ہی تم کو فنا کرانے اور ہلاک کر ڈالنے سے خداوند خوشنود ہو گا۔ اور تم اس ملک سے اُکھاڑ دیئے جاؤ گے۔ جہاں تُو اس پر قبضہ کرنے کو جا رہا ہے۔ اور خداوند تجھ کو زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قوموں میں پراگندہ کرے گا۔ وہاں تُو لکڑی اور پتھر کے اور معبودوں کی جن کو تُو یا تیرے باپ دادے جانتے بھی نہیں پرستش کرے گا۔“ (استثناء۔باب 28: آیت 64،63)

مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی خبر دے دی کہ اس عذاب کے بعد بنی اسرائیل نے اپنے اندر تبدیلی پیدا کی تو ان پر پھر رحم کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا: ”خداوند تیرا خدا تیری اسیری کو پلٹ کر تجھ پر رحم کرے گا اور پھر کر تجھ کو سب قوموں میں سے جن میں خداوند تیرے خدا نے تجھ کو پراگندہ کیا ہو جمع کرے گا، اگر تیرے آوارہ گروہ دنیا کے انتہائی حصوں میں بھی ہوں تو وہاں سے بھی خداوند تیرا خدا تجھ کو جمع کر کے لے آئے گا۔“(استثناء۔باب30: آیت 4,3)

گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کو یہ خبر دی گئی تھی کہ جب تمہاری شرارتیں بڑھ گئیں تو یہ ملک تم سے چھین لیا جائے گا۔ مگر اس کے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا اور یہ زمین پھر تمہارے سپرد کر دی جائے گی۔ مگر اس کے بعد پھر دوبارہ ایک تباہی کی خبر دی گئی اور بتایا گیا کہ یہود پھر سرکش ہو جائیں گے اور پھر ان پر عذابِ الٰہی نازل ہو گا اور وہ اس ملک سے نکال دیے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی بھی پیشگوئی کی۔ اور فرمایا کہ ”انہوں نے اجنبی معبودوں کے باعث غیرت اور مکروہات سے اسے غصہ دلایا... خداوند نے یہ دیکھ کر ان سے نفرت کی کیونکہ اس کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اسے غصہ دلایا (اس جگہ تمام یہودی مردوں اور عورتوں کو خدا تعالیٰ کے بیٹے اور بیٹیاں قرار دیا گیا ہے) تب اس نے کہا۔ مَیں اپنا منہ ان سے چھپا لوں گا۔ اور دیکھوں گا کہ ان کا انجام کیسا ہو گا کیونکہ وہ گردن کش نسل اور بے وفا اولاد ہیں... مَیں ان پر آفتوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور اپنے تیروں کو ان پر ختم کروں گا، وہ بھوک کے مارے گھل جائیں گے اور شدید حرارت اور سخت ہلاکت کا لقمہ بن جائیں گے اور مَیں ان پر درندوں کے دانت اور زمین پر سرکنے والے کیڑوں کا زہر چھوڑ دوں گا باہر وہ تلوار سے مریں گے اور کوٹھڑیوں کے اندر خوف سے جوان مرد اور کنواریاں دودھ پیتے بچے اور پکے بال والے، سب یوں ہی ہلاک ہوں گے۔“(استثناء۔باب32: آیات 16 تا25)

غرض حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دو تباہیوں کی خبر دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ اس ملک پر تمہارا قبضہ دائمی نہیں ہو گا بلکہ پہلے تمہارا قبضہ ہو گا اور پھر تم نکالے جاؤ گے۔ پھر تمہارا قبضہ ہو گا اور پھر تم نکالے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام کس شان اور عظمت سے پورا ہوا اس کی تفصیل سورۂ بنی اسرائیل کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے۔ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل:5 تا7) یعنی ہم نے تورات میں بنی اسرائیل کو یہ بات کھول کر پہنچا دی تھی کہ تم یقیناً اس ملک میں دو دفعہ فساد کرو گے۔ اور یقیناً تم بڑی سرکشی اختیار کرو گے چنانچہ جب ان دو دفعہ کے فسادات میں سے پہلی دفعہ کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے بعض بندوں کو تمہاری سرکوبی کے لیے تم پر کھڑا کر دیا۔ جو سخت جنگجو تھے اور وہ تمہارے گھروں کے اندر جا گھسے اور یہ وعدہ بہر حال پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ پھر ہم نے تمہاری طرف دوبارہ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت کو لَوٹا دیا۔ اور ہم نے مالوں اور بیٹوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کی اور ہم نے تمہیں جتھے کے لحاظ سے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیا۔

پھر فرماتا ہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل:9,8) جب دوسری بار والا وعدہ پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ تاکہ وہ دشمن منہ خوب کالے کریں۔ اور تمہارے معزز لوگوں سے ناپسندیدہ معاملہ کریں اور اسی طرح، مسجد میں داخل ہوں جس طرح وہ اس مسجد میں پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے بالکل تباہ و برباد کر دیں تو ہم نے اپنی اس پیشگوئی کو بھی پورا کر دیا مگر اب بھی کچھ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم پر رحم کر دے۔ لیکن اگر تم پھر اپنے اس رویہ کی طرف لَوٹے تو ہم بھی اپنے عذاب کی طرف لَوٹیں گے۔ اور یقیناً ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنایا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ فلسطین کا ملک خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کو ملے گا اور چونکہ پہلے یہود سے یہ وعدہ کیا گیا۔ اس لیے ان کو یہ ملک ملا۔ مگر ملک دیتے وقت خدا تعالیٰ نے کچھ شرائط بھی عائد کر دیں۔ اور فرمایا کہ کچھ عرصہ کے بعد تمہاری شرارتوں کی وجہ سے ہم یہ ملک تم سے چھین لیں گے۔ چنانچہ فرمایا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ، جب ان دو بار کے فسادوں میں سے پہلی بار کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم اپنے حکم کے ساتھ ایک قوم کو مقرر کریں گے۔ جو بڑی فوجی طاقت رکھتی ہو گی اور وہ فلسطین کے تمام شہروں میں گھس جائے گی اور تمہاری حکومت کو تباہ کر دے گی مگر ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ کچھ مدت کے بعد یہ ملک ہم تم کو واپس دے دیں گے اور تمہاری طاقت اور قوت کو بحال کر دیں گے۔ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا اور ہم تم کو مال بھی دیں گے اور بیٹے بھی دیں گے اور تمہیں تعداد میں بھی بہت بڑھا دیں گے لیکن پھر ایک وقت کے بعد ہم دوبارہ یہ ملک تم سے چھین لیں گے، چنانچہ فرمایا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا۔ جب وہ دوسرا

وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو اس لیے کہ وہ لوگ جن کو عارضی طور ہم یہ ملک دینے والے ہیں وہ تمہارے منہ خوب کالے کریں اور جس طرح پہلی دفعہ انہوں نے تمہاری عبادت گاہ کی بے حرمتی کی تھی اسی طرح اس دفعہ بھی اس کو ذلیل کریں۔ یہ دشمن پھر تمہارے ملک میں جا گھسے گا۔ اور تمہاری عبادت گاہ کو ذلیل کرے گا۔ اور جس جس علاقہ میں جائے گا، تباہی مچاتا چلا جائے گا۔ مگر فرمایا! عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ۔ کچھ بعید نہیں کہ اب بھی تمہارا ربّ تم پر رحم کر دے یعنی اس کے بعد پھر ہم یہ فیصلہ کریں گے کہ یہ ملک واپس دے دیا جائے مگر یہاں یہ نہیں فرمایا کہ وہ یہودیوں کو دیا جائے گا بلکہ فرمایا عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یَّرْحَمَکُمْ۔ خدا تم پر رحم کرے گا یعنی اس بدنامی کو دُور کر دے گا۔ جو تمہاری دنیا میں ہوئی۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا اور اگر تم اپنی شرارتوں سے پھر بھی باز نہ آئے تو ہم بھی اپنی اسی سنّت کی طرف لَوٹیں گے۔ اور پھر یہ ملک تم سے چھین لیں گے۔ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا اور جہنم کو ہم تمہارے لیے قید خانہ بنا دیں گے یعنی پھر تم اس ملک میں واپس نہیں آ سکو گے۔

چنانچہ دیکھ لو خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ یہ ملک کچھ عرصہ تمہارے پاس رہے گا مگر اس کے بعد چھینا جائے گا۔ چنانچہ بابلی فوجیں آئیں اور انہوں نے عبادت گاہیں بھی تباہ کیں، شہر بھی تباہ کیے اور سارے ملک پر قبضہ کر لیا اور قریباً ڈیڑھ سو سال تک حکومت کی۔ (2سلاطین۔ باب24: آیت 10 تا17، 2تواریخ۔ باب36: آیت20،21، جیوش انسائیکلوپیڈیا (Jewish Encyclopedia) زیرِ لفظ Nebuchadnezzar) اس کے بعد وہ حکومت بدل گئی اور پھر یہودی اپنے ملک پر قابض ہو گئے۔

پھر مسیحؑ کے بعد رومی لوگوں نے اس ملک پر حملہ کیا اور اس کو تباہ و برباد کر دیا اسی طرح مسجد کو تباہ کیا اور اس کے اندر سؤر کی قربانی کی اور اس پر ان کا لمبے عرصہ تک قبضہ رہا۔ لیکن آخر رومی بادشاہ عیسائی ہو گیا۔

اس لیے یہاں یہ نہیں فرمایا تھا کہ یہودیوں کو یہ ملک واپس کیا جائے گا بلکہ فرمایا تھا کہ پھر ہم تم پر رحم کریں گے۔ یعنی تمہاری وہ بے عزتی دُور ہو جائے گی۔ چنانچہ جب رومی بادشاہ عیسائی ہو گیا تو پھر وہ موسیٰ علیہ السلام کو بھی ماننے لگ گیا۔ داؤدؑ کو بھی ماننے لگ گیا۔ اسی طرح باقی جس قدر انبیاء تھے ان کو بھی ماننے لگ گیا تھا۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی چونکہ موسوی سلسلے سے تعلق رکھتے تھے۔ عیسائی بادشاہت یہودی نبیوں کا ادب کرتی تھی۔ تورات کا ادب کرتی تھی۔ بلکہ تورات کو بھی اپنی مقدس کتاب سمجھتی تھی گویا خدا کا رحم ہو گیا۔ مگر فرماتا ہے۔ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا اگر اس کے بعد تم لوگ پھر بگڑے اور شرارتیں کیں تو پھر ہم تمہارے ہاتھ سے یہ بادشاہت نکال دیں گے۔ یعنی پھر مسلمان آ جائیں گے اور ان کے قبضہ میں یہ ملک چلا جائے گا اور وہ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ بنیں گے اور تمہارے لیے پھر جہنم پیدا ہو جائے گا، جس میں تم ہمیشہ جلتے رہو گے۔

اس تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہے اس جگہ مندرجہ ذیل امور بیان کیے گئے ہیں۔

1۔ یہ ملک یہود سے چھین کر ایک اور قوم کو دے دیا جائے گا۔

2۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ ملک یہود کو واپس مل جائے گا۔

3۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ پھر ان سے چھین لیا جائے گا۔

4۔ اس کے بعد یہ ملک پھر واپس کیا جائے گا۔ مگر یہود کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ بلکہ موسوی سلسلہ کے ماننے والوں یعنی عیسائیوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔

5۔ اگر پھر شرارت کی گئی (اب اس میں عیسائی بھی شامل ہو گئے کیونکہ وہ بھی یہودیوں کا ایک گروہ تھے) تو پھر یہ زمین ان سے چھین لی جائے گی اور ایک اور قوم کو دے دی جائے گی یعنی مسلمانوں کو مگر اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں داخل ہو کر اس کی ہتک کریں گے۔ اس لیے کہ مسلمانوں کے نزدیک بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے تمام ماتحت انبیاء مقدس تھے۔ مگر ان کی جگہیں بھی مقدس تھیں۔ اس لیے مسلمان ان کی مسجدوں میں وہ خرابیاں نہیں کر سکتے تھے جو بابلیوں اور رومیوں نے کیں۔

یہ عجیب لطیفہ اور قوموں کی ناشکری کی مثال ہے کہ بابلیوں نے یہودیوں کے ملک کو تباہ کیا اور ان کی مسجد کو ذلیل کیا۔ یوروپین مصنف کتابیں لکھتے ہیں تو بابلیوں کو کوئی گالی نہیں دیتا کوئی ان کو برا بھلا نہیں کہتا۔ کوئی ان پر الزام نہیں لگاتا۔ رومیوں نے اس ملک کو لیا اور اس مسجد میں خنزیر کی قربانیاں کیں عیسائی رومی تاریخ پر کتابیں لکھتے ہیں۔ گبن نے بھی "ہسٹری آف دی ڈیکلائن اینڈ فال آف دی رومن ایمپائر "History of the Decline and Fall of the Roman Empire لکھی ہے۔ مگر سب کتابوں کو دیکھ لو وہ کہتے ہیں رومن ایمپائر جیسی اچھی ایمپائر کوئی نہیں (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیرِ لفظ Roman Empire) حالانکہ انہوں نے ان کی مسجد کو گندہ کیا مگر وہ قوم جس نے ان کی مسجد کو گندہ نہیں کیا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فلسطین فتح ہوُا اور جس وقت آپؓ یروشلم گئے تو یروشلم کے پادریوں نے باہر نکل کر شہر کی کنجیاں آپؓ کے حوالے کیں اور کہا کہ آپؓ اب ہمارے بادشاہ ہیں۔ آپؓ مسجد میں آ کر دو نفل پڑھ لیں تا کہ آپؓ کو تسلی ہو جائے کہ آپؓ نے ہماری مقدس جگہ میں جو آپؓ کی بھی مقدس جگہ ہے نماز پڑھ لی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مَیں تمہاری مسجد میں اس لیے نماز نہیں

پڑھتا کہ مَیں ان کا خلیفہ ہوں کل کو یہ مسلمان اس مسجد کو چھین لیں گے اور کہیں گے کہ یہ ہماری مقدس جگہ ہے۔ اس لیے باہر ہی نماز پڑھوں گا تا کہ تمہاری مسجد نہ چھینی جائے۔

پس ایک وہ تھے جنہوں نے وہاں خنزیر کی قربانی کی اور یورپ کا منہ اس کی تعریف کرتے ہوئے خشک ہوتا ہے اور ایک وہ تھا جس نے ان کی مسجد میں دو نفل پڑھنے سے بھی انکار کیا کہ کہیں مسلمان کسی وقت یہ مسجد نہ چھین لیں۔ اور اس کو رات دن گالیاں دی جاتی ہیں۔ کتنی ناشکر گزار اور بے حیا قوم ہے۔

اب مسلمانوں کے پاس فلسطین آ جانے کے بعد سوال ہو سکتا ہے کہ یہ ملک یہودیوں کے ہاتھ بھی نہ رہا اور عیسوی سلسلے کے پاس بھی نہ رہا۔ یہ کیا معمہ ہے؟ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ اعتراض نہیں پڑتا اس لیے کہ بعض دفعہ جب کسی بات پر جھگڑا ہوتا ہے اور وراثت کے کئی دعوے دار بن جاتے ہیں تو سچے وارث کہتے ہیں کہ ہم ان کے وارث ہیں اور ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے یہی صورت اس جگہ واقعہ ہوئی ہے۔ خدا ملک دینے والا تھا۔ خدا کے سامنے مقدمہ پیش ہوا کہ موسیٰؑ اور داؤدؑ کے وارث یہ مسلمان ہیں۔ یا موسیٰؑ اور داؤدؑ کے وارث یہ یہودی اور عیسائی ہیں۔ تو کورٹ نے ڈگری دی کہ اب موسیٰؑ اور داؤدؑ کے وارث مسلمان ہیں۔ چنانچہ ڈگری سے ان کو ورثہ مل گیا۔ پھر آگے چل کر فرماتا ہے کہ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیْفًا (بنی اسرائیل:105) پھر اس کے بعد ایک اور وقت آئے گا۔ کہ یہودیوں کو دنیا کے اطراف سے اکٹھا کر کے فلسطین میں لا کر بسا دیا جائے گا چنانچہ وہ وقت اب آیا ہے۔ جب کہ یہودی اس جگہ پر قبضہ کیے ہوئے ہیں۔

کراچی اور لاہور میں مَیں جب بھی گیا ہوں مسلمان مجھ سے پوچھتے رہے ہیں کہ یہ تو خدائی وعدہ تھا کہ یہ سرزمین مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے گی۔ پھر یہودیوں کو کیسے مل گئی؟ مَیں نے کہا کہاں وعدہ تھا۔ قرآن میں تو لکھا ہے کہ پھر یہودی بسائے جائیں گے۔ کہنے لگے۔ اچھا جی یہ تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ مَیں نے کہا تمہیں قرآن پڑھانے والا کوئی ہے ہی نہیں تم نے سننا کہاں سے ہے۔ میری تفسیر پڑھو تو اس میں لکھا ہوا موجود ہے۔ تو یہ جو وعدہ تھا کہ پھر یہودی ارض کنعان میں آجائیں گے، قرآن میں لکھا ہوا موجود ہے سورۂ بنی اسرائیل رکوع 12 میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ جِئْنَا بِکُمْ لَفِیْفًا۔ جب وہ آخری زمانہ کا وعدہ آئے گا تو پھر ہم تم کو اکٹھا کر کے اس جگہ پر لے آئیں گے۔

اس جگہ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ سے مراد مسلمانوں کے دوسرے عذاب کا وعدہ ہے اور بتایا ہے کہ مسلمانوں پر جب یہ عذاب آئے گا اور دوسری دفعہ ارضِ مقدس ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ پھر یہود کو اس ملک میں واپس لے آئے گا

اس جگہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ یہود کے آنے کی وجہ سے اسلام منسوخ ہو گیا۔ گویا ان کے نزدیک اسلام کے منسوخ ہونے کی یہ علامت ہے کہ عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ نے اس پر قبضہ کرنا تھا، جب مسلمان وہاں سے نکال دیئے گئے تو معلوم ہوا کہ مسلمان عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ نہیں رہے، یہ اعتراض زیادہ تر بہائی قوم کرتی ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ یہی پیشگوئی تورات میں موجود ہے یہی پیشگوئی قرآن میں موجود ہے اور اس پیشگوئی کے ہوتے ہوئے اس ملک کو بابلیوں نے سو سال رکھا مگر اس وقت یہودی مذہب بہائیوں کے نزدیک منسوخ نہیں ہوا۔ ٹائٹس کے زمانہ سے لے کر سو دو سو بلکہ تین سو سال تک فلسطین روم کے مشرکوں کے ماتحت رہا، وہ عیسائیوں کے قبضہ میں نہیں تھا۔ یہودیوں کے قبضہ میں نہیں تھا۔ مسجد میں سؤر کی قربانی کی جاتی تھی۔ اور پھر بھی یہودیت کو سچا سمجھا جاتا تھا لیکن یہودیوں کے آنے پر نو سال کے اندر اندر اسلام منسوخ ہو گیا کیسی پاگل پن والی اور دشمنی کی بات ہے اگر واقعہ میں کسی غیر قوم کے اندر آ جانے سے کوئی پیشگوئی باطل ہو جاتی ہے اور عارضی قبضہ بھی مستقل قبضہ کہلاتا ہے تو تم نے سو سال پیچھے ایک دفعہ قبضہ دیکھا ہے تین سو سال دوسری دفعہ کافروں کا قبضہ دیکھا ہے، اس وقت یہودیت کو تم منسوخ نہیں کہتے اس وقت کی عیسائیت کو تم منسوخ نہیں کہتے لیکن اسلام کے ساتھ تمہاری عداوت اتنی ہے کہ اسلام میں نو سال کے بعد ہی تم اس قبضہ کو منسوخی کی علامت قرار دیتے ہو جب اتنا قبضہ ہو جائے جتنا یہودیت اور عیسائیت کے زمانہ میں رہا تب تو کسی کا حق بھی ہو سکتا ہے کہ کہے لو جی اسلام کے ہاتھ سے یہ ملک نکل گیا لیکن جب تک اتنا قبضہ چھوڑ اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہوا تو اس پر اعتراض کرنا محض عداوت نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ اعتراض کرنے والے بہائی ہیں جن کا اپنا وہی حال ہے جیسے ہمارے ہاں مثل مشہور ہے کہ نہ آگا نہ پیچھا وہ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ مکہ مسلمانوں کے پاس ہے مدینہ مسلمانوں کے پاس ہے اور یہ دو اہم اسلامی مراکز ہیں۔ ہم ان سے کہتے ہیں "چھاج بولے تو بولے چھلنی کیا بولے جس میں نو سو سوراخ۔" تمہارا کیا حق ہے کہ تم اسلام پر اعتراض کرو تمہارے پاس تو ایک چپہ زمین بھی نہیں جس کو تم اپنا مرکز قرار دے سکو۔ اسلام کا مکہ بھی موجود ہے اور اسلام کا مدینہ بھی موجود ہے۔ وہ تو ایک زائد انعام تھا۔ وہ ملک اگر عارضی طور پر چلا گیا تو کیا اعتراض ہے؟

بہائیت 1844ء سے شروع ہے اور اب 1958ء ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کے مذہب کو قائم ہوئے ایک سو چودہ سال ہو گئے اور ایک سو چودہ سال میں ایک گاؤں بھی تو انہوں نے مقدس نہیں بنایا۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں حکومت حاصل نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہمارے پاس بھی تو حکومت نہیں ہم نے تو چند سال میں ربوہ بنا لیا پہلے قادیان بنا ہوا تھا، اب ربوہ بنا ہوا ہے۔ یہاں ہم آتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں اکٹھے رہتے ہیں پھر فلسطین میں بھی کرمل پہاڑ کی چوٹی پر ایک پورا گاؤں احمدیوں کا

ہے جس کا نام کبابیر ؔ ہے بہائی بھی تو بتائیں کہ دنیا میں ان کا کوئی مکان ہے یا دنیا میں کسی جگہ پر وہ اکٹھے ہوتے ہیں؟ لیکن اسلام پر صرف نو سال کے قبضے کی وجہ سے ان کے بغض نکلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام ختم ہو گیا اور اپنی حالت یہ ہے کہ عکہ کو مرکز قرار دیا ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ حدیثوں میں بھی پیشگوئیاں تھیں کہ عکہ ان کے پاس ہو گا اور تورات میں بھی پیشگوئیاں تھیں مگر اب عکہ میں بہائیوں کا نام و نشان بھی نہیں ہے اور ان کے لیڈر شوقی افندی جو عکہ کی بجائے سال کا اکثر حصہ سوئٹزر لینڈ میں گزارا کیے وہ بھی وفات پا چکے ہیں اور ان کے بعد ابھی تک بہائیوں کا کوئی قائمقام لیڈر بھی تجویز نہیں ہوا۔ پھر اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں اور کئی جاہل ان کے اعتراضوں سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔

غرض بابلیوں کے آنے اور رومیوں کے عارضی طور پر وہاں آ جانے کو جس کا عرصہ ایک دفعہ ایک سو سال اور دوسری دفعہ قریباً تین سو سال کا تھا۔ اگر موسیٰؑ اور داؤدؑ کے پیغام کے منسوخ ہونے کی علامت نہیں قرار دیا گیا تو اس وقت یہود کا عارضی طور پر قبضہ جس میں صرف چند سال گزرے ہیں اسلام کے منسوخ ہونے کی علامت کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ یہ تو اس کے صادق ہونے کی علامت ہے۔ جب اس نے خود یہ پیشگوئی کی ہوئی تھی کہ ایک دفعہ مسلمانوں کو نکالا جائے گا اور یہودی واپس آئیں گے تو یہودیوں کا واپس آنا اسلام کے منسوخ ہونے کی علامت نہیں۔ اسلام کے سچا ہونے کی علامت ہے۔ کیونکہ جو کچھ قرآن نے کہا تھا وہ پورا ہو گیا۔ باقی رہا یہ کہ پھر عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کے ہاتھ میں کس طرح رہا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے۔ اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے اور جب ہم کہتے ہیں "عارضی طور پر" تو لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا انظام جس کو یو۔این۔او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں۔

دیکھو حدیثوں میں بھی یہ پیشگوئی آتی ہے، حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی لشکر آئے گا اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گزرے گا تو وہ پتھر کہے گا کہ اَے مسلمان خدا کے سپاہی میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے اس کو مار۔ (بخاری۔ کتاب الجہاد والسیر، باب قتال الیہود)

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تھی اس وقت کسی یہودی کا فلسطین میں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ پس اس حدیث سے صاف پتہ لگتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہوں گے مگر پھر خدا مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چن چن کے چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔ پس عارضی مَیں اس لیے کہتا ہوں کہ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کا حکم موجود ہے مستقل طور پر تو فلسطین عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کے ہاتھ میں رہنی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ خدا کی تقدیر ہے، یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔

اس جگہ پر ایک اعتراض کیا جا سکتا ہے اور وہ اعتراض یہ ہے کہ یہاں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ فرمایا ہے اور تم کہتے ہو کہ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ سے مراد آخری زمانہ ہے۔ مگر سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیات میں بھی تو ایک وَعْدُ الْاٰخِرَةِ کا ذکر ہے جس میں رومیوں کے حملہ کا ذکر ہے تو کیوں نہ یہ سمجھا جائے کہ یہ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا (بنی اسرائیل:105) رومیوں کے حملہ کے متعلق ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ وہ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اس صورت میں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ کو عذاب کا قائمقام قرار دیا ہے اور اس صورت میں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ کو انعام کا قائمقام قرار دیا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ عذاب کی پیشگوئی کو انعام سمجھ لیا جائے۔ اس جگہ تو فرمایا ہے کہ جب دوسری دفعہ والا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو تم کو تباہ کر دیا جائے گا اور اس آیت میں ذکر ہے کہ جب وَعْدُ الْاٰخِرَةِ آئے گا تو پھر تم کو لا کے اس ملک میں بسا دیا جائے گا اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ اور ہے اور وہ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ اور ہے۔ وہاں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ سے مراد ہے موسوی سلسلہ کی پیشگوئی کی آخری کڑی اور یہاں وَعْدُ الْاٰخِرَةِ سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی پیشگوئی۔ پس یہ الفاظ گو ملتے ہیں لیکن دونوں کی عبارت صاف بتا رہی ہے کہ یہ اور وعدہ ہے اور وہ اور وعدہ ہے۔ وہ وعدہ عذاب کا ہے اور یہ وعدہ انعام کا ہے۔ اور انعام کا قائمقام عذاب کا وعدہ نہیں ہو سکتا۔" (تفسیر کبیر۔ جلد8، صفحات 105 تا 115)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس تفسیر کو پڑھنے، سمجھنے اور اس سے استفادہ کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ جو مظلوم فلسطینیوں کے لیے دعاؤں کی متواتر تحریک فرما رہے ہیں اس کا بھی ہم حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم احمدی، جنہوں نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے اور اس کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں، اپنے اعمال کی اصلاح بھی کرنے والے ہوں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی صورت اللہ تعالیٰ ہمیں ہی وہ عباد الصالحین بنا دے جو ارضِ مقدس کے وارث ہوں۔

(مرسلہ: قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

https://www.alfazl.com/2023/12/28/86707/

رؤیت ہلال یعنی رمضان اور عیدین کے چاند کو دیکھنے کی بابت اسلامی تعلیمات

رحمت اللہ بندیشہ۔ استاد جامعہ احمدیہ جرمنی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ(البقرہ:186)

پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے۔

قمری مہینہ کی گنتی اور اس کے آغاز اور اختتام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

(بخاری، کتاب الصوم، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ:إِذَا رَأَيْتُمُ الهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَارَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا)

مہینہ انتیس راتوں کا ہوتا ہے، جب تک چاند نہ دیکھو، روزے نہ رکھو اور اگر تم پر (چاند کی رؤیت) مشتبہ ہو جائے تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

سائنسی نقطہ نگاہ سے ابتداءً چاند کس وقت نظر آسکتا ہے؟ کیونکہ اسلامی کیلنڈر کی بنیاد چاند کی گردش پر ہے، اسی لیے اِسے قمری کیلنڈر کہا جاتا ہے۔ جہاں تک زمین کے گرد چاند کی گردش کا تعلق ہے تو ماہرین فلکیات کے مطابق اس کا دورانیہ 29 دن 12 گھنٹے، 44 منٹ اور 3 سیکنڈ پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قمری کیلنڈر کے بعض مہینے 29 اور بعض 30 دنوں کے ہوتے ہیں اور قمری سال 354 یا 355 دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا۔ زیر لفظ Muslim Calendar)

چنانچہ سائنسی طریق پر رؤیت ہلال دیکھنے کی تاریخ کے متعلق لکھا ہے کہ مختلف اَدوار میں ہیئت دانوں نے چاند کے پہلی بار نظر آنے کے حوالے سے گہری تحقیق کے بعد مختلف پیمانے تجویز کیے۔ ان کا ذکر مختصراً درج ذیل ہے:

Babylonians بھی چاند کی پیدائش اور اس کے بعد اس کے دیکھے جانے کے مراحل تک اس کی تمام حرکات سے بخوبی واقف تھے اور ان کے لٹریچر میں ملنے والے شواہد سے پتا چلتا ہے کہ ان کے نزدیک رؤیت ہلال صرف اس صورت میں ممکن تھا کہ اگر اس کی عمر پیدائش کے بعد سورج کے غروب ہونے تک 24 گھنٹے سے زیادہ ہو اور وہ سورج کے غروب ہونے کے کم از کم 48 منٹ کے بعد غروب ہو۔

مسلمان عرب ہیئت دانوں نے چاند کی بلندی (Altitude) کم از کم آٹھ ڈگری ہونا بھی ضروری شرط قرار دیا ہے۔

بیسوی صدی میں ہیئت دانوں نے ان پیمانوں کو حسابی شکل Mathematical Model میں ڈھالا، جیسا کہ Mounders نے چاند کے Altitude اور سورج اور چاند کے ایک دوسرے سے فاصلہ میں تعلق قائم کرتے ہوئے ایک فارمولہ بنایا جس کے نتیجہ میں ایک گراف کے ذریعہ یہ بتایا کہ اگر یہ شرائط پوری ہوتی ہوں تو چاند نظر آئے گا ورنہ نہیں۔ مثلاً اگر چاند کا Altitude دس ڈگری ہے اور اس کا سورج سے فاصلہ Azimuth بھی 10.5 ہے تو چاند نظر آسکے گا۔ لیکن اگر Azimuth یعنی سورج سے فاصلہ 9.0 ہے تو انسانی آنکھ سے نظر نہیں آئے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں رؤیت ہلال کا طریق

آنحضور ﷺ نے رؤیت ہلال یا چاند دیکھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے ہدایت فرمائی ہے کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھنا شروع کرو اور جب (اگلا) چاند دیکھو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اور اگر تمہارے ہاں مطلع ابر آلود ہو تو پھر اندازہ کر لیا کرو۔ حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

(بخاری، کتاب الصوم، باب ما يقال رمضان او شهرُ رمضان ومن راى كله واسعا)

اسی طرح سنن ابی داؤد کتاب الصیام کی روایت کے مطابق آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ

فَإِنْ حَالَ دُونَهُ غَمَامَةٌ، فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ أَفْطِرُوا

یعنی اگر بادل وغیرہ حائل ہو جائے اور چاند نظر آنا ممکن نہ ہو تو پھر تیس روزے پورے کر کے عید مناؤ۔

آنحضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں زیادہ تر رمضان 29/ دنوں کے تھے۔

چنانچہ روایات میں آیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق:

مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ

(سنن ترمذی، کتاب الصیام، باب مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ)

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیس دن کے روزے رکھنے سے زیادہ 29 دن کے روزے رکھے ہیں۔ یعنی آپؐ کی زندگی میں جو زیادہ تر رمضان آئے وہ 30 دن کی بجائے 29 دن کے تھے۔

ان احادیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں بھی علم ہیئت کے مطابق قمری مہینوں کے دنوں کے بارے میں مروجہ اصولوں سے استفادہ کیا جارہا تھا۔ اور اس بات پر یقین تھا کہ علم ہیئت کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق ایک قمری مہینہ یا تو 29 دن کا ہو سکتا ہے یا 30 کا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَحْسُبُ وَلَا نَكْتُبُ، وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا – وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ، وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا تَمَامَ الثَّلَاثِينَ

(ابوداؤد، کتاب الصیام، باب الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ)

ہم اُمی لوگ ہیں نہ ہم لکھنا جانتے ہیں اور نہ حساب و کتاب، مہینہ ایسا، ایسا اور ایسا ہوتا ہے، (آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے بتایا) تیسری بار میں اپنی انگلی بند کر لی، یعنی مہینہ انیتس یا تیس دن کا ہوتا ہے۔

رؤیتِ ہلال اجتماعی ذمہ داری ہے

آنحضور ﷺ نے صدیوں قبل جس وضاحت اور حکمت سے رؤیت ہلال کے اصول وضوابط عطا فرمائے افسوس کہ مسلمان علماء اس میراث کو سنبھالنے سے قاصر رہے اور ثابت شدہ سائنسی حقائق سے استفادے کی بجائے علوم جدیدہ کی راہ میں مزاحم ہونے لگے۔ اس موقع پر قارئین کے استفادہ کے لیے وہ رہ نما تعلیم پیشِ خدمت ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پیشتر بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ ثَلَاثِيْنَ۔ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ نُظِرَ لَهُ فَإِنْ رُئِيَ فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يُرَ وَلَمْ يَحُلْ دُوْنَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرَةٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَإِنْ حَالَ دُوْنَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ أَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْطِرُ مَعَ النَّاسِ وَلَا يَأْخُذُ بِهٰذَا الْحِسَابِ۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی مہینہ انیتس دن کا ہوتا ہے پس جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور اس طرح روزہ موقوف نہ کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو اور اگر اس دن مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن عمر شعبان کی انیتس تاریخ کو چاند دیکھتے اگر دکھائی دے جاتا تو ٹھیک اور اگر اس دن مطلع آبر آلود نہ ہوتا اور لوگوں کو چاند نظر نہ آتا تو اگلے دن روزہ نہ رکھتے۔ لیکن اگر مطلع ابر آلود ہوتا یا گرد وغبار ہوتا تو اگلے دن روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ روزہ سب لوگوں کے ساتھ افطار کرتے اس میں حساب کا خیال نہ کرتے۔

(سنن ابوداود کتاب الصوم، بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ)

اسی طرح آنحضور ﷺ نے رؤیت ہلال کے ضمن میں معاشرتی اور اجتماعی شیرازہ قائم رکھنے کی تعلیم عطا فرمائی ہے اور ایسے معاملات میں انفرادی نہیں بلکہ جماعتی پہلو کو ترجیح دینے کی نصیحت فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ

(سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب إِذَا أَخْطَأَ الْقَوْمُ الْهِلَالَ)

تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم سب افطار کرتے ہو اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو۔

یعنی روزہ اور عیدین کے چاند کے بارے میں جب اجتماعی اور معاشرتی سطح پر ایک فیصلہ ہو جائے تو پھر اسی پر عمل کیا جائے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ رؤیت ہلال یعنی چاند دیکھنے کا اہتمام مسلم معاشروں کی ایسی روایت رہی ہے جس سے اسلامی تہذیب و ثقافت کا رنگ جھلکتا ہے۔ سائنسی علوم کی ترقی کے بعد بجائے اس کے کہ مسلمان علماء زمانے سے ہم آہنگ ہو کر مسلمان معاشرہ کو رؤیت ہلال کے جدید پہلوؤں سے آشنا کرتے اور اسلامی تہواروں کی عزت وعظمت میں اضافہ کا باعث بنتے اب یہ عالم ہے کہ رمضان اور عیدین کا آغاز دنیا بھر کے مسلمانوں کے نزدیک وجہ نزاع بنا رہتا ہے۔ کہیں تو مسلمان علماء شدت سے اس بات کے قائل نظر آتے ہیں کہ ظاہری آنکھ سے چاند دیکھے بغیر نئے قمری مہینہ کا آغاز ممکن نہیں تو کہیں جدید سائنسی ذرائع سے ناواقفیت اور اس کے استعمال سے اجتناب کی وجہ سے یہ مسئلہ ہنوز لاینحل ہے۔

آنحضرت ﷺ کا چاند دیکھنے کی بابت اسوہ

آپ ﷺ کے اسوۂ مبارک سے ثابت ہے کہ آپؐ نئے چاند کا استقبال دعا سے کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور امن وسلامتی کے لیے ملتجی ہوتے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے:

أَللّٰهُمَّ ! أَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْأَ مْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ، رَبِّي وَ رَبُّكَ اللّٰهُ۔

(الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رویة الہلال)

اے اللہ اس ماہ مبارک کے چاند کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور حالتِ اسلام میں طلوع فرما۔ (اے چاند) یہ میرا بھی ربّ ہے اور تیرا بھی ربّ ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

هِلَالُ خَيْرٍوَّ رُشْدٍ،

(خیر و رشد والا چاند ہے) پھر تین دفعہ یہ فقرات دہراتے:

أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا

(اے اللہ میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں) اور تین دفعہ ہی یہ دعائیہ فقرات پڑھتے،

أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِوَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ۔

اے اللہ میں تجھ سے اس ماہ کی خیر طلب کرتا ہوں، نیز اس ماہ میں مقدر شدہ خیر کی۔ اور اے پروردگار میں تجھ سے اس ماہ کے ممکنہ شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 4، صفحہ 276)

حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے:

هِلَالُ خَيْرٍوَّ رُشْدٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِوَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ۔

(کنز العمال 18047)

خیر و رشد والا چاند ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے فلاں ماہ کو پورا کر دیا اور فلاں ماہ کو طلوع کر رہا ہے۔ اور اے اللہ میں تجھ سے اس ماہ کی خیر کا، اس کے نور کا، اس کی برکت کا، اس کی ہدایت کا، اس ماہ کی پاکی و پاکیزگی کا اور اس ماہ مبارک کی عافیت کا طالب ہوں۔

احادیث کے مختلف متون اور متفرق صحابہ کی بیان فرمودہ روایات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عموماً چاند دیکھنے کا اہتمام فرماتے تھے اور چاند دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی دعا مانگا کرتے تھے۔

آنحضور ﷺ کی سنت مبارکہ کے تتبع میں رؤیت ہلال کا پہلو کسی نہ کسی صورت میں مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت کا حصہ بنا چلا آرہا ہے۔ عیدین اور رمضان کے چاند کو دیکھنے کے لیے غیر معمولی ذوق و شوق کا اظہار مذہبی مسئلہ سے زیادہ اسلامی معاشرہ کے تہذیبی پہلو کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

کچھ سالوں پہلے تک ہمارے برصغیر میں رمضان اور عیدین کے چاند دیکھنے کے لیے لوگ اپنی چھتوں پر چڑھ آتے یا کھلے میدانوں میں نکل کر دُور افق کی طرف نظریں جمائے بڑی بے تابی سے رؤیت ہلال کا اہتمام کرتے تھے۔ اور جب چاند نظر آجاتا تو خوشی و مسرت دیدنی ہوتی اور آنحضور ﷺ کی سنت مبارکہ کی پیروی میں دعاؤں کے ساتھ نئے چاند کو خوش آمدید کہنے کا رواج عام تھا۔

قادیان میں رؤیت ہلال کا اہتمام

مسلم معاشرہ میں رؤیت ہلال کے لیے جو ذوق و شوق پایا جاتا تھا اس کی ایک جھلک قادیان میں دیکھی جاسکتی ہے۔ چاند دیکھنے کے بارے میں امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معمول کے بارے میں یوں ذکر ملتا ہے کہ

"یکم دسمبر 1902ء۔ دربار شام: آج رمضان المبارک کا چاند دیکھا گیا۔ بعد نماز مغرب خود حجۃ اللہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سقفِ مسجد پر رؤیت ہلال کے لئے تشریف لے گئے اور چاند دیکھا اور مسجد میں آکر فرمایا کہ رمضانِ گزشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا ہے۔"

(الحکم، نمبر 44 جلد 6، 10/ دسمبر 1902ء، صفحہ 8)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قادیان میں عید کا چاند دیکھنے کے اشتیاق کے بارے میں ایک موقع کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

"جب لوگ چھتوں پر چاند کو دیکھنے کے لئے چڑھے تو میں بھی چھت پر چڑھا اور دوربین سے میں نے چاند کو دیکھنا چاہا۔ کیونکہ میری نظر کمزور ہے لیکن میں نہ دیکھ سکا اور بیٹھ گیا اچانک میرے کان میں ایک بچہ کی جو میرا ہی بچہ ہے آواز آئی جو یہ تھی کہ چاند دیکھ لیا۔ چاند دیکھ لیا۔ میں نے بھی چاند دیکھ لیا۔"

(الفضل، 3/ جون 1924ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں رؤیت ہلال کے بارے میں شہادتوں کے ذریعہ عید کے اعلان کا بھی ذکر ملتا ہے۔ آپؓ ایک عید کے موقع کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لاہور فون سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہؤا کہ وہاں جالندھر سے رپورٹ آئی ہے کہ شملہ میں لوگوں نے چاند دیکھا ہے۔ اسی طرح معلوم ہؤا کہ سولن پہاڑ پر بھی اور بمبئی میں بھی چاند دیکھا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چاند بہت کم اونچا تھا۔ قادیان کے احمدی دوست چونکہ اس وقت دعا میں مشغول تھے اس لئے وہ چاند نہ دیکھ سکے اور باہر بھی تھوڑے تھوڑے غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا مگر پہاڑوں پر چونکہ اتفاقاً مطلع صاف تھا اس لئے وہاں کے رہنے والوں نے چاند کو دیکھ لیا۔ چنانچہ اس بارہ میں جتنی

رپورٹیں آئیں ان میں سے اکثر پہاڑی مقامات کی ہیں سوائے کپور تھلہ کے کہ وہاں بھی بعض نے چاند دیکھ لیا تھا۔"

(خطبہ فرمودہ یکم اکتوبر 1943ء)

تیز ترین صنعتی ترقی اور دیہات سے شہروں کی طرف منتقل ہونے کے رجحان کے علاوہ چاند کی پیدائش اور طلوعِ ہلال کے بارے میں سائنسی و تکنیکی علوم کے فروغ کے بعد چاند دیکھنے کے لیے ظاہری رؤیت کے ساتھ ساتھ نئے ذرائع سے استفادہ شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اِن ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں، یورپین ممالک ہیں نہ ہی حکومت کی طرف سے کسی رؤیت ہلال کا انتظام ہے اور نہ ہی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارا اندازہ غلط ہو اور چاند پہلے نظر آ جائے تو پھر عاقل بالغ گواہوں کی گواہی کے ساتھ، مومنوں کی گواہی کے ساتھ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے پہلے بھی رمضان شروع کیا جاسکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ لیکن واضح طور پر چاند نظر آنا چاہئے۔ اس کی رؤیت ضروری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیر احمدی مسلمانوں کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو اپنی ایک کتاب سرمہ چشم آریہ میں بھی بیان فرمایا۔ حساب کتاب کو یا اندازے کو ردّ نہیں فرمایا۔ یہ بھی ایک سائنسی علم ہے لیکن رؤیت کی فوقیت بیان فرمائی ہے۔"

(خطبہ جمعہ، فرمودہ 3/ جون 2016ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل،
24/ جون 2016ء، صفحہ 5)

ہر ملک اور خطے کی رؤیت کا فیصلہ اس کے اُفق کے مطابق ہو گا

نئے چاند کا فیصلہ ہر ملک اور خطہ کے جغرافیائی حالات کے پیش نظر ہو گا۔ اس سلسلہ میں صحاح ستہ کے مؤلفین اور علماء بڑی صراحت سے درج ذیل حدیث بیان کر کے ہر ملک اور خطہ کے مطابق رؤیت ہلال کے اصول کو بیان فرمارہے ہیں۔ اس روایت کے مطابق حضرت کریب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امّ فضل بنت حارث نے انہیں امیر معاویہؓ کے پاس شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں میں شام آیا اور ان کا کام مکمل کیا۔ مَیں شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند طلوع ہو گیا۔ میں نے چاند جمعہ کے دن دیکھا، پھر مہینہ کے آخر میں مدینہ آگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے (حال احوال) پوچھا پھر نئے چاند کا ذکر کیا اور کہا کہ تم نے نیا چاند کب دیکھا؟ مَیں نے کہا ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا تم نے خود اسے دیکھا؟ میں نے کہا ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہم نے اسے ہفتہ کی رات دیکھا ہم روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس پورے کر لیں یا ہم اسے (چاند کو) دیکھ لیں۔ میں نے کہا کیا آپؓ کے لیے امیر معاویہؓ کی رؤیت اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم دیا تھا۔ (یعنی ہم اپنے افق پر نظر آنے والے چاند کی رؤیت کا خیال رکھیں گے)۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان اَنَّ لِکُلِّ بَلَدٍ رُؤْیَتَہُمْ...)

اس حدیث کو صحاح ستہ کے بعض ائمہ نے درج ذیل ابواب کے تحت بیان کر کے ہر ملک اور جغرافیہ کے مطابق رؤیت کے اصول کو تسلیم فرمایا ہے۔ صحیح مسلم باب الصیام باب

بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ۔

یعنی ہر خطہ کی رؤیت الگ ہو گی اور ایک علاقہ کے لوگوں کے چاند دیکھنے سے دوسروں پر یہ حکم واجب نہیں ہو گا۔

سنن نسائی کتاب الصیام بَابُ اخْتِلَافِ أَهْلِ الآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ۔

یعنی رؤیت میں افق کے اختلاف کا امکان موجود ہے۔

سنن ترمذی کتاب الصیام میں باب مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ۔

ہر خطہ کے لوگوں کے لیے رؤیت الگ ہو گی۔

کیا ممکن ہے کہ دنیا بھر میں ایک ہی دن رمضان اور عیدین منائی جائیں!

ہر علاقے میں مقدس اسلامی ایام کا آغاز اور اختتام اس علاقے کے افق کے مطابق ہوتا ہے۔ قرآن کریم کے بیان

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

کے مطابق رمضان کے آغاز اور اختتام کے لیے رؤیت ہلال ضروری ہے۔ چونکہ زمین گھوم رہی ہے اس لیے چاند مختلف علاقوں میں مختلف اوقات میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک وقت میں ایک جگہ دن ہے تو دوسری جگہ رات ہے یا عصر کا وقت ہے۔ اسی طرح بعض علاقے ایسے ہیں جہاں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو افق مختلف ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہو سکتا کہ سب ممالک کے لوگ ایک ہی وقت میں چاند دیکھنے پر قادر ہو سکیں۔ اس لیے ایسا نظام ناممکن ہے کہ ایک ملک میں چاند

نظر آجانے پر تمام ممالک کے لوگ ایک ہی دن رمضان کا آغاز کریں یا عید منائیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ آیت کے اس حصہ کی تشریح بیان کرتے ہوئے رمضان و عیدین ایک ہی دن کے آغاز کو نقلاً و عقلاً خلاف حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”رمضان بھی بعینہ ایک ہی تاریخ کو ہر جگہ شروع نہ ہوتا ہے، نہ ہو سکتا ہے۔ ممالک بدل جائیں پھر تو ویسے ہی ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر جب بھی رمضان کا چاند طلوع ہو گا۔ اس وقت کسی جگہ گھپ اندھیرا، آدھی رات ہو گی۔ کسی جگہ صبح کا سورج طلوع ہو رہا ہو گا۔ کسی جگہ دوپہر ہو گی، کسی جگہ عصر کی نماز پڑھی جارہی ہو گی۔ تو کیسے ممکن ہے کہ خدا نے جو نظام پیدا فرمایا ہے اس کے برعکس احکام جاری فرمائے۔ اس لئے ”مَنْ شَهِدَ“ کا مضمون جو ہے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ ہرگز خدا کا یہ منشاء نہیں کہ سب اکٹھے روزے رکھیں اور اکٹھے ختم کریں۔ ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تمام دنیا میں ایک دن عید منائی جائے یا سارے ملک میں اگر وسیع ملک ہے ایک ہی دن عید منائی جائے۔“

(خطبہ جمعہ، فرمودہ 19/ جنوری 1996ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل، یکم نومبر 2002ء، صفحہ 7)

اسی طرح ایک اَور جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَفَلْيَصُمْهُ

جس پر یہ مہینہ طلوع ہو گا اسی کو روزے رکھنے ہیں۔ دیکھا دیکھی سنی سنائی بات پر روزے نہیں رکھنے۔ اور یہاں ”مَن“ میں صرف ایک فرد واحد مراد نہیں ہے۔ بلکہ وہ قوم ہے جس کا افق ایک ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کا طریق یہ جاری فرمایا کہ اگر ایک ہی افق کے لوگ کسی موسم کی خرابی کی وجہ سے اکثر نہ دیکھ سکتے ہوں تو ان میں دو قابل اعتماد یا چار قابل اعتماد، کچھ قابل اعتماد لوگ اٹھ کھڑے ہوں اور وہ کہیں، گواہی دیں کہ ہم نے دیکھا ہے۔ تو اگر افق مشترک ہے تو سب کا ہی رمضان شروع ہو جائے گا۔ اور اگر افق مشترک ہے تو سب ہی کی عید ہو جائے گی۔“

(خطبہ جمعہ، فرمودہ، 19/ جنوری 1996ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل، یکم نومبر 2002ء، صفحہ 7)

گواہی اور شہادتوں کے ذریعہ رمضان کا اعلان

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الهِلَالَ، قَالَ: ”أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ“، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:”يَا بِلَالُ، أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوْا غَدًا“

(ترمذی، کتاب الصیام، باب مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر کہا: میں نے چاند دیکھا ہے، آپؐ نے فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور کیا گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟“ اس نے کہا: ہاں دیتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

سیرت المہدی میں چاند دیکھنے کی گواہی کی بابت ایک روایت ان الفاظ میں ملتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ

”میاں خیر الدین صاحب سیکھوانیؓ نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ماہ رمضان کا روزہ خود چاند دیکھ کر تو نہیں بعض غیر احمدیوں کی شہادت پر روزہ رکھ لیا اور اسی دن (ہم) قادیان قریباً ظہر کے وقت پہنچے اور یہ ذکر کیا کہ ہم نے روزہ رکھا ہؤا ہے اور حضور علیہ السلام بھی مسجد میں تشریف لے آئے۔ اسی وقت احادیث کی کتابیں مسجد میں ہی منگوائی گئیں اور بڑی توجہ سے غور ہونا شروع ہو گیا کیونکہ قادیان میں اس روز روزہ نہیں رکھا ہؤا تھا۔ اسی دوران میں ہم سے سوال ہؤا کہ ”کیا چاند تم نے خود دیکھ کر روزہ رکھا ہے؟“ ہم نے عرض کیا کہ ”بعض غیر احمدیوں نے دیکھا تھا۔“ ہمارے اس فقرے کے کہنے پر کہ ”چاند غیر احمدیوں نے دیکھا تھا“ کتاب کو تہہ کر دیا اور فرمایا کہ ”ہم نے سمجھا تھا کہ تم نے خود چاند دیکھ کر روزہ رکھا ہے۔ اس لئے تحقیقات شروع کی تھی۔“

(سیرت المہدی، جلد 2، صفحہ 265)

اگر چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے تو کیا کریں؟ احادیث میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ عید الفطر کے موقع پر ماہ شوال کا چاند بادلوں کی وجہ سے مدینہ میں نظر نہ آیا حضرت رسول پاک ﷺ اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اگلے دن روزہ رکھ لیا، زوال آفتاب کے بعد بعض لوگ مدینہ میں آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے کل چاند دیکھا تھا، اس پر حضور ﷺ نے صحابہ کو روزہ کھولنے کا ارشاد فرمایا اور اگلے دن نماز عید ادا کرنے کا اعلان کیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:حَدَّثَنِي عُمُومَتِي، مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا:أُغْمِيَ عَلَيْنَا بِلَالُ شَوَّالٍ، فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا، فَجَاءَرَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوْا، وَأَنْ يَخْرُجُوْا إِلَى عِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الشہادۃ علی رؤیۃ الہلال)

حضرت ابو عمیر بن انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ انصار صحابہ میں سے میرے چچاؤں نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ شوال کا چاند ہم پر مشتبہ ہو گیا، چنانچہ ہم نے اگلے

دن روزہ رکھ لیا، دن کے آخری پہر میں ایک قافلہ وہاں اترا، قافلہ کے لوگوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے بیان کیا کہ انہوں نے گزشتہ کل چاند دیکھا تھا، اس پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے لوگوں کو روزہ کھولنے اور اگلے روز نماز عید کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا۔

اسی طرح کا موقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں بھی پیش آیا، چنانچہ لکھا ہے کہ

”سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا ہے کہ یہاں چاند منگل کی شام کو نہیں دیکھا گیا بلکہ بدھ کو دیکھا گیا ہے (جبکہ رمضان بدھ کو شروع ہو چکا تھا۔ ناقل) اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا تھا۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہئے ؟ فرمایا: ”اس کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد ایک اور روزہ رکھنا چاہئے۔“ (بدر، 31/ اکتوبر 1907ء، صفحہ 7)

دجال یعنی موجودہ زمانہ میں غیر معمولی حالات میں احکام اسلام نافذ کرنے کی بابت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیشگوئی پر مبنی ہدایات

ایسی کیفیت والے مسائل کے متعلق آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اصولی ارشاد ہماری رہ نمائی کرتا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ سے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے اس کی دیگر تفصیلات بیان فرمائیں تو صحابہؓ نے سوال کیا:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ۔

(مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”راوی کہتا ہے کہ یا رسول اللہ کس مدّت تک دجّال دنیا میں ٹھہرے گا تو آپ نے فرمایا کہ چالیس دن... دجال کا ایک دن برس کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر۔ باقی دن معمولی دنوں کے موافق۔ پھر راوی کہتا ہے کہ ہم نے عرض کی کہ کیا ان لمبے دنوں میں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ نماز کے وقتوں کے مقدار پر اندازہ کر لیا کرنا۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 207)

رؤیت ہلال کے لیے علمی و سائنسی ذرائع کا استعمال

رؤیت ہلال سے اصل مقصود چاند کی محبت و کشش نہیں بلکہ مراد یہ تھی کہ نئے چاند کے ذریعہ ماہ و سال کی تعیین کی جاسکے۔ اس کے لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چاند دیکھنے اور رؤیت کے مطابق رمضان کے آغاز اور عید منانے کی نصیحت فرمائی۔ لیکن جب سائنس اور ثابت شدہ حقائق نے شمس و قمر کی گردش اور لیل و نہار کی تبدیلی کے اصول وضع کر دیے تو ان سے استفادہ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی منشا کے بر خلاف نہیں بلکہ عین مطابق ہے۔ درج ذیل امور سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ رؤیت ہلال کے لیے جدید علوم اور ذرائع سے استفادہ کرنا بانیٔ اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیم کے عین مطابق ہے:

1۔ بادلوں وغیرہ کی وجہ سے جب ظاہری آنکھ چاند دیکھنے سے قاصر رہے تو آپؐ نے ”فَاقْدِرُوْا لَهٗ“ کا بھی حکم دیا ہے۔ یہ الفاظ علمی اور سائنسی ذرائع سے رؤیت کا دروازہ کھولتے ہیں۔ ”فَاقْدِرُوْا لَهٗ“ کا مطلب ہے کہ پھر اندازہ اور حساب کتاب سے کام لیا جائے۔

2۔ چاند کا معاملہ مشتبہ ہو جائے تو آپ نے تیس روزے پورے کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ قمری مہینہ کے دن انیتس یا زیادہ سے زیادہ تیس ہوں گے۔ اس بات کا علم بھی تو اُس زمانہ کے مروجہ فلکیاتی حساب کے ذریعہ ہؤا تھا۔ پس اگر آئندہ فلکیاتی اور سائنسی علوم ترقی کر جائیں تو ان سے استفادہ کیسے ممنوع ہو سکتا ہے ؟

3۔ یہ بات خلاف عقل ہوتی اگر آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایسی قوم کو علم فلکیات کے اصول سمجھاتے جو عمومی طور پر لکھنے پڑھنے سے نابلد اور حساب کتاب کے اصولوں سے ناواقف تھے۔ پس اس زمانہ میں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چاند کی رؤیت کے لیے ایسے طریقہ کار کا حکم دیا جو زمانہ کے حالات سے بکلی ہم آہنگ تھا۔ پس اگر اس ترقی یافتہ زمانے میں چاند کا پتہ کرنے کے لیے دوسرے یقینی ذرائع میسر ہیں تو ان ذرائع کے استعمال میں کیا قباحت ہو سکتی ہے ؟

4۔ نئے چاند کے بارے میں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے گواہی کا اصول قبول فرمایا ہے۔ بلکہ ایک سادہ دیہاتی کی گواہی قبول فرماتے ہوئے عید کے دن کے اعلان میں ردوبدل فرمادیا۔ تو کیا ماہرین فلکیات کے وضع کردہ اصول بطور گواہی نہیں سمجھے جاسکتے ہیں۔

5۔ چاند دیکھ کر رمضان کا آغاز کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا کہ کوئی دوسرا طریقہ کار اختیار نہ کیا جائے۔ معاملہ مشتبہ ہونے کی صورت میں ”فَاقْدِرُوْا“ یا پھر تیس روزے پورے کرنے کی نصیحت سے پتا چلتا ہے کہ ظاہری آنکھ کی رؤیت کے علاوہ بھی طریقہ کار اختیار کرنا جائز ہے۔

6۔ سورج اور چاند کی گردش کے بارے میں ماہرین فلکیات جو معلومات مہیا کرتے ہیں وہ بعینہٖ درست ثابت ہوتی ہیں۔ گزشتہ صدیوں کے علاوہ آئندہ زمانے کے بھی چاند اور سورج گرہن کے کیلنڈرز بن چکے ہیں۔ نمازوں کے لیے دھوپ گھڑی کی بجائے سورج کی حرکت سے وابستہ گھڑیاں سامنے آچکی ہیں۔ سحر و افطار ماہرین فلکیات

کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق چل رہے ہوتے ہیں تو صرف رؤیت ہلال کے مسئلہ کو آنکھ کی ظاہری رؤیت سے منسلک کرنا سمجھ سے بالا ہے۔

آخری زمانہ میں سائنسی ذرائع سے چاند دیکھنے کی پیشگوئی

آخری زمانہ میں علوم فلکیات کی ترقی اور چاند کی رؤیت کے بارے میں آنحضور ﷺ کی ایک حدیث واضح طور پر اشارہ کرتی ہے۔ اس حدیث کے الفاظ سے مترشح ہے کہ قرب قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہلال بڑا نظر آئے گا۔ گویا دور بینوں اور سائنسی آلات کی ایجاد کے بعد دور سے چاند کا دیکھ لینا ممکن ہو جائے گا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ انتفاخُ الْأَهِلَّةِ، حَتَّى يُرَى الْهِلَالُ لِلَيْلَتِهِ، فَيُقَالُ: هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ(المعجم الأوسط، للطبراني(المتوفی:360ھ) حدیث نمبر:6864۔ زیر بَابُ الْمِيمِ مَنِ اسْمُهُ: مُحَمَّدٌ، جلد7، صفحہ 65. الناشر: دار الحرمین القاھرۃ. عدد الأجزاء:10)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرب قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ چاند معمول سے بڑا اور ابھرا ہوا نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ پہلی رات کے ہلال کو دیکھ کر کہا جائے گا کہ یہ تو دو راتوں کا چاند ہے۔

علم ہیئت اور فلکیات کے اصولوں کے مطابق رؤیت ہلال

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ رؤیت ہلال کا طریق قبلِ اسلام سے رائج تھا۔ لیکن جب مسلمانوں نے علم ہیئت و فلکیات میں ترقی کی تو انہوں نے چاند کی visibility کا انحصار اس کے زاویہ پر رکھا۔ موجودہ زمانہ میں علم فلکیات کی غیر معمولی ترقی کے بعد ہیئت دانوں اور ماہرین نے جو اصول وضع کیے ہیں اس سے درج ذیل رہنما اصول اخذ کرتے ہوئے چاند کی visibility کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے:

1۔ چاند کی پیدائش سے مراد Astronomical New Moon ہے۔ اسے Conjunction بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جب زمین، چاند اور سورج ایسے زاویہ پر ہوتے ہیں کہ اس وقت ظاہری آنکھ سے چاند نظر آنا ممکن نہیں۔ پس سائنسی لحاظ سے چاند کی محض پیدائش رؤیت ہلال کے لیے ناکافی سمجھی جائے گی۔

2۔ Conjunction سے ہلال بننے تک۔ چاند کی پیدائش کے بعد عمر کم از کم 20 گھنٹے ہونا ضروری ہے۔ لیکن صرف اتنی شرط بھی ناکافی ہے اور اس بات کا امکان موجود ہے کہ چاند کی پیدائش کی عمر بیس گھنٹہ ہونے کے باوجود ظاہر آنکھ سے نہ دیکھا جاسکے۔

3۔ اس کے لیے ایک اور اصول وضع کیا گیا ہے کہ چاند کی پیدائش کے بعد عمر 20 گھنٹہ سے زائد ہو اور غروب آفتاب کے بعد چاند کم از کم 20 منٹ تک افق پر موجود رہے اور ایک خاص زاویہ پر ہو تو ایسا چاند ظاہری آنکھ سے نظر آنا ممکن ہے۔

رؤیت کی شرط رکھنے میں حکمت

امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رؤیت ہلال کے ضمن میں ایک اور نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”سو یہ بڑی سیدھی بات اور عوام کے مناسب حال ہے کہ وہ لوگ محتاج منجم و ہیئت دان نہ رہیں اور چاند کے معلوم کرنے میں کہ کس تاریخ نکلتا ہے اپنی رؤیت پر مدار رکھیں۔ صرف علمی طور پر اتنا سمجھ رکھیں کہ تیس کے عدد سے تجاوز نہ کریں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ...رؤیت کو قیاساتِ ریاضیہ پر فوقیت ہے۔“

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، جلد2، صفحہ 192)

سائنسی ترقی اور ایجادات کے موجودہ دَور میں جہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ مروجہ سائنسی ذرائع سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے فلکیاتی علوم سے استفادہ کیا جائے وہاں امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق رؤیت کو فوقیت دیتے ہوئے چاند دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ہر قمری مہینہ کا آغاز خیر و برکت اور امن و سلامتی کی دعا سے کرنا چاہیے۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل، 21/اپریل 2020ء، صفحات 14 تا 15)

جدید مشینی ذرائع سے چاند دیکھنے کی بابت خلفائے احمدیت کے فیصلہ کن ارشادات

آج کل چاند جدید سائنسی آلات کی مدد سے بھی دیکھا جاسکتا ہے بلکہ ایسے ذرائع بھی دریافت ہوگئے ہیں جن کی مدد سے چاند کی عمر کا حساب لگایا جاتا ہے لہٰذا ایک ماہ قبل ہی بتایا جاسکتا ہے کہ آیا چاند انیتس دن کا ہوگا یا تیس دن کا۔ اس بابت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”کیا مشینی ذرائع سے چاند کا علم پانا ”مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ“ کے تابع ہوگا یا نہیں ہوگا؟ اگر ہو تو پھر دیکھنا متروک ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مشینوں کے ذریعہ چاند دکھائی دے جاتا ہو لیکن نظر سے نہ دکھائی دیتا ہو۔ تو کیا قرآن کریم کا پہلا عمل یعنی پہلے دَور کا عمل اس مشینی عمل کے مقابل پر ردّ ہو جائے گا؟ یا پہلے دَور کا عمل جاری رہے گا۔ اور مشینی دَور کا عمل متروک سمجھا جائے گا؟ یہ بحث ہے جو بہت سے لوگوں کو الجھن میں مبتلا رکھتی ہے۔ حالانکہ اس میں ایک ادنیٰ ذرہ برابر بھی کوئی الجھن نہیں۔ الجھن لوگوں کی نافہمی اور ناسمجھی میں ہے۔ ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ نئے دَور میں مشینوں کے حوالے سے یا بر قیاتی آلوں کے حوالے سے اگر آپ چاند کے طلوع کا علم حاصل کریں تو وہ ”مَنْ شَهِدَ“ کے تابع رہتا ہے اور جہاں ”مَنْ شَهِدَ“ سے ہٹتا ہے

وہاں اس پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔ وہاں بے اعتبار ہو جائے گا۔ جو لوگ نہیں سمجھتے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور پھر آپس میں خوب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں۔

اس لئے میں آپ کو سمجھا رہا ہوں، آگے عید بھی آئے گی یہ بحثیں چلیں گی، بچوں کی سکول میں بھی دوسرے بچوں سے گفتگو ہوگی، کالجوں میں یہ معاملہ زیر بحث آجائے گا، بزنس، کاموں پر زیر بحث آئے گا، اس لئے سب احمدیوں کو اچھی طرح ہر ملک کے احمدی جو یہ خطبہ سن رہے ہوں ان کو اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے۔ چاند جو طلوع ہوتا ہے وہ جب زمین کے کنارے سے اوپر آتا ہے تو اگرچہ سائنسی لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ زمین کے افق سے چاند ذرا سا اوپر آچکا ہے۔ لیکن وہ چاند لازم نہیں کہ نظر سے دیکھا جا سکتا ہو۔ اس لئے سائنسدانوں نے بھی ان چیزوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔ اگر آپ اچھی طرح ان سے جستجو کرکے بات پوچھیں تو وہ آپ کو بالکل صحیح جواب دیں گے کہ دیکھو یہ تو ہم یقینی طور پر معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ چاند کس دن کتنے بجے طلوع ہوگا۔ یعنی سورج غروب ہوتے ہی اوپر ہو چکا ہوگا، لیکن اس کا مطلب یہ نہ سمجھ لو کہ اگر موسم بالکل صاف ہو اور کوئی بھی رستے میں دھند نہ ہو تب بھی تم اس کو اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو کیونکہ چاند کو طلوع ہونے کے بیس منٹ یا کچھ اوپر مزید چاہیے۔ اور ایک خاص زاویے سے اوپر ہونا چاہیے۔ اگر وہاں تک پہنچے تو پھر آنکھ دیکھ سکتی ہے ورنہ نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ پچھلے سال مولویوں نے یہاں کیا کہ observatory سے یہ تو پوچھ لیا کہ چاند کب نکلے گا اور انہوں نے وہی سائنسی جواب دیا کہ فلاں دن یہ اتنے بجے طلوع ہو جائے گا اور سورج ڈوبنے کے معاً بعد کا وقت تھا۔ تو مولویوں نے فتویٰ دے دیا کہ اس دن شروع ہو جائے گا، رمضان یا عید جو بھی تھی۔ اور بعض دوسرے جو ان میں سے سمجھ دار تھے، تعلیم یافتہ مسلمان یہاں موجود ہیں، احمدی نہیں ہیں مگر وہ ان باتوں پر غور کرتے ہیں انہوں نے انکار کر دیا انہوں نے کہا کہ ہم تو ایسی عید نہیں کریں گے یا ایسا رمضان نہیں شروع کریں گے اور وہ سچے تھے۔ کیونکہ اگر وہ مولوی صاحبان ان لیبارٹریز سے یا جو ان کے مراکز ہیں، آسمانی سیاروں وغیرہ کے، ان سے پوچھتے تو وہ صاف بتا دیتے کہ نکلے گا تو صحیح لیکن تم اس کی شہادت نہیں دے سکتے تم اپنی آنکھ سے اس کو کبھی بھی دیکھ نہیں سکتے۔ کیونکہ جتنا وہ نکل کے اونچا جاتا ہے اس طلوع سے کوئی آنکھ بھی اس کو اس لئے نہیں دیکھ سکتی کہ وہ زمین کے بہت قریب ہوتا ہے اور زمین کے قریب کی فضا اس کی شعاعوں کو نظروں تک پہنچنے سے پہلے پہلے جذب کر چکی ہوتی ہے۔ اس لئے عین نشانہ پر پتہ ہو، کہ وہاں چاند طلوع ہو رہا ہے آپ نظر جما کر دیکھیں آپ کو ایک ذرہ بھی کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ تو شَھِدَ کا مضمون اس پر صادق نہیں آئے گا۔

شَھِدَ کا مطلب ہے جو گواہ بن جائے، جو دیکھ لے، جو پا لے، مگر سائنسدان ہی یہ بھی آپ کو بتاتے ہیں اور قطعیت سے بتاتے ہیں کہ اگر اتنے منٹ سے اوپر چاند ہو چکا ہو یعنی سورج ڈوبنے کے بعد مثلاً پندرہ منٹ کی بجائے بیس منٹ رہے تو پہلے پندرہ منٹ میں اگر دکھائی نہیں دے سکتا تو آخری پانچ منٹ میں دکھائی دے سکتا ہے۔ یا اس کا زاویہ اتنا ہو کہ وہ زمین کے ایسے افق سے اونچا ہو چکا ہو جو افق چاند اور ہماری راہ میں حائل رہتا ہے۔ اس سے جب اونچا ہوگا تو لازماً دیکھ سکتے ہو۔ پھر بادل ہوں تو الگ مسئلہ ہے، لیکن اگر بادل نہ ہوں تو لازماً ننگی آنکھ سے دیکھ سکتے ہو۔ تو پھر شَھِدَ مِنْكُمْ کا حکم صادق آگیا کیونکہ شَھِدَ میں ساری قوم کا دیکھنا تو فرض تھا ہی نہیں۔ کچھ بھی دیکھ سکتے ہوں لیکن اس طرح دیکھ سکتے ہوں جیسے انسان کی توفیق ہے کہ ننگی آنکھ سے دیکھ سکے وہ فتویٰ لازماً ساری قوم پر صادق آئے گا۔ اور وہ لوگ جن کا افق ایک ہے وہ سائنسی ذرائع سے معلوم کر کے پہلے سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

تو اس لئے وہ جھگڑے کہ اب اکٹھی کیسے عید کی جائے یا اکٹھا رمضان کیسے شروع کیا جائے، یہ جھگڑے تو اس دَور میں ختم ہو چکے ہیں۔ اور اگر ہیں تو ان لوگوں نے پیدا کئے ہیں جو بے وجہ ناسمجھی سے اختلاف کرتے ہیں۔ پس یہ جو نظارے یہاں دکھائی دیتے ہیں کہ ایک ہی ملک میں ایک عید آج ہو رہی ہے، ایک کل ہو رہی ہے، ایک پرسوں ہوگی یہ قرآن کریم کے بیان کا ابہام ہرگز نہیں ہے۔ قرآن کریم کا بیان بیّنات میں سے صاف کھلا کھلا ہے۔ اگر اس پر چلیں تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اختلاف ہوں یا ننگی آنکھ سے چاند نظر آئے گا یا آلات کے ذریعہ آئے گا۔ اور دونوں ایک دوسرے پر بالکل چسپاں ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی بھی اختلاف نہیں ہوگا۔ سائنسی فتویٰ بعینہٖ وہی ہوگا جن شرائط کے ساتھ میں بیان کر رہا ہوں جو ننگی آنکھ سے دیکھنے کا فتویٰ ہے۔ تو اس لئے یہ دَور ایسا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ کے قائم کردہ قوانین کو خدا نے خود ہی بندوں کے لئے مُسَخّر فرما رکھا ہے اور نئی نئی باتیں جو ہمارے علم میں آرہی ہیں ان کو خدمت دین میں استعمال کرنا چاہیے۔

پس جماعت احمدیہ کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہوتے ہیں اور ابھی بھی یہاں ہو چکے ہیں یا ہر ملک میں ہوتے ہیں ان کی گواہی قطعی ہے کیونکہ ہم کبھی بھی ایسی گواہی کو قبول نہیں کرتے جہاں ننگی آنکھ سے چاند کا دیکھنا ممکن نہ ہو۔ جہاں یقینی ہو کہ اگر موسم صاف ہے تو چاند ضرور دکھائی دے گا وہاں قبول کیا جاتا ہے اور مہینوں کے جو دوسرے دن ہیں یا اس کا شروع اور آغاز، دوسرے مہینوں سے تعلقات، وہ ہمیشہ ٹھیک بیٹھتے ہیں اگر غلطی ہو تو بعض دفعہ عجیب سی غلطی بن جاتی ہے۔ بعض مہینے اس کے اٹھائیس دن کے رہ جاتے ہیں۔ اور اٹھائیس دن کا مہینہ ہو ہی نہیں سکتا، چاند کا۔ یہ کوئی فروری تو نہیں جو اٹھائیس دن کا آئے، چاند کا تو ہر مہینہ انتیس کا ہوگا یا تیس کا۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کا جو فیصلہ ہے وہ قطعی اور درست ہے۔ اور قرآن کریم کے عین مطابق ہے۔“

(خطبہ جمعہ، فرمودہ 19/جنوری 1996ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل، یکم نومبر 2002ء، صفحات 7تا8)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”خدائے تعالیٰ نے احکام دین سہل و آسان کرنے کی غرض سے عوام الناس کو صاف اور سیدھا راہ بتلایا ہے اور ناحق کی دقتوں اور پیچیدہ باتوں میں نہیں ڈالا۔ مثلاً روزہ رکھنے کے لئے یہ حکم نہیں دیا کہ تم جب تک قواعد ظنّیہ نجوم کے روسے یہ معلوم نہ کرو کہ چاند انیتس کا ہوگا یا تیس کا۔ تب تک رؤیت کا ہرگز اعتبار نہ کرو۔ (یعنی جو قواعد سائنسدانوں کی طرف سے اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ جو فلکیات کا یا ستاروں کا علم رکھتے ہیں انہوں نے جو قواعد بنائے ہیں ضروری نہیں کہ ان قواعد کی پابندی کی جائے اور اگر ان کے اندازے یہ کہتے ہیں کہ چاند انیتس کا ہوگا یا تیس کا تو اس کے مطابق عمل کرو اور چاند کو دیکھنے کی کوشش نہ کرو۔ رؤیت کا ہرگز اعتبار نہ کرو یہ غلط ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ نہیں ہوتا رؤیت کا ہرگز اعتبار نہ کرو) اور آنکھیں بند رکھو کیونکہ ظاہر ہے کہ خواہ نخواہ اعمال دقیقہ نجوم کو عوام الناس کے گلے کا ہار بنانا یہ ناحق کا حرج اور تکلیف مالا یطاق ہے۔ (بلاوجہ اسی بات پہ عمل کرنا کہ کیونکہ ہمیں اندازے یہ بتا رہے ہیں اس لئے اس کے علاوہ ہم اور کچھ نہیں کریں گے یہ بلاوجہ کی ایک تکلیف ہے۔) فرمایا کہ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے حسابوں کے لگانے میں بہت سی غلطیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ سو یہ بڑی سیدھی بات (ہے) اور عوام کے مناسب حال ہے کہ وہ لوگ محتاج منجم و ہیئت دان نہ رہیں (یعنی صرف ستاروں اور اجرام فلکی کا علم رکھنے والوں کے محتاج نہ رہیں) اور چاند کے معلوم کرنے میں کہ کس تاریخ نکلتا ہے اپنی رؤیت پر مدار رکھیں۔ صرف علمی طور پر اتنا سمجھ رکھیں کہ تیس کے عدد سے تجاوز نہ کریں۔ (چاند کو دیکھنا ضروری ہے۔ اگر دیکھنے کی کوشش کی جائے اور نظر نہ آئے تو پھر جو حساب کتاب ہے اس پہ بھی انحصار کیا جاسکتا ہے اور اس بات پہ بھی انحصار ہو کہ تیس دن سے زیادہ اوپر نہ جائیں۔ اور فرمایا کہ) اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقت میں عند العقل رؤیت کو قیاسات ریاضیہ پر فوقیت ہے۔ (عقل بھی یہ کہتی ہے کہ جو آنکھوں سے دیکھنا ہے اس کو صرف حسابی اندازے جو ہیں ان اندازوں پر بہرحال فوقیت ہے فرمایا کہ) آخر حکمائے یورپ نے بھی جب رؤیت کو زیادہ تر معتبر سمجھا تو اس نیک خیال کی وجہ سے بتائید قوت باصرہ طرح طرح کے آلات دوربینی و خوردبینی ایجاد کئے۔ (سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، جلد2، صفحات 192-193) جو یورپ کے پڑھے لکھے لوگ ہیں، عقلمند لوگ ہیں، سائنسدان ہیں انہوں نے اس بات کو معتبر سمجھتے ہوئے کہ دیکھنا جو ہے وہ بہرحال زیادہ اعلیٰ چیز ہے، اس خیال کی وجہ سے اپنے آلات بنائے ہیں۔ دُور بینیں بنائی ہیں جن کے ذریعہ سے وہ اجرام فلکی کو دیکھتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا بعض دفعہ حساب میں غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا اور اگر غلطی ہو جائے مثلاً اگر چاند ایک دن پہلے نظر آنا ثابت ہو جائے تو پھر کیا کیا جائے کیونکہ اس کا مطلب ہے ایک روزہ چھوٹ گیا۔ ہم نے ایک دن بعد شروع کیا اور چاند اس سے پہلے نظر آگیا اور ثابت بھی ہوگیا کہ نظر آگیا تھا۔ اس بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا۔ سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا کہ یہاں چاند منگل کی شام کو نہیں دیکھا گیا بلکہ بدھ کو دیکھا گیا ہے جبکہ رمضان بدھ کو شروع ہو چکا تھا۔ عام طور پر اس علاقے میں ہر جگہ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا۔ اس نے پوچھا کہ روزہ تو بدھ کو رکھا جانا چاہئے تھا۔ ہمارے ہاں پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا۔ اب کیا کرنا چاہئے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد ایک روزہ رکھنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 437۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ جو روزہ چھوٹ گیا وہ رمضان کے بعد پورا کرو۔“

(خطبہ جمعہ، فرمودہ 3/جون 2016ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل، 4/جون 2016ء، صفحات 5تا6)

https://www.alfazl.com/2021/04/13/29174/

صلٰوۃُ الاشراق، صلٰوۃُ الضُّحٰی، صلٰوۃُ الاَوَّابِیْن

نیزہ بھر سورج نکل آنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا اس کے بعد جب دھوپ اچھی طرح نکل آئے اور گرمی کچھ بڑھ جائے تو چار رکعت یا آٹھ رکعت پڑھنا۔ بعض روایات سے ثابت ہے پہلی دو رکعت کو صلٰوۃُ الاشراق اور اُس کے بعد کی نماز کو صلٰوۃُ الضُّحٰی کہا گیا ہے۔ صلٰوۃُ الاَوَّابِیْن بھی اسی نماز کا نام ہے۔ بعض کے نزدیک مغرب کے بعد جو نوافل ادا کیے جاتے ہیں انہی نوافل کا دوسرا نام صلٰوۃُ الاَوَّابِیْن (قیام اللیل شیخ محمد بن نصر مروزی صفحہ 57, 56) ہے۔ (فقہ احمدیہ، جلد اول، صفحہ 214)

حضرت میاں کرم دین بھیرویؓ کے لیے بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کے تبرکات

شفیق الرحمٰن ابن پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن مرحوم

ہمارے دادا جان حضرت کرم دین بھیرویؓ مرحوم جو کہ مکرم پروفیسر میاں عطاالرحمٰن مرحوم (تعلیم الاسلام کالج قادیان / ربوہ) کے والد محترم تھے کو ہم سے جدا ہوئے قریباً سو سال ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل میری بڑی ہمشیرہ امتہ اللطیف تسنیم (آسٹن، ٹیکس) نے ان کے ذکر خیر پر مشتمل ایک مضمون النور (جون، 2018ء) میں تحریر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عطا فرمائے۔ اُسی ذکرِ خیر کے تسلسل میں چند مزید واقعات تحریکِ دعا اور نیک یادوں کو محفوظ کرنے کے حوالے سے یکجا کر رہا ہوں۔ چند واقعات تاریخ احمدیت کی روشنی میں تصحیح کے بعد پیشِ خدمت ہیں۔ اس مضمون میں دادا جان مرحوم، پھوپھو جان محمد بی صاحبہ اور پھوپھا جان مولا بخش بھیروی مرحوم کا ذکرِ خیر کرنا چاہتا ہوں۔ تینوں ہمارے خاندان کے اوّلین صحابہ کرامؓ تھے۔

ابتدائی حالات

ہمارے دادا جان مرحوم بہت خاموش طبع نام و نمود سے بے نیاز بہت دعا گو اور متوکل انسان تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے (بحوالہ مخزنِ تصاویر صحابہ ID # 1TC5MLF)۔ انہوں نے 1894ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ہمارے آباء اجداد کا تعلق احمد آباد تحصیل پنڈ دادنخان سے تھا۔ جو کہ دریائے جہلم کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ ان کا تعلق اعوان قبیلہ سے تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی والدہ ماجدہ بھی اسی قصبہ سے تھیں۔ غالباً یہی باہمی محبت اور قدیمی تعلق دونوں خاندانوں میں دائمی عقیدت کا باعث بنا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دادا جان کو 'میاں کرم دین' کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ میرے والد مرحوم نے اسی نام کو اپنے لئے باعث اعزاز، برکت و افتخار سمجھا اور ساری عمر میاں عطاالرحمٰن کے نام سے پکارے گئے۔ ہمارے دادا جان مرحوم نے حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کی تحریک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ہماری دادی جان مرحومہ اس وقت ان کا ساتھ نہ دے سکیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر یہ تھی کہ امام الزمان کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر اولاد نرینہ کی نعمت نصیب نہ ہو گی۔ اس خواب کے بعد سات بیٹیوں کی ماں کو بیعت کی توفیق ملی۔ اور ہمارے ابا جان کی ولادت کی شکل میں خواب پورا ہوُا۔ حضرت اقدسؑ نے نومولود کو عطاء الرحمٰن 'نام عطا کرتے وقت دعاؤں سے نوازا۔ جس نے نہ صرف اس بچے کا بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کا مقدر بدل دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھائی لطف الرحمٰن کی وفات پر نماز جنازہ غائب پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2017ء میں ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

لطف الرحمٰن محمود جو کہ میاں عطاء الرحمٰن صاحب کے بیٹے تھے کا امریکہ میں 27 مئی 2017ء کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا تعلق بھیرہ سے تھا اور ان کے دادا حضرت میاں کریم دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جنہوں نے 1894ء میں بیعت کی تھی۔ اُن کی اہلیہ، اِن کی دادی طالع بی بی نے بیعت تو شاید اپنے خاوند کے ساتھ کر لی تھی لیکن پورا یقین شاید نہیں تھا۔ طالع بی بی ان کا نام تھا۔ انہوں نے ایک خواب دیکھی تھی اور ان کی خواب سن کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جس عورت کو یہ خواب آئی ہے مگر اس عورت کو مجھ پر کامل یقین نہیں ہے (کوئی خواب آئی تھی۔ اس سے یہ اظہار ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد پر، بعثت پر کامل یقین نہیں) فرمایا کہ "اگر وہ مجھ پر کامل یقین کرے تو خدا لڑکا عطا کرے گا"۔ چنانچہ پھر یہ قادیان دستی بیعت کے لئے گئے اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کو لڑکا عطا کیا جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عطاء الرحمن رکھا۔ یہ لطف الرحمٰن صاحب کے والد تھے۔

دادا جان مرحوم کا بھیرہ میں حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کے علاوہ اوّلین صحابہ کے ساتھ بہت قریبی اور عقیدت کا تعلق تھا۔ ان میں حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب، حضرت محمد دلپذیر صاحب بھیروی، حضرت قاضی غلام قادر صاحب، حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب (جو کہ حافظ مبارک احمد صاحب کے والدِ محترم تھے) اور حضرت غلام محی الدین صاحب (نقشہ نویس والدِ محترم میاں محمد شفیع صاحب مرحوم) شامل ہیں۔

حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب کی بھیرہ میں ذاتی مسجد تھی جو کہ "مسجد قاضیاں" کے نام سے مشہور ہے۔ اسی نسبت سے انہیں ہمیشہ ہمارے بزرگ حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب کہہ کر یاد فرماتے تھے۔ اب یہ مسجد غیر احمدیوں کے کنٹرول میں ہے۔ حضرت محمد دلپذیر صاحب مشہور پنجابی شاعر اور خطیب تھے۔ان کے خطبات بھیرہ میں بہت مشہور ہیں۔ آج بھی غیر احمدی اپنی مساجد میں ان کے خطبات بیان کرتے ہیں۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد قریبی رشتہ داروں نے بہت تنگ دلی اور بد خلقی کا سلوک کیا۔ حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کے مشورہ کے بعد ہمارے دادا جان فیملی کو لے کر بھیرہ منتقل ہو گئے۔ حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کی دعاؤں اور مشورہ کے ساتھ ہماری دو بڑی پھوپھیوں کی شادیاں بھیرہ کے مخلص اور دیندار گھرانے حضرت سیٹھ اللہ جیوایا صاحبؓ کے دو پوتوں (میاں مولا بخش صاحبؓ اور میاں اللہ بخش صاحب بھیرویؓ) سے طے پائیں۔ اس طرح دادا جان 1895ء میں ہجرت کر کے بھیرہ منتقل ہو گئے۔ اور محلہ حافظانہ میں سکونت اختیار کی۔ یہ محلہ قرآن کریم کے حفاظ پر مشتمل تھا۔

دادا جان مرحوم نمازوں اور خاص طور پر جمعہ کی نماز کے لئے اندرونِ شہر (بھیرہ) حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کے گھر سے ملحقہ مسجد میں جاتے تھے۔ انہی دنوں اندرون بھیرہ کے مشہور و معروف احمدی بزرگوں سے لکڑی کی نقش کاری (Wood Carving) کی مہارت بھی حاصل کی۔ ان دنوں انگریز سرگودھا شہر آباد کر رہے تھے۔ دادا جان ملازمت کے سلسلہ میں کچھ عرصہ سرگودھا بھی رہے جبکہ باقی فیملی بھیرہ ہی میں رہی اور یہ سلسلہ 1906ء تک جاری رہا۔

قبولِ احمدیت کے بعد ہمارے دادا جان مرحوم اکثر ہمارے بڑے پھوپھا جان، میاں مولا بخش صاحب بھیرویؓ (مخزنِ تصاویر۔ صحابہ ID# UAYCYY)، کے ساتھ قادیان تشریف لے جاتے۔ ہمارے دادا جان کافی ضعیف العمر ہو چکے تھے اس لئے سفر وہ پھوپھا جان کے ساتھ اختیار کرتے۔ جب بھی حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ یاد فرماتے یا کسی دینی مجلس کا اہتمام ہوتا تو قادیان تشریف لے جاتے۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کی تحریک پر بھیرہ کے اوّلین صحابہ اور نوجوانوں کے ساتھ لیکچر سیالکوٹ میں شمولیت کے لئے بھی گئے تھے۔

اس مضمون میں دادا جان مرحوم کے تین سفروں کا ذکر کروں گا۔ ان کا ذکر میں نے خود اپنی پھوپھو جان محمد بی مرحومہ سے سنا جو خود بھی صحابیہ تھی۔ اکثر تفاصیل ان کی روایات پر مبنی ہیں۔

سفر قادیان 1903ء

ہمیں بڑی پھوپھو جان محمد بی صاحبہ بتایا کرتی تھیں کہ دادا جان مرحوم 1903ء کے شروع میں پھوپھا حضرت میاں مولا بخشؓ کے ہمراہ حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کی تحریک پر قادیان گئے۔ اور کافی عرصہ قادیان میں مقیم رہے۔ دادا جان نے منارۃ المسیح کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شمولیت کی۔ 13 مارچ 1903ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منارۃ المسیح کا سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ جمعہ کا دن تھا۔ دادا جان مرحوم اور پھوپھا جان نے ابتدائی تعمیر میں رضاکارانہ حصہ لیا۔ منارۃ المسیح کی تعمیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ میں فنڈز کی کمی کی وجہ سے پوری نہ ہو سکی۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے دَور میں 1914ء اس کی دوبارہ تعمیر شروع ہوئی۔ آج یہ عظیم الشان منارۃ المسیح قادیان میں صداقتِ احمدیت کا زندہ نشان ہے (الحمدللہ)۔

یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمارے ان بزرگوں کو اس عظیم الشان نشان کی ابتدائی تعمیر میں بنفسِ نفیس شمولیت کی توفیق بخشی۔ مجھے پھوپھا مولا بخشؓ نے غالباً 1969ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بتایا تھا کہ وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر باغ اور قادیان کے بازار کی سیر کرانے لے جاتے تھے۔

سفر قادیان 1904ء

ہمارے دادا جان مرحوم 1904ء کے آغاز میں قادیان تشریف لے گئے اور قریباً چھ ماہ تک قیام کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وطن واپسی کی اجازت کے لئے حاضر ہوتے تو حضرت اقدسؑ قادیان میں قیام کا مشورہ دیتے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ دادا جان مرحوم کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی سات بیٹیاں تھیں اگر پڑوس میں کسی بچے کی پیدائش ہوتی تو وہاں کے توہم پرست لوگ ہماری دادی جان اور پھوپھیوں کو نومولود دیکھنے سے منع کر دیتے تھے۔ غالباً دادا جان مرحوم نے ان تکلیف دہ حالات کا ذکر حضرت اقدسؑ سے عرض کیا۔ دادا جان مرحوم قادیان میں حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب اور حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کے ساتھ قیام کیا کرتے تھے۔

وہاں کے حالات کے پیشِ نظر اور حضرت اقدسؑ کی دن رات کی مصروفیات کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدسؑ کے لئے ایک تخت پوش بنا کر پیش کرنے کی اجازت حاصل کی۔ تا کہ حضرت اقدسؑ اس پر بیٹھ کر وعظ اور نصیحت اور درس دے سکیں۔ لکڑی کا یہ تخت پوش آج بھی دارالمسیح کی دوسری منزل پر محفوظ ہے یہ گہری براؤن لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اب اس پر وارنش بھی کر دیا گیا ہے۔ اس پر دادا جان نے اپنا نام

”میاں کرم دین“ بھی کندہ کیا تھا۔ تاکہ حضرت اقدسؑ کی دعاؤں سے زیادہ سے زیادہ حصہ پائیں۔

میرے ایک ماموں زاد بھائی ملک طاہر احمد ابن ملک مبارک احمد مرحوم آف بھیرہ جو کہ آجکل اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ انہیں 1993ء میں جلسہ سالانہ قادیان جانے کا موقع ملا۔ دارالمسیح میں حضرت اقدسؑ کے تبرکات اور نوادرات کی زیارت کے لئے ایک گروپ نے (مولانا دوست محمد شاہد مرحوم، مولانا محمد اعظم اکسیر مرحوم اور مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں) کے ساتھ تخت پوش کی زیارت بھی کی۔ حضرت مولانا دوست محمد شاہد مرحوم نے تخت پوش کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ حضرت میاں کرم دین نے (جو کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے تھے اور ہجرت کر کے بھیرہ میں مقیم ہو گئے) نے حضرت اقدسؑ کے لئے بنایا تھا۔ اس پر انہوں نے اپنا نام کندہ کیا تاکہ حضرت اقدسؑ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مجھے اس تخت پوش کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ میں 2005ء میں جلسہ سالانہ قادیان گیا تھا۔ اور حضرت مرزا وسیم احمد سے تخت پوش کی زیارت کی اجازت چاہی تھی۔ مگر کسی مصلحت کی وجہ سے زیارت سے محروم رہا۔ انہوں نے کہا مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے یہ ممکن نہیں۔ اگر خدا نے توفیق دی تو میں اس کی زیارت کے لئے پھر قادیان کا سفر اختیار کروں گا۔ یہ تخت پوش ہمارے بزرگوں کی حضرت اقدسؑ سے دلی محبت اور پختہ تعلق کی نشانی ہے۔

اِس تخت پوش کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1994ء میں ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام میں کیا تھا۔ مجھے اس کی وڈیو نہیں مل سکی۔ دادا جان مرحوم کے حضرت اقدس المسیح الموعود علیہ السلام کے لئے حقیقی عشق اور خاص تعلق کی یہ نشانی آج بھی 120 سال گزرنے کے بعد بھی محفوظ ہے۔ (الحمدللہ)

دادا جان مرحوم جب حضرت اقدسؑ سے وطن واپسی کی اجازت طلب کرتے تو وہ قادیان میں مزید قیام کا مشورہ دیتے۔ دادا جان مرحوم کو یہ گمان گزرا کہ شاید حضرت اقدسؑ کا منشاء مبارک قادیان میں مستقل سکونت پذیر ہونے کا نہ ہو۔ دادا جان مرحوم نے حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ صاحب سے درخواست کی کہ وہ انہیں وطن واپسی کی اجازت لے دیں۔ ازراہِ شفقت حضرت اقدسؑ نے دادا جان کو چھ ماہ کے قیام کے بعد وطن واپسی کی اجازت دی اور بہت دعاؤں سے رخصت کیا۔ ساتھ یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا فرمائے گا۔ اور عطاء الرحمٰن نام تجویز فرمایا۔ حضرت اقدسؑ کی دعاؤں سے میرے والد مرحوم 1905ء میں بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ ہمارے دادا جان ان دنوں ملازمت کے سلسلہ میں سرگودھا میں مقیم تھے۔ حضرت مولوی دلپذیر صاحب مرحوم نے اس موقع پر ایک لمبی پنجابی نظم لکھی اور دادا جان کو مبارکباد دے بھیجی۔ یہ نظم ہماری سب پھوپھیوں کو زبانی یاد تھی اور وہ ہمیں اکثر سنایا کرتی تھیں۔

حضرت مولوی دلپذیر صاحب مرحوم بھیروی پنجابی کے مشہور شاعر اور عظیم خطیب تھے۔ ان کے خطبات بھیرہ میں بہت مشہور ہیں۔ مجھے ان کی قبر آج بھی یاد ہے جو کہ ان کے عقیدت مندوں نے بنوائی تھی۔ 1974ء کے بعد شر پسندوں نے ان کی قبر کا کتبہ مسمار کر دیا تھا۔ ممکن ہے جماعت نے ان کے مزاروں کی دیکھ بھال کا کوئی انتظام کیا ہو کیونکہ ان کی اولادیں تو بھیرہ سے باہر منتقل ہو چکی ہیں۔

سفر قادیان 1907ء

ہمارے دادا جان مرحوم کو حضرت اقدسؑ سے بے حد عقیدت تھی۔ آپ ہر سال ہی قادیان دعاؤں اور زیارت کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ ہماری منجھلی پھوپھو جان محمد بی کو غالباً 1906ء میں میعادی بخار ہؤا جس کے بد اثرات لقوہ کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ دادا جان مرحوم 1907ء کے شروع میں حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ سے مشورہ کرنے کے بعد پھوپھو جان کو لے کر قادیان روانہ ہو گئے۔ ہماری پھوپھو جان سات یا آٹھ سال کی عمر کی تھیں۔ دل میں خیال آیا ہو گا کہ حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ سے علاج کے علاوہ حضرت اقدس المسیح الموعود علیہ السلام سے دعاؤں کی درخواست کا موقع بھی مل جائے گا۔ حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ نے قادیان میں کچھ عرصہ رہ کر علاج کروانے کا مشورہ دیا۔ دادا جان اس عرصہ میں حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ (جو کہ گول کمرہ میں مقیم تھے) اور حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کے ساتھ رہے۔ حضرت اقدسؑ نے دادا جان کے لیے گول کمرہ سے ملحقہ کمرہ میں قیام کا انتظام فرمایا۔ ایک دن پھوپھو جان کھیلتے کھیلتے بچوں کے پاس آ گئیں۔ بچوں نے ان کے چہرہ کو دیکھ کر کچھ کہہ دیا ہو گا تو وہ بیٹھ کر رونے لگیں۔ غالباً سیڑھیوں میں بیٹھ کر رو رہی تھیں کہ ان کے رونے کی آواز سن کر حضرت اقدسؑ تشریف لائے اور پھوپھو جان کو اُٹھا کر اوپر تشریف لے گئے۔ غالباً آپ اس بچی کو پہچاننے لگے تھے۔ بچی کو دادا جان مرحوم کے پاس لے گئے میاں کرم دین آپ کی بچی رو رہی ہے۔ دادا جان نے بچی کو گود میں لیا اور متشکرانہ نگاہوں سے حضرت اقدسؑ کو دیکھا۔ ہماری اس پھوپھو نے لمبی عمر پا کر 1976ء میں وفات پائی۔ بھیرہ کے احمدیہ قبرستان میں مدفون ہیں۔ ہمارے والد مرحوم اکثر کہا کرتے تھے کہ منجھلی پھوپھو صحابیہ ہیں اور انہیں حضرت اقدسؑ نے گود میں اٹھایا تھا۔

پھوپھو جان محمد بی کہا کرتی تھیں کہ انہوں نے ناظرہ قرآن کریم حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ سے چھ ماہ میں قادیان میں مکمل کر لیا تھا۔ اسی قیام کے دوران حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کے بڑے صاحبزادے میاں عبدالحئی کی پہلی منگنی / نکاح کی رسم

میں شامل ہوئیں۔ حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ نے اپنی بیگم صاحبہ سے ہماری پھوپھو جان کے لئے سبز ریشمی سوٹ تیار کروانے کے لیے کہا۔ جب سوٹ تیار ہو کر بازار سے آیا تو بعد ملاحظہ حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ نے فرمایا کہ اس پر گوٹہ کناری نہیں لگا ہوُا الہذا دوبارہ بازار سے یہ کام کروایا گیا۔ اور ہماری پھوپھو جان نے یہ سوٹ پہن کر اس موقع پر شمولیت کی۔ یہ حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کی اعلیٰ ظرفی اور اہلِ وطن سے دلی محبت و عقیدت کا اظہار تھا۔ غالباً یہ میاں عبدالحیؒ کا پہلا نکاح تھا جو کہ حامدہ صاحبہ بنت حضرت پیر محمد منظورؓ سے ہوُا تھا۔ (تاریخ احمدیت، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 172۔ سیرت المہدی، حصہ سوم، صفحہ 63، روایت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ)۔ 30اگست 1907ء۔

حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کا خاص اظہارِ تعلق، باہمی محبت اور ہمدردی کا یہ سلوک ہمارے خاندان کے لئے قابلِ صد ستائش ہے۔ پھوپھو جان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے اعجاز اور حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کے علاج سے کلیّ طور پر شفایاب ہو گئیں دادا جان مرحوم نے حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کے ذریعہ وطن واپسی کی اجازت چاہی جو کہ حضرت اقدسؑ نے عطا فرمائی۔ وقتِ رخصت حضرت اقدسؑ نے ازراہِ شفقت تین تبرکات سے نوازا۔

حضرت اقدسؑ نے اپنا ایک مبارک کرتا عطاء فرمایا اور نصیحت کی کہ میاں کرم دین یہ قمیض اپنے ساتھ رکھنا حتیٰ کہ قبر میں ساتھ لے جانا۔ چنانچہ جب ہمارے دادا جان مرحوم 1925ء میں فوت ہوئے تو آپ کی وصیت کے مطابق یہ مبارک کرتا کفن میں رکھ کر سپرد خاک کر دیا گیا۔ ہمارے والد مرحوم ان دنوں ایم۔ ایس۔ سی کے امتحانات میں مصروف تھے اور رشتہ دار آپ کو بر وقت وفات کی خبر نہ دے سکے اور آپ محترم دادا جان کی تدفین میں شمولیت نہ کر سکے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دادا جان کو اپنا ایک فوٹو بھی عطا فرمایا۔ شاید اس کو دیکھ کر کوئی سعید الفطرت مسیح الزمانؑ کو پہچان سکے۔ دادا جان مرحوم نے اس فوٹو کو بہت محبت سے فریم کروایا۔ اور یہ مبارک فوٹو 116 سال سے ہمارے خاندان میں اسی فریم میں محفوظ ہے۔ جب تک ہمارے والد مرحوم حیات رہے یہ فوٹو ہمیشہ ان کے کمرہ میں آویزاں تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے دادا جان کو ایک کوٹ بھی عطاء فرمایا تھا۔ یہ تبرک آج بھی ہمارے پاس محفوظ ہے۔

ہمارے والد مرحوم کے ایک شاگرد ڈاکٹر مرزا محیّ الدین ابن حضرت مولانا واحد حسین گیانیؓ جو کہ آج کل کینیڈا میں مقیم ہیں۔ 1969ء میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے بعد لائلپور میں Radiation Center میں تعنیات ہوئے۔ ڈاکٹر موصوف نے اس مبارک کوٹ کو 1969ء میں تابکاری کے ذریعے سے محفوظ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ آئندہ ایک سو سال کے لئے محفوظ ہو گیا۔ اس کو پلاسٹک کے تھیلے میں محفوظ کر دیا گیا تا کہ زیادہ عرصہ تک محفوظ رہ سکے۔

دادا جان مرحوم کے بعد یہ تبرکات ہماری بڑی پھوپھو جان فاطمہ بی صاحبہ (اہلیہ حضرت میاں اللہ بخش بھیروی) کے پاس بطور امانت محفوظ رہے۔ 1936ء میں ہمارے والد تعلیم مکمل کرنے کے بعد گورنمنٹ تعلیمی ادارے سے منسلک ہوئے تو ہماری بڑی پھوپھو جان نے یہ تبرکات والد محترم کے حوالے کر دیے۔ ملازمت کے دوران ہمارے والد چکوال، شاہ پور، جہلم رہے۔ 1944ء میں سرکاری نوکری سے استعفیٰ دے کر بطور واقفِ زندگی قادیان چلے آئے۔ آپ کے رفقاء نے آپ کو بہت منع کیا مگر آپ کی تقرری تعلیم الاسلام کالج قادیان میں ہو چکی تھی آپ قادیان چلے آئے۔ اور حافظ مبارک احمد مرحوم بھیروی کے ساتھ دارالفضل قادیان میں رہائش پذیر ہوئے۔ حافظ مبارک احمد مرحوم جامعۃ المبشرین ربوہ میں حدیث کے ممتاز پروفیسر تھے۔ بعد میں سندھ میں جماعتی ذمہ داریوں اور خدمات میں مصروف رہے۔

ہجرت کے وقت 1947ء میں ہمارے والد محترم اِن دو تبرکات کو سینے سے لگائے لاہور آ گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ نے میرے والد اور حضرت مرزا ناصر احمد کو قادیان رہنے کی ہدایت فرمائی تھی۔ دونوں تقسیمِ ہند کے چھ ماہ بعد پاکستان آئے۔ دونوں تبرکات تاحیات والد محترم کے پاس جنوری 1982ء تک رہے۔ بعد میں تبرکات بھائی حبیب الرحمٰن ساحر کی نگرانی میں رہے، جو کہ 1984ء میں امریکہ منتقل ہونے پر ساتھ لے آئے۔ اور 2015ء تک یہ ان کے پاس رہے۔ انہوں نے کماحقّہٗ ان تبرکات کی نگہداشت کی اور اپنی نگرانی میں رکھا۔ 2015ء میں بھائی حبیب الرحمٰن شدید علیل ہو گئے علاج کے لئے انہیں ہیوسٹن ٹیکساس منتقل کیا گیا۔ MD Anderson Hospital میں زیر علاج رہے۔ وفات سے دو روز قبل انہوں نے یہ دونوں تبرکات ہمارے بڑے بھائی لطف الرحمٰن محمود کے سپرد کر دیے۔ بھائی صاحب محمود مرحوم نے تمام بہن بھائیوں کی موجودگی میں یہ تبرکات اس عاجز کو دے دیے۔ کہ آج سے تم ان کے نگران ہو۔ اور ساتھ ہی بزرگوں کی یہ نصیحت اور وصیت یاد دلائی کہ ان تبرکات کا

1۔ شرک ہر گز نہ کیا جائے۔

2۔ ان کے ٹکڑے ٹکڑے (خاص طور پر کوٹ کے) نہ کئے جائیں۔

3۔ بے وجہ نمائش اور دکھاوے سے اجتناب کیا جائے۔

ہمارے والد محترم نے کبھی بھی ان تبرکات کا ذکر کسی سے نہیں کیا تھا۔ 1969ء میں سلسلہ کے دو بزرگ (مولانا نسیم سیفی صاحب مرحوم اور مولانا بشارت

احمد بشیر سندھی صاحب) ہمارے گھر تشریف لائے۔ ابّا جان مرحوم نے اِن تبرکات کی زیارت کروائی تو انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ اپنی تحریر اِن تبرکات کے متعلق "دفتر تبرکات و نوادرات" میں جمع کروادیں۔ ہمارے والد مرحوم نے یہ تحریر متعلقہ دفتر میں 1969ء میں جمع کروادی۔ دو سال انتظار کے بعد میں نے تبرکات کمیٹی میں ان تبرکات کی رجسٹریشن اور تصدیق (Registration and Confirmation) کے سرٹیفیکیٹ کے لئے درخواست نئے سرے سے جمع کروادی ہے۔

ہمارے والد مرحوم بتایا کرتے تھے کہ متبرک کوٹ کی جیب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک چھوٹا سا نوٹ بھی ملا تھا جو کہ غالباً کسی کاتب کے نام ہدایت پر مشتمل تھا۔ چونکہ یہ تبرکات 1925ء تا 1936ء ہماری پھوپھو کے ہاں محفوظ تھے۔ انجانے میں یہ قیمتی نوٹ لاپتہ ہو گیا۔

میری نظروں سے قاری محمد شریف صاحب مرحوم کا ہماری منجھلی پھوپھو محمد بی صاحبہ (اہلیہ حضرت میاں محمد ابراہیم بھیروی) کا ذکرِ خیر پر مشتمل مضمون گزرا تھا۔ (الفضل 11 جون 1976ء، صفحہ نمبر 4)۔ مجھے اس مضمون کے پڑھنے کے بعد دو امور کی تصحیح ضروری محسوس ہوئی۔

پھوپھو جان محمد بی صاحبہ نے قادیان میں میاں عبدالحیٔ ابن حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ کے پہلے نکاح / منگنی کی رسم میں 30 / اگست 1907ء کو اپنے والد محترم کے ساتھ شرکت کی۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نکاح نہ تھا۔ اس کی تصحیح میں نے ضروری سمجھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تبرکات حضرت دادا جان مرحوم کو عطا فرمائے تھے۔ پھوپھو جان مرحومہ تو اس وقت 7/8 سال کی بچی تھیں۔ قاری محمد شریف مرحوم کے ذکرِ خیر سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ تبرکات پھوپھو جان کو بطور تحفہ عطا فرمائے گئے تھے۔

ہمارے دادا جان مرحوم بہت خاموش طبع، نام و نمود سے بے نیاز اور غیر معروف شخصیت تھے۔ حضرت مسیح الزمانؑ سے پختہ تعلق اور اخلاص کے اعتراف میں ان تبرکات سے نوازنا حضرت اقدس المسیح الموعود علیہ السلام کی کریمانہ شان کا ناقابلِ فراموش ثبوت ہے۔ ہمارا سارا خاندان اس اعزاز اور اظہارِ تعلق کا بے حد مشکور ہے۔ ہمارا خاندان گزشتہ 116 سال سے ان تبرکات سے فیض پا رہا ہے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تبرکات کو کماحقہ عزت و تکریم سے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے باعثِ برکت و افتخار ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ حضرت مسیح الزمانؑ کی جماعت سے وابستہ رکھے اور خلافتِ احمدیہ کے جاں نثاروں میں شامل فرمائے، آمین۔

رمضان مبارک

طاہرہ زرتشت نازؔ

اے اہلِ چمن تم کو یہ رمضان مبارک
لایا ہے یہ افضال کے باران مبارک

مانگو جو ملے گا، ہے بڑے جوش میں رحمت
بھر دے گا جو خالی ہیں وہ دامان مبارک

غفلت میں گزر جائیں نہ دن فضل و کرم کے
نعمت ہیں یہ دن اُس کے یہ احسان مبارک

موقع ہے کہ اعمال کو ، ہم اپنے سنواریں
صیام کے حاصل کریں فیضان مبارک

تقوٰی پہ ہے موقوف ہر اِک شخص کی بخشش
دیتا ہے خبر ہم کو یہ قرآن مبارک

قرآن پڑھیں معنٰے و مفہوم کو سمجھیں
ہے اس میں ہی ہر درد کا درمان مبارک

دیتا ہے جواب اس کو، جو کوئی بھی پکارے
ہے میرے خدا کا یہی فرمان مبارک

وہ کام کریں جس سے خدا ہم سے ہو راضی
ہم کو بھی ملے اُس کی یہ رضوان مبارک

سُن لے مرا خالق جو سبھی میری دعائیں
ہو نازؔ کے ہر درد کا درمان مبارک

مسیح کے آنے کا اِنتظار۔ کب تک؟

زاہدہ ساجد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نزول مسلمانوں اور غیر مذاہب کے لئے یکساں اہمیت رکھتا ہے۔ اِس بات پر تو سب اتفاق کرتے ہیں کہ یہ نزول اُس وقت ہو گا۔ جب یہ دنیا انسان کے اپنے خود غرضانہ رویہ کے نتائج میں شدید بحرانوں کا شکار ہو گی۔ یہ زمانہ جنگوں، بیماریوں، قدرت کی بھیجی ہوئی آسمانی اور زمینی آفات کا زمانہ ہو گا۔

لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد سے لے کر مسیح کے دوبارہ موعود ہونے تک کے درمیانی زمانہ میں کیا ہو گا۔ اور وہ کون سا زمانہ ہو گا۔ اُن تفاصیل پر سب اختلاف کرتے ہیں۔ اسلام اور عیسائیت میں اس اختلافات رائے کی بناء پر بہت سے نئے فرقے قائم ہوئے۔ بہت سے آئے جنہوں نے جھوٹے دعوے کیے اور نیست و نابود ہو گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ لیکچر لاہور (3 ستمبر 1904ء) میں فرماتے ہیں:

”سو مَیں زور سے کہتا ہوں کہ میرا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اِسی شان کا ہے کہ ہر ایک پہلو سے چمک رہا ہے۔ اوّل اِس پہلو کو دیکھو کہ میرا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کا اور نیز مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونے کا قریباً ستائیس برس سے ہے۔ یعنی اس زمانہ سے بھی بہت پہلے ہے کہ جب براہین احمدیہ ابھی تالیف نہیں ہوئی تھی۔ اور پھر براہین احمدیہ کے وقت میں وہ دعویٰ اسی کتاب میں لکھ کر شائع کیا گیا جس کو چوبیس برس کے قریب گزر چکے ہیں۔

اب دانا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ جھوٹ کا سلسلہ اس قدر لمبا نہیں ہو سکتا اور خواہ کوئی محض کیسا ہی کذّاب ہو وہ ایسی بدذاتی کا اس قدر دور دراز مدّت تک جس میں ایک بچہ پیدا ہو کر صاحبِ اولاد ہو سکتا ہے طبعًا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ ماسوائے اس کے اس بات کو کوئی عقلمند قبول نہیں کرے گا کہ ایک شخص قریباً ستائیس برس سے خدا تعالیٰ پر افترا کرتا ہے اور ہر ایک صبح اپنی طرف سے الہام بنا کر اور محض اپنی طرف سے پیشگوئیاں تراش کر کے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے اور ہر ایک دن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کیا ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے۔ حالانکہ خدا جانتا ہے کہ وہ اس بات میں جھوٹا ہے۔ نہ اس کو کبھی الہام ہوا اور نہ خدا تعالیٰ اُس سے ہمکلام ہوا۔ اور خدا اس کو ایک لعنتی انسان سمجھتا ہے مگر پھر بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی جماعت کو ترقی دیتا ہے۔ اور ان تمام منصوبوں اور بلاؤں سے اُسے بچاتا ہے جو دشمن اس کیلئے تجویز کرتے ہیں۔ پھر ایک اَور دلیل ہے جس سے میری سچائی روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے اور میرا منجانب اللہ ہونا بپایۂ ثبوت پہنچتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا یعنی براہین احمدیہ کے زمانہ میں جبکہ میں ایک گوشۂ تنہائی میں اس کتاب کو تالیف کر رہا تھا اور بجز اس خدا کے جو عالم الغیب ہے کوئی میری حالت سے واقف نہ تھا تب اس زمانہ میں خدا نے مجھے مخاطب کر کے چند پیشگوئیاں فرمائیں جو اسی تنہائی اور غربت کے زمانہ میں براہین احمدیہ میں چھپ کر تمام ملک میں شائع ہو گئیں۔“ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20، صفحات 188 تا 189)

مضمون کا مرکزی نقطہ نظر

یہاں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِس مضمون کو لکھنے کے مرکزی نقطۂ نظر کو واضح کر دیا جائے۔ مضمون کا مرکز وہ پیش گوئیاں ہیں جو عیسائی یا یہودی مذہب سے تعلق رکھنے والوں نے کیں۔ اُن کا تذکرہ وقت کی ترتیب (Chronological Order) کے مطابق ہے۔ اِس مضمون میں صرف اُن پیشگوئیوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو قادیان (انڈیا) میں حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دعویٰ مسیحیت کا زمانہ بتاتا ہے۔ مقصد یہ باور کروانا ہے کہ مغربی خطے میں جب عیسائیت کی دنیا تواریخ کے تعین میں الجھی ہوئی تھی اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گوہرِ نادر کو مشرق میں اتار چکا تھا مگر پھر بھی اندھوں کو روشنی نظر نہیں آتی۔

پیو تحقیقاتی ادارے (Pew Research Center) کے 2010ء کے اعداد و شمار کے مطابق 41 فیصد امریکی عیسائی یہ خیال کرتے ہیں کہ مسیح کو 2050ء تک آجانا چاہیے۔ اگرچہ یہ اعداد وَقت کے اعتبار سے کچھ پرانے معلوم ہوتے ہیں مگر یہ ضرور ظاہر کرتے ہیں کہ ایک بڑی تعداد عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی اب بھی اس انتظار میں ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور نہ صرف روحانی تربیت کریں گے اور دنیاوی آفات سے بھی نجات دلائیں گے۔ بلکہ یہ زمانہ دنیاوی امن اور خوشحالی کا زمانہ ہو گا۔

مسیح کے نزولِ ثانی کے متعلق عیسائی علماء کی پیش گوئیاں

عیسائی فرقوں کی پیش گوئیوں میں؛

- مسیح کے آنے سے پہلے کا سات سال کا عرصہ سخت اضطراب اور مصائب کا زمانہ ہو گا۔اس میں خاص طور پر " جنگیں، جنگوں کی افواہیں، وبائی امراض اور زلزلوں کا مختلف جگہوں پر آنا" نمایاں طور پر ہو گا۔
- مسیح کا نزولِ ثانی یا تو روحانی ہو گا یا جسمانی، مختلف فرقوں میں اختلافِ رائے ہے۔
- مسیح کی حکومت ایک ہزار سال تک ہو گی۔ یہ امن اور خوشحالی کا زمانہ ہو گا۔ تفاصیل پر اختلاف ہے۔
- مسیح کی حکومت کا قیام کیسے ہو گا۔ کیا مسیح کی واپسی روحانی ہو گی یا جسمانی۔ اسے دو گرہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔کچھ کا عقیدہ ہے کہ مسیح خود آکر شیطان کو جکڑے گا اور دنیا کو برائی سے پاک کر کے امن کا گہوارہ بنادے گا۔ جبکہ دوسرا اس بات پر قائم ہے کہ مسیح کی یہ حکومت آسمانی ہو گی چرچ اُس کی نمائندگی کرتے ہوئے اس کے لیے کام کرے گا۔
- فرقوں کی اکثریت بائیبل کے حوالے سے اِس بات پر اتفاق کرتی ہے کہ مسیح 1260 سال کے بعد دنیامیں آئیں گے کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تاریخ پیدائش پر اتفاق نہیں ہے۔ اس شبہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ زمانہ 44-1843ء کے لگ بھگ بنتا ہے۔ چھ سے نو سال تک کی جمع تفریق ہوسکتی ہے۔ (The Case of Missing Messiah)
- اُنیسویں اور بیسویں صدی میں مسیح کے دوبارہ ظہور کی پیشگوئیاں تو بے شمار ہیں۔ اس مضمون میں صرف انیسویں صدی کی چند پیشگوئیوں کا ذکر درجِ ذیل ہے۔ مقصد اس بات کو باور کرانا ہے کہ جب مغربی خطے میں پے درپے مسیح علیہ السلام کے دوبارہ نزول کا معمہ حل کرنے میں صلاحیتیں صرف ہو رہی تھیں۔ اللہ جل شانہ اپنے وعدے کے مطابق مشرق کے ایک غیر معروف علاقے (قادیان، انڈیا) میں حضرت مرزا غلام احمد کو بار بار یہ خبر دے رہا تھا کہ تو ہی وہ موعود ہے جس کا میں نے وعدہ کیا تھا۔

میتھوڈسٹ تحریک (Methodist Church)

1720ء کی دہائی میں اس فرقے کا آغاز ہوُا۔ ان کے عقیدے میں 1936ء میں ایک ہزار سال کی ابتداء ہونی تھی۔اِن کا عقیدہ ہے کہ اس موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا روحانی ہے جسمانی نہیں۔

جان ویزلی(John Wesley)،چارلس ویزلی (Charles Wesley)اور اُن کے کچھ دوست روزانہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں اپنے مسیحی عقائد کو مضبوط کرنے کے لیے باقاعدہ اکٹھے ہوتے تھے۔ دوسرے عیسائی فرقوں کی طرف سے اُن کے عقائد سے اختلاف اور اعمال کے لئے جوابدہ ٹھہرانے کے "طریقۂ کار" کی وجہ سے ان کو "Methodistsکا ایک نیا فرقہ" کا نام دے کر طنز کیا جاتا تھا۔

https://globalmethodist.org/what-we-believe/

نئے عہدنامہ میں پال کے حوالے سے 15-1 کرنتھیوں میں لکھا ہے کہ موت کے بعد دوبارہ اُٹھایا جانا محض اس جسمانی جسم کو زندہ کرنا نہیں ہے جو دفن کیا گیا تھا، بلکہ ایک روحانی جسم ہے۔ روحانی جسم کسی نہ کسی طرح اب بھی "ہم" میں ہے، لیکن بہت مختلف ہے اور اس سے کہیں زیادہ صلاحیتوں سے بھرا ہوا ہے جو پہلے آیا تھا۔

(مفہوم) جو بویا ہے وہ فنا ہے۔ جو اٹھایا جاتا ہے وہ لازوال ہے۔ بے عزتی میں بویا جاتا ہے۔ یہ جلال میں اٹھایا گیا ہے۔ یہ ایک جسمانی جسم بویا جاتا ہے۔ یہ ایک روحانی جسم اٹھایا گیا ہے۔ (I Corinthians 15:42b-44, NRSV)

متحدہ میتھوڈسٹ چرچ کی کتاب قوائد و ضوابط کے آرٹیکل III میں لکھا ہے کہ (مفہوم) مسیح واقعی مُردوں سے جی اُٹھا، اور اپنے جسم کو دوبارہ لے لیا، اُن تمام چیزوں کے ساتھ جو انسان کی فطرت کے کمال سے متعلق ہیں، جس کے ساتھ وہ آسمان پر چڑھ گیا، اور وہیں بیٹھا رہا جب تک کہ وہ آخری دن تمام لوگوں کا فیصلہ کرنے کے لیے واپس نہ آئے۔

ولیم ملر (William Miller, Millerites)

ولیم ملر نے بائیبل سے دنوں کا حساب لگا کر دعویٰ کیا کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں 44-1843ء کے لگ بھگ آئیں گے۔ تاریخ میں ولیم ملر کے پیروکار Millerites کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

ولیم ملر (15 فروری 1782ء-20 دسمبر 1849ء)۔ ایک امریکی پادری تھا جس نے 19ویں صدی کے وسط میں شمالی امریکہ میں ایک مذہبی تحریک کا آغاز کیا۔ اُس نے بائیبل کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہوُا تھا۔ ڈینیئل (Daniel) کی پیش گوئیوں کے علامتی معنیٰ سمجھنے کے لئے اس نے برسوں اس کے مطالعہ میں گزارے۔

اس کی یہ پہلی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ ولیم ملر کی پیروی کرنے والوں نے بہت سے نئے فرقے بنالیے۔ اور انہوں نے اپنے الگ سے دعوے کرنے شروع کر دیئے۔ ان نئے فرقوں میں ایڈونٹ کرسچن ، سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ اور دیگر ایڈونٹسٹ شامل ہیں۔ تاریخ میں اس واقعہ کو "عظیم ناکامی" (Great Disappointment) کانام دیا ہے۔

یہاں قابلِ ذکر 'باب ازم' بھی ہے۔ اِس کی بنیاد علی محمد (20 اکتوبر 1819ء-9 جولائی 1850ء) نے رکھی جو بہائی عقیدے کی تین مرکزی شخصیات میں سے ایک تھا۔ دوسرے دو بہاء اللہ (بہائی تحریک کے بانی) اور ان کا بیٹا عبد البہا تھے۔

باب اِزم، کے پیروکاروں کا دعویٰ ہے کہ سال 1844ء کے بارے میں ملر کی پیشین گوئی درحقیقت درست تھی، اور اس سے مراد باب کی آمد ہے۔ اس کے پیروکاروں نے اِسے باب کا نام دیا جس کا مطلب "دروازہ" ہے "مراد آنے والے امام کا پیشرو"۔ ان کے عقیدے کے مطابق باب (محمد علی) کا وہی مقام ہے جو یہودیت میں ایلیاہ یا عیسائیت میں جان دی بپٹسٹ کا ہے۔ باب پر ارتداد کا الزام لگا کر ایرانی حکومت نے اسے سزائے موت دے دی۔

جان رو (John Wroe)

جان رو ایک برطانوی شہری تھا۔ جس کا دعویٰ تھا کہ مسیح کے آنے کے ہزار سال 1863ء میں شروع ہونگے۔ اس نے یہ دعویٰ اپنے خوابوں کے ایک طویل سلسلے کے نتیجہ میں کیا۔ 1820ء میں اس نے کرسچئین اسرائیلی چرچ (Christian Israelite Church) کی بنیاد رکھی۔ ان کے عقیدے کے مطابق دو قیامتیں ہوں گی۔ پہلی قیامت کے بعد ہر کوئی زندہ ہوگا، لیکن صرف وہی لوگ جنہوں نے موسیٰ کے قانون اور انجیل کے احکام پر عمل کیا نجات حاصل کریں گے۔ لیکن بدکار اور توبہ نہ کرنے والے دوسری موت مریں گے اور ایک ہزار سال سزا پانے کے بعد وہ دوبارہ زندہ ہوں گے اور روحانی اور دنیاوی زندگی میں کم درجے پر ہوں گے۔ یسوع مسیح دوبارہ اس زمین پر واپس آئے گا، شیطان کی طاقت کو زیر کرے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حکومت کرے گا۔ (مکاشفہ (Revelation)، 19 اور 20)

یہ وعدہ خاص طور پر اسرائیلیوں سے ہے۔ چرچ کا مقصد کھوئے ہوئے دس قبیلوں کو بیدار کرنا اور ان کو ان کے اس خاص ورثہ سے آگاہ کرنا ہے۔

جوزف سمتھ۔ (Joseph Smith)

جوزف سمتھ نے 6 اپریل 1830ء کو باقاعدہ طور پر "سینٹ کے بعد کے دن کی تحریک" کا آغاز کیا۔ اس تحریک کا قیام سمتھ کی نئی شائع شدہ "کتاب آف مورمن" میں پائے جانے والے نظریات، قواعد و ضوابط کو نافذ کرنے پر رکھی گئی تھی۔

ابتداء میں چرچ کو "عیسیٰ کا چرچ" کا نام دیا گیا۔ یہ بعد میں "چرچ آف جیسس کرائسٹ آف لیٹر ڈے سینٹس" بن گیا۔ اس کے پیروکار "مورمنز" کہلائے۔

"نظریہ اور عہد" کے سیکشن 130 میں جوزف سمتھ نبی کی طرف سے 2 اپریل 1843ء کو دی جانے والی ہدایات کے علاوہ اس کا ایک خواب بھی درج ہے۔ لکھا ہے کہ (ترجمہ) میں ایک بار بہت دلجمعی سے دعا کر رہا تھا کہ ابن آدم کے آنے کا وقت معلوم ہو، جب میں نے سنا، "یوسف، میرے بیٹے، اگر تم پچاسی سال کی عمر تک زندہ رہو گے، تو تم ابن آدم کا چہرہ دیکھو گے، لہٰذا یہ کافی ہے، اور مجھے اس معاملے میں مزید پریشان نہ کرنا۔"

جوزف اسمتھ دسمبر 1805ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس تاریخ کے مطابق مسیح کے ظہور کا یہ وقت 1890ء بنتا تھا۔

سیکشن 30، میں اسمتھ نے اعلان کیا کہ خدا نے مغربی مسوری کو اس جگہ کے طور پر نامزد کیا ہے جہاں مسیح کی دوسری آمد ہو گی۔ اس اعلان کے بعد میسوری مورمن عقائد کو قائم کرنے اور صیہون "Zion" کے قیام کا مرکز بن گیا۔

اسحاق نیوٹن، Isaac Newton

نیوٹن کو بائبل کی پیشگوئیوں میں خصوصی دلچسپی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ بائبل میں 1620 کا ہندسہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ گہری جانچ اور حساب کتاب کے بعد اس نے یہ دعویٰ کیا کہ مسیح علیہ السلام کے ظہورِ ثانی کا وقت 2060ء ہے۔ اُس نے اپنے دعویٰ میں اس وقت کا آغاز 800ء سے کیا اس سال شارلمین اور پوپ لیو III نے اقتدار میں شراکت داری کا معاہدہ کیا اور مقدس رومن سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

تمّت بالخیر

"مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور اس الہام کے مطابق کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے مجھے کہا۔ جو آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں۔ جس کے کان ہوں وہ سنے اور جس کی آنکھ ہو وہ دیکھے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رؤیت کی گواہی دی۔ دونوں باتیں ہوتی ہیں قول اور فعل۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا قول اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل موجود ہے۔ شبِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو دیگر گزشتہ انبیاء کے درمیان دیکھا۔ ان دو شہادتوں کے بعد تم اور کیا چاہتے ہو؟ " (ملفوظات، جلد چہارم، صفحات 492-493، ایڈیشن 1988ء مطبوعہ ربوہ)

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دِیا

(محاسن قرآن کریم، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ)

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی خبریں

جماعت لٹمنگے سینیگال میں مسجد محمود کا افتتاح

لٹمنگے میں جماعت کو ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جماعت لٹمنگے

سینیگال کی ابتدائی جماعتوں میں سے ایک ہے جہاں مخالفین جماعت کی طرف سے جماعت کی مخالفت میں ہر سال کانفرنس کی جاتی ہے۔ مخالفین کی طرف سے پیدا کردہ نامساعد حالات اور شر انگیزی کے باوجود احباب جماعت نہ صرف اپنے ایمان پر ثابت قدم ہیں بلکہ مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔

جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں میں لگ بھگ ایک ایکڑ جگہ پر نئی مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی، مسقف حصہ 260/ مربع میٹر ہے یہ لٹمنگے کے خارجی راستہ اور قریب کے کئی دوسرے گاؤں کی گزر گاہ پر موجود ایک بلند جگہ پر واقع ہے۔ مسجد اپنے اونچے سفید اور سنہری میناروں کی وجہ سے دور ہی سے ایک خوبصورت منظر پیش کرتی ہے، یہ منظر ہر راہگیر کا دل موہ لیتا ہے۔ یہ مسجد تعمیراتی لحاظ سے بھی یہاں کی منفرد مسجد ہے جس کا اظہار ہر اپنے اور مخالف نے بھی کیا۔ کاشف جاوید مبلغ سلسلہ وریجنل مشنری کاؤلک کی نگرانی میں مسجد کے تعمیراتی کام کا آغاز مارچ 2023ء میں ہوا اور اللہ کے فضل سے نومبر 2023ء کے پہلے ہفتہ میں مکمل ہوُا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مسجد کا نام ”مسجد محمود“ عطا فرمایا ہے۔ 10/ نومبر 2023ء بروز جمعۃ المبارک مکرم ناصر احمد سدھو صاحب امیر جماعت احمدیہ سینیگال و مشنری انچارج نے اس علاقہ کے ائمہ اور ریجنل عاملہ کے ہمراہ فیتہ کاٹ کر اور دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے جمعہ کی امامت کروائی۔ خطبہ میں آپ نے مسجد کے مقاصد و حقوق بیان کیے اور بتایا کہ مساجد ہر ایک کے لیے امن کا پیغام اور سلامتی کی جگہ ہیں۔

افتتاح کے موقع پر قریبی دیہات کے افراد کے علاوہ دیگر ریجنز کے مبلغین و احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔ اس بابرکت موقع پر بعد از نماز جمعہ امیر صاحب سینیگال نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا بھی لگایا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس مسجد کی تعمیر کا خرچ مرزا اسماعیل بیگ صاحب (حال مقیم ٹورانٹو، کینیڈا) نے اپنے والدین مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم، محترمہ زبدۃ النساء صاحبہ مرحومہ اور اہلیہ محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ادا کیا۔ مکرم مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب کا تعلق گوجرہ کے ایک مخلص احمدی گھرانے سے ہے۔ سارا خاندان خلافت احمدیہ سے عشق کی حد تک تعلق رکھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو بھی خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص کا تعلق جاری رکھنے والا بنائے۔ آمین۔

(رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

https://www.alfazl.com/2024/01/16/88050/

بیلجیم میں احمدی نوجوانوں نے نئے سال کا آغاز قومی صفائی کی تحریک سے کیا

آصف بن اویس صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیم، بتاتے ہیں کہ اس سال بھی انہوں نے نئے سال کی صبح قومی رضاکارانہ صفائی مہم کی روایت کو جاری رکھا۔ اس مہم کا اہتمام کرتے ہوئے اب 16 سال ہوگئے ہیں۔

خدام، دیگر جماعت کے ارکان کے ساتھ، اپنی اپنی مساجد اور نماز مراکز میں جمع ہوئے اور تہجد کی نماز باجماعت ادا کی۔ خدام اپنی اپنی مساجد اور صلوٰۃ مراکز میں نماز باجماعت تہجد کے لیے حاضر ہوئے پھر نماز فجر، درس اور ناشتہ کے بعد خدام اور دیگر حاضر ممبران اپنی مقامی کمیونٹیز (Communities) کی سڑکوں پر نکل آئے اور رضاکارانہ طور پر صفائی کی۔

مسجد خدام الاحمدیہ بیلجیم کی تمام 14 مجالس نے اس مہم میں حصہ لیا۔ بیلجیئم کے 17 شہروں بشمول برسلز، اینٹورپ، اوسٹینڈے، ہاسلٹ اور لیج کی سڑکوں اور عوامی علاقوں کو صاف کیا گیا۔ اس مہم میں قریباً 450 ممبران نے حصہ لیا۔

انتخابی مہم کے دوران ولبیک، سنٹ ٹروڈن، ٹرن ہاؤٹ اور یوپین سمیت کئی شہروں کے میئرز نے شرکت کی اور جماعت کی خدمت پر تشکر اور خوشی کا اظہار کیا۔ بیلجیم کے دس ذرائع ابلاغ نے صفائی مہم کے بارے میں خبریں شائع کیں۔ اس کے علاوہ دو ریڈیو انٹرویوز بھی ہوئے۔

(ترجمہ، ماخوذ از New Year's national clean-up organised by Belgian Ahmadi youth (alhakam.org))

فلسطین کے مظلومین کے لیے جماعت احمدیہ مالٹا کی عاجزانہ مساعی

فلسطین میں جاری مظالم کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی اور خطبات جمعہ کی روشنی میں جماعت احمدیہ مالٹا کو جس مساعی کی توفیق ملی اس میں چیریٹی ایونٹ میں شمولیت، اخبارات میں مضامین، ریڈیو اور ٹیلیویژن انٹرویوز شامل ہیں۔

☆… تین مقامی اخبارات میں کُل چار مضامین لکھنے کی توفیق ملی۔

☆… ٹیلیویژن پر چار اور ریڈیو پر ایک انٹرویو دیا گیا جن کا کُل دورانیہ 130/ منٹ سے زائد ہے۔

☆… جماعتی تبلیغی رسالہ Id-Dawl میں تفصیلی مضمون بعنوان In war, no one wins (جنگ میں کسی کی جیت نہیں ہوتی) شائع کیا۔

https://www.alfazl.com/2024/01/06/87362/

آئیوری کوسٹ کے شہر بونڈوکو میں دو مساجد اور ایک مشن ہاؤس کا افتتاح کیا گیا۔

8 دسمبر 2023: علاقائی مشن ہاؤس کا افتتاح

ایک علاقائی مشن ہاؤس کا باضابطہ افتتاح ایک تقریب میں کیا گیا جس میں امیر اور مشنری انچارج عبدالقیوم پاشا صاحب سمیت مختلف معززین نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز جماعت احمدیہ کے تعارف سے ہوا، جس کے بعد سول حکام کو جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ قابل ذکر حاضرین میں شہر کے چیف امام، پولیس کمشنر اور نائب میئر شامل تھے۔ تقریب کا اختتام دعائیہ کلمات سے ہوا۔

8 دسمبر 2023: بیت النعیم مسجد کا افتتاح

بیت النعیم مسجد کا افتتاح ایک تقریب کے ذریعے کیا گیا جس میں آئیوری کوسٹ کے امیر اور مشنری انچارج اور ان کے وفد، ڈپٹی گورنر اور گورنر کے نمائندے سمیت 140 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، اس کے بعد فرانسیسی اور کولانگو میں ترجمہ اور عربی قصیدہ پیش کیا گیا۔ ایک مقامی مشنری نے مقامی زبان میں جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بالو احمد صاحب، ایک مقامی مشنری نے "اسلام امن کا مذہب ہے" کے عنوان سے تقریر کی۔ امیر کی تقریر مسجد کی تعمیر کی اہمیت اور اس سے وابستہ ذمہ داریوں پر مرکوز تھی۔ ڈپٹی گورنر نے جماعت احمدیہ کی انسانی ہمدردی کی کوششوں کا اعتراف کیا اور ان کی تعریف کی۔ تقریب کا اختتام دعائیہ کلمات سے ہوا۔

10 دسمبر 2023: بیت الثناء مسجد کا افتتاح

بیت الثناء مسجد کا افتتاح بھی اسی طرح پر وقار تھا، جس میں آئیوری کوسٹ کے امیر اور مشنری انچارج، گورنر کے نمائندے، ڈپٹی گورنر، ڈپٹی میئر اور چیف امام سمیت 300 سے زائد حاضرین نے شرکت کی۔ تقریب میں گزشتہ روز کے ڈھانچے کی عکاسی کی گئی، جس میں قرآنی تلاوت، اس کے بعد ترجمے اور ایک مقامی مشنری کا احمدیت کا تعارف پیش کیا گیا۔ امیر نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت اور احمدیوں کی ذمہ داریوں پر گفتگو کی۔ ڈپٹی گورنر نے جماعت احمدیہ کے انسانیت سوز کاموں کی تعریف کی اور کمیونٹی کی ذاتی تعریف کی۔ تقریب کا اختتام دعائے خیر کے ساتھ ہوا اور اس کی کوریج ایک قومی اخبار کے نامہ نگار نے کی۔

بندوکوریجن میں یہ افتتاحی تقریبات آئیوری کوسٹ میں جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی موجودگی اور مثبت اثرات کی عکاسی کرتی ہیں، جو مقامی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتے ہوئے مذہبی مکالمے کو فروغ دے رہی ہیں۔(ماخوذاز https://www.alfazl.com/2024/01/02/86965/)

فلسطینی مظلومین، یمن اور پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک

☆...اللہ تعالیٰ ان مسلمان ملکوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کا فساد بھی ختم ہو۔

☆...اللہ تعالیٰ ہر ملک میں احمدیوں کی حفاظت فرمائے اور دنیا اس حقیقت کو پہچان لے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیے بغیر ان کے لیے کوئی راستہ باقی نہیں ہے۔

☆...دنیا کی بقا اسی میں ہے کہ اللہ کو پہچانیں اور اللہ کے بھیجے ہوئے کو مانیں۔

(2؍فروری 2024ء، اسلام آباد، ٹلفورڈ) امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

اس وقت جیسا کہ میں عموماً کہتا ہوں فلسطین کے عمومی حالات کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔ سنا ہے کہ شاید غزہ میں تو جنگ بندی کی کوشش ہو رہی ہے۔ شاید اسرائیلی حکومت بھی کچھ حد تک مان جائے، لیکن لبنان کی سرحد کے ساتھ جنگ بھڑکنے کے امکانات زیادہ بڑھ رہے ہیں اور اس کا اثر جو ہے پھر ویسٹ بینک کے فلسطینیوں پر بھی ہو گا۔

مغربی حکومتوں میں انصاف کا کوئی نام و نشان ہی نہیں۔ اب تو ان کے اپنے لکھنے والے مزید کھل کر لکھنے لگ گئے ہیں کہ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے۔ امریکہ کے لیڈر صرف اپنی معیشت بہتر کرنے کے لیے ان جنگوں کو ہوا دے رہے ہیں اور اسی وجہ سے ان کی آمد بڑھ رہی ہے کیونکہ ان کے اسلحہ کے کارخانے زیادہ پیداوار دے رہے ہیں۔ اب تو ان کے اپنے تجزیہ نگار بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ امریکہ اپنی اکانومی کو بہتر کرنے کے لیے یہ جنگ کو طول دینے کی کوشش کر رہا ہے اور دنیا میں فساد پھیلا رہا ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی پکڑ سے یہ لوگ بچ نہیں سکتے۔ احمدی بہرحال اپنی دعاؤں اور رابطوں سے تباہی سے بچنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

https://www.alfazl.com/2024/02/02/89322/

سانحۂ ارتحال

انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم صلاح الدین عودہ، ممبر کبابیر جماعت 31 جنوری 2024ء کو 85 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعوْنَ۔

مکرم صلاح الدین عودہ صاحب' مکرم شریف عودہ (امیر جماعت احمدیہ کبابیر)، مکرم منیر عودہ صاحب، (ڈائریکٹر M.T.A انٹرنیشنل پروڈکشن) اور امیر عودہ (کینیڈا) کے والد تھے

مرحوم صلاح الدین عودہ نہایت مخلص احمدی تھے۔ آپ ایک پرہیز گار، مہربان اور مہمان نواز شخص تھے اور کبابیر میں جماعت کے تمام مہمانوں کا نہایت محبت اور لگن سے خیال رکھتے تھے۔

اپنے والد مرحوم کی وفات کے وقت مکرم شریف عودہ واشنگٹن ڈی سی میں بین الاقوامی مذہبی آزادی سمٹ میں شرکت کے لیے امریکہ میں تھے اور وہ اپنے والد مرحوم کی تجہیز و تکفین کے لیے واپس کبابیر تشریف لے گئے۔

احبابِ جماعت سے مرحوم کی بخشش و مغفرت کے لیے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اہل خانہ اور عزیز و اقارب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ اور صبر عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی خبریں

جلسہ سیرت النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم
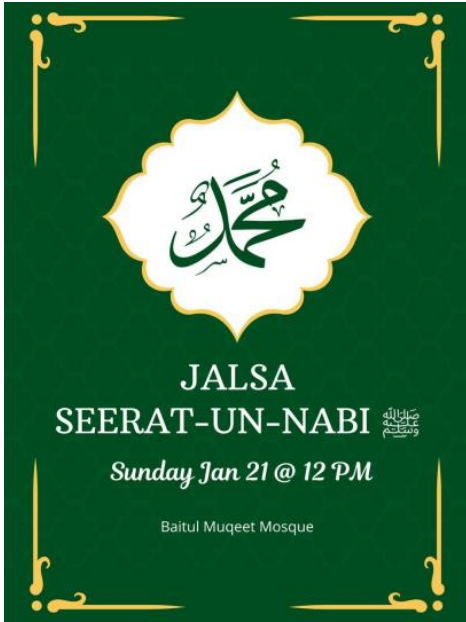
اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امریکہ میں کئی جماعتوں کو جنوری 2024ء میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی سعادت ملی۔ آسٹن ٹیکساس میں یہ جلسہ 21 جنوری 2024ء کو ہؤا مکرم عارف مرزا نے قرآن کریم کی سورۃ اٰل عمران کی آیت 160 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا:

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ۝

ترجمہ: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کرلے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

مکرم فخر احمد غنیؔ نے نعتیہ کلام بہ درگاہِ ذی شانِ خیر الانامؐ، شفیع الوریٰ، مرجع خاص وعام۔ میں سے انتخاب خوش الحانی سے پیش کیا اور مکرم عازش احمد غنیؔ نے انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

مکرم لطیف احمد طاہر نے سورۃ الاحزاب کی آیت 57 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ۝ کا ترجمہ اور تشریح بیان کرتے ہوئے احباب کو دُرود کا مطلب اور اس کی برکات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کثرت سے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی یاددہانی کروائی۔

اگلی تقریر مکرم عبدالمتین خان کی تھی، انہوں نے آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ اور والد ماجد کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کی پاکیزہ ابتدائی زندگی کے حالات بیان کیے۔ آپ نے حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی تصنیف سیرت خاتم النبیّین ﷺ اور سیرت نبویؐ پر مزید چند کتابوں کا تعارف کروایا اور ان کا مطالعہ کرنے کی نصیحت کی۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ آسٹن جماعت نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ فی مدح خاتم النبیّین ﷺ۔ یا عین فیض اللہ والعرفان کے منتخب اشعار مع انگریزی ترجمہ سنائے۔ مناسب انداز میں روشنیوں کی سجاوٹ، حضرت مسیح موعودؑ کے آنحضرت ﷺ کی عقیدت میں ڈوبے الفاظ اور ناصرات کا مِل کر مؤدب انداز میں قصیدہ پڑھنے سے اس جلسہ کے وقار میں خاطر خواہ اضافہ ہؤا۔ اس پُر وقار جلسہ کی آخری تقریر محترم مربی صاحب، مکرم قاسم چودھری کی تھی۔ مربی صاحب نے سورۃ الاحزاب کی آیت 57 کی تلاوت کی، درود شریف پڑھا اور بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کا ہر پہلو ہی ہمارے لیے نہایت اہم اور محترم ہے اور یہ انتخاب کرنا مشکل ہے کہ مختصر سے وقت میں آپؐ کی ذات بابرکات کے جواہرات میں سے کس جوہر کا ذکر کیا جائے۔ آپ نے نصیحت کی کہ درود شریف کا عربی متن پڑھنا بہت سی برکتوں کا موجب ہے لیکن ضروری ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ درود اس بات کو ذہن میں رکھ کر پڑھنا چاہیے کہ اس سے آپؐ کے مرتبہ میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ یہ تو ایک بات ہے۔ ہمیں درود شریف کو اپنی زندگی کے ہر اچھے اور مشکل وقت میں پڑھتے رہنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ جب ہم کسی کے لیے دعا کرتے ہیں تو اس سے ہمیں خود بہت فائدہ ہوتا ہے آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے درود شریف سے متعلق ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کیسے درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بشارات عطا فرمائیں۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی پاک سیرت پر روشنی کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اس دنیا کے چند معروف ترین اور ایک بڑی تعداد میں لوگوں کی پسندیدہ شخصیات کا حوالہ دیا کہ وہ اپنے بڑے کام کی وجہ سے دنیا میں چاہے جاتے ہیں لیکن کیا کسی محبوب دنیاوی شخصیت کا اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ منصب کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے جس پر خود اللہ تعالیٰ، اس کے بے شمار فرشتے اور ساری کائنات درود بھیجتی ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو اس بات پر فخر ہونا چاہیے کہ وہ ایک ایسے نبی کی امّت ہے جو ہمارے ربّ کی کائنات میں ایک منفرد ہستی ہیں جن سے سب سے زیادہ محبت کی جاتی ہے اور جن پر درود بھیجا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡد۔
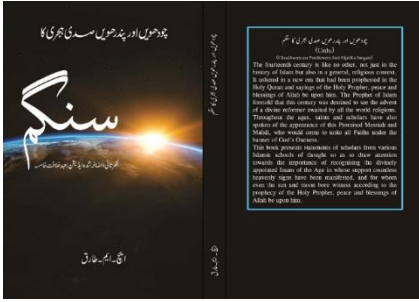
چودھویں اور پندرہویں صدی ہجری کا سنگم۔ جدید ایڈیشن 2021ء لندن

مرتبہ ایچ۔ایم طارق

خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں چالیس سال بعد دوسری بار شائع ہونے والا ''چودھویں اور پندرہویں صدی ہجری کا سنگم'' کا نظر ثانی اور اضافہ شدہ ایڈیشن، دیدہ زیب رنگین ٹائٹل کے ساتھ 297 صفحات پر مشتمل ہے جو سابقہ ایڈیشن سے پانچ گنا ضخیم ہے۔ جس کا تعارف 6 صفحات پر مشتمل حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے (بطور صدر مجلس انصاراللہ پاکستان) اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا تھا۔ اس کتاب میں چودھویں صدی میں مسیح موعود اور امام مہدی کی آمد سے متعلق قرآن وحدیث کے علاوہ بزرگان امت کے 79 مستند حوالہ جات کے عکس مع ٹائٹل پیش کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اس لحاظ سے بھی سلسلہ کے لٹریچر میں عمدہ اضافہ ہے کہ بعض نئے حوالہ جات کے عکس پہلی مرتبہ شائع ہو رہے ہیں۔ مثلاً

- حضرت مسیح موعودؑ نے تحفۂ گولڑویہ میں پیر صاحب آف کوٹھ شریف (متوفی:1294ھ) کی چودھویں صدی میں ظہور کی اس الہامی شہادت کا ذکر فرمایا تھا کہ: ''مہدی پیدا ہو گیا ہے۔'' یہ حوالہ پیر صاحب موصوف کی مطبوعہ سوانح حیات سے پیش کر دیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 189)
- سورۃ الجمعہ کی آیت وَ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی تفسیر نبوی کے مطابق اس سے مراد رسول اللہ کے اس فارسی الاصل، بروز کی بعثت ہے جس نے اپنے انصار واعوان کے ساتھ دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرنا تھا۔ اس آیت کی تفسیر قرآنی میں علامہ موسیٰ جاراللہ ترکستانی (متوفی:1949ء) نے نحوی اعتبار سے ثابت کیا ہے کہ آخرین میں بھی ایک رسول کی بعثت مراد ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 24)
- مہدی کے عظیم نشان چاند سورج گرہن کی پیشگوئی حدیث دارقطنی کے علاوہ قرآنی آیت وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (القیامہ:10) سے بھی استنباط ہوتی ہے۔ اس کی تائید میں تفسیر حکمۃ البالغۃ کے علاوہ اعلام الحدیث از علامہ خطابی (متوفی:388ھ) کے حوالہ جات کے عکس پیش ہیں۔ جن کے مطابق اس آیت میں چاند سورج گرہن کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحات 95 تا 103)
- چودھویں صدی میں صداقت مسیح ومہدی کے لیے چاند وسورج گرہن کا جو نشان رمضان 1311ھ بمطابق مارچ، اپریل 1894ء میں ظاہر ہوا، اس کے لیے بطور ثبوت ایک صدی قبل کے اردو اور انگریزی اخبارات کے عکس شامل کتاب ہیں۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحہ 125 تا 130) اسی طرح حدیث دارقطنی بابت چاند سورج گرہن کی سند پر اعتراض کے جواب کے لیے عکس حوالہ پیش ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحات 139 تا 143)
- 1894ء کے سورج گرہن کے سائنٹفک ثبوت کے لیے The Nautical Almanac and Astronomical Ephemeris سے سورج گرہن کے نقشہ جات اور ان کی Description دی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحات 127-128)
- سورۃ التکویر میں مذکور زمانہ مسیح کی علامت اونٹوں کے بے کار ہونے کا غیر معمولی نشان عجب رنگ میں ظاہر ہوا، جہاں ٹرانسپورٹ کی ایجاد کے بعد 1908ء میں ہزاروں اونٹ جنگلوں میں بے کار چھوڑ دیے گئے۔ اور افزائشِ نسل کے نتیجہ میں ان کی تعداد بڑھ جانے کے بعد یہی اونٹ شہروں کے پانی پر حملہ آور ہونے لگے نتیجۃً حکومت کو مربوط حکمت عملی کے تحت ان بے کار جنگلی اونٹوں کو ہلاک کرنا پڑا۔ اونٹوں کے بے کار ہونے کی نشانی کے طور پر حکومت آسٹریلیا کی طرف سے جاری کردہ تاریخی سکہ کا عکس بھی پیش ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحات 207 تا 209)
- سورۃ التکویر وانفطار میں سمندروں کو ملائے جانے کے نشان کے ظہور کی علامات نہر سویز اور نہر پانامہ کا محل وقوع اور نقشہ بھی شامل ہے۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحات 211 تا 213)
- زمانہ مسیح موعود کی پیشگوئی کے طور پر سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار، سورۃ الانشقاق سورۃ ہود، سورۃ المرسلات اور سورۃ النباء میں بیان فرمودہ دیگر علامات اور ان کے حیرت انگیز رنگ میں پورا ہونے پر ایک مفید مضمون۔ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحات 197 تا 240)
- چودھویں صدی میں ظاہر ہونے والے مسیح ومہدی کے دعویدار حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ ہی رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق کیوں ''فرقہ ناجیہ'' کہلانے کی مستحق ہے؟ (ملاحظہ ہو سنگم، صفحات 268 تا 284)

نوٹ: یہ کتاب ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل) لندن کے علاوہ یوکے، کینیڈا، امریکہ وغیرہ ممالک کے شعبہ اشاعت اور بک سٹالز سے بھی مل سکتی ہے۔

مکرم چودھری فضل احمد صاحب کی یاد میں

عدیل سیف چیمہ

میرے سُسر مکرم چودھری فضل احمد 8 جنوری 2019ء بروز منگل اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے، اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔
اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔ ان کا جنازہ جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد ادا کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی اور ہفتہ کے دن ان کی تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم ایک پاکباز اور بہت ہی مخلص انسان تھے۔ دعا گو، تہجّد گزار اور تدبیر کے ساتھ خدا کے بھروسے کا سہارا لینا ان کا خاص وصف تھا۔ سچائی کے لیے خاص جوش رکھتے تھے۔ دینی اور دنیوی دونوں طرح کے علوم حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت اور دین کے کاموں کے لیے ہر وقت تیار رہتے۔ نہایت سادہ شخصیت کے مالک تھے اور بہت ہی مہمان نواز تھے۔

مرحوم 15 اپریل 1934ء کو ایک معزّز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام چودھری محمد دین اور والدہ صاحبہ کا نام مکرمہ امام بی بی تھا۔ آپ ایف اے میں تھے جب آپ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا لیکن آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور بے اے۔ بی ایڈ کے بعد اسلامیات کے مضمون میں ایم اے کیا۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ کو میرپور اور کوئٹہ میں رہنے کا موقع ملا۔ بعد ازاں کنجاہ ضلع گجرات میں گورنمنٹ مسلم سکول میں بطور استاد ملازمت کی۔

20/ اپریل 1969ء میں آپ کی شادی مکرمہ امۃ القدیر بنت مکرم چودھری اللہ دِتّا ساکنہ پٹھو کی سے ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔

1977ء میں آپ جرمنی چلے گئے اور 1980ء میں اپنی والدہ صاحبہ کی وفات کے موقع پر پاکستان آئے۔ چند ماہ قیام کے بعد دوبارہ یورپ گئے مگر اس مرتبہ ان کی منزل پرتگال بنی۔ 1989ء میں امریکہ میں رہائش اختیار کی جہاں آکر جماعت کو ترجیح دی۔

گاؤں میں آپ قائد مجلس تھے امام مسجد کے نہ ہونے پر خطبہ بھی دیتے تھے باہمت اور بلند ارادہ کے مالک تھے۔ اپنی بڑھتی ہوئی عمر کو کبھی بھی دینی مساعی میں رکاوٹ نہ بننے دیا۔ اذان دینا ان کو بہت پسند تھا۔ اکثر کہتے تھے کہ میں نے آخری سانس تک اذان دیتے ہی رہنا ہے۔ مسجد میں سب سے پہلے آنے کو ترجیح دیتے۔ بیماری میں بھی دینی فرائض کی ادائیگی جاری رکھتے۔ ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ جیسے ہی طبیعت بہتر ہوتی تو کہتے کہ اللہ تعالیٰ ابھی مجھ سے اور کام لینا چاہتا ہے۔ آپ کا وجود گویا دین کی خدمت کے لیے وقف تھا۔ ہر شخص آپ کو رشک کی نظر سے دیکھتا تھا۔

آپ نے امریکہ آکر ورجینیا کو اپنا وطن بنایا۔ عمر قید سے آزاد ہو کر دوست بنائے۔ آپ اپنے دوست احباب کے دل میں گھر کر لینے کا ہنر جانتے تھے۔ آپ سب کے لیے ایک دعا گو وجود تھے۔ ہر موقع پر سب کو یاد رکھتے۔ اکثر جماعتی اجلاسات میں اپنے دوستوں کو ساتھ لے جاتے۔ اس طرح دورانِ سفر بھی تبادلۂ خیالات ہوتا رہتا۔ آپ کی جان فشانی اور محنت نیز محبت سے جماعت ورجینیا کا چندہ مثالی ہو گیا تھا۔ آپ ممبران جماعت سے رابطہ رکھتے اور ان کو بہت عمدہ طریق پر چندہ کی ادائیگی کی یاد دہانی کرواتے۔ احباب سے اس خاص قربت کے تعلق کی وجہ سے کوئی بھی آپ کو انکار نہ کرتا۔ جہاں جماعت کے لوگوں کے لیے آپ ان کے گھر کے ایک فرد کی طرح تھے اسی طرح آپ بھی ان کے خوشی اور غم کو اپنا جانتے۔ کسی کو یہ احساس تک نہ ہونے دیتے تھے کہ آپ دل کے مریض ہیں۔ گویا آپ کا ہر کام مثالی تھا۔ ورجینیا میں آپ ہر سال خود بھی سبزیاں اُگاتے اور دوستوں کو سبزیوں کے پودے مہیا کرتے اور اس سلسلے میں ان کی رہنمائی کرتے۔ غرض آپ کا ہر کام خلوص نیت سے جماعت کے لیے ہی تھا۔ کیا اپنی اور کیا دوسروں کی اولاد، سب سے بے پناہ محبت و شفقت کا سلوک کیا ہے۔ آپ کی شخصیت کا کوئی بھی پہلو دیکھا جائے آپ سب کے لیے ایک مشعلِ راہ ہی نظر آتے ہیں۔ بے شمار صفات کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، آمین۔

آپ نے تین بیٹے مکرم خاور احمد (اہلیہ نادیہ تبسم)، مکرم عامر احمد (اہلیہ رضوانہ احمد)، مکرم طاہر احمد۔ بیٹی حنا احمد اہلیہ عدیل سیف چیمہ، تین پوتے تین پوتیاں اور ایک نواسا سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو خادمِ دین بنائے۔

نظم

فہمیدہ بٹ

زمیں والوں کو رحماں نے کھلا داماں بخشا ہے
مزین یہ نگینوں سے ہمیں رمضان بخشا ہے

جو چاہیں مانگ لیں ہم بھی ترے سارے خزانوں سے
ہمیں محبوب نے دیکھو کھلا میدان بخشا ہے

ہے پیاسوں کی طلب پیارے فقط تو ہی تو ساقی ہے
معطر جو کرے روحوں کو وہ عرفان بخشا ہے

ترے اک عشق میں ہی بس سحر سے شام ہوتی ہے
زباں پر رقص کرتا یہ ہمیں فیضان بخشا ہے

رکن اسلام کے پانچوں بہت انمول ہیں پیارے
پرو کے اک لڑی میں یوں ہمیں عنوان بخشا ہے

فرشتوں کے احاطے میں یہ رہتی ہے زمیں ساری
مرے لولاک پیارے نے حسیں مرجان بخشا ہے

ترے انعام میں پیارے حسیں انعام یہ سب سے
گناہوں کو یوں دھونے کا ہمیں سامان بخشا ہے

بدل دیتا ہے تقدیریں وہ اک سجدہ گدائی کا
خدائے کبریا نے ہی ہمیں ایقان بخشا ہے

بجھے گی پیاس آنکھوں کی خدا ہی کا یہ وعدہ ہے
عوض روزوں کے مولا نے درِ ریان بخشا ہے

تہجد کی نمازوں میں عجب کشفی نظارے ہیں
خدا سے قرب کا دلکش ہمیں سامان بخشا ہے

بہت افضال کا حامل ہے اس کا آخری عشرہ
اسی کی ہی تجلی نے حسیں وجدان بخشا ہے

مزے ہیں رتجگوں کے خوب گزریں جو عبادت میں
خدا سے ہمکلامی کو ہمیں قرآن بخشا ہے

دُعائے لیلۃ القدر

حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اگر مَیں لیلۃ القدر پاؤں تو کیا دعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا یہ دعا کرنا:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

(ترمذی کتاب الدعوات باب 85)

اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا کریم ہے۔ تو عفو کو پسند کرتا ہے، پس مجھ سے در گزر فرما۔

(خزینۃ الدعاء، مناجات رسول ﷺ، صفحہ 37)

اہم معلومات و اعلانات

اس سال کے لیے فدیہ اور فطرانہ اور عید فنڈ کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ فطرانہ ایک صدقہ ہے جو کہ ہر مسلمان مرد، عورت اور بچے بشمول نوزائیدہ بچے پر واجب ہے۔ اسے عید الفطر کی نماز سے پہلے ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس سال فطرانہ کی قیمت 5 ڈالرز فی کس مقرر کی گئی ہے۔

2۔ فدیہ: وہ لوگ جو بیماری، معذوری یا سفر وغیرہ جیسی مجبوریوں کی وجہ سے ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے ان کے لیے قرآنی حکم یہ ہے کہ وہ روزہ سے محرومی کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔ ایک روزہ کے فدیہ کی شرح دو وقت کے کھانے کے خرچ کے برابر متصور ہوگی۔ اس سال ماہ رمضان کے لیے فدیہ کی شرح کم از کم 150 ڈالرز (بحساب 5 ڈالر روزانہ) مقرر کی گئی ہے۔ تاہم یہ واضح رہے کہ یہ صرف کم از کم شرح ہے، اگر کوئی فرد جو آسانی سے استطاعت رکھتا ہو تو وہ اپنی صوابدید سے اس سے زیادہ فدیہ بھی دے سکتا ہے۔

3۔ عید فنڈ: یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا، جسے عید الفطر کے موقع پر جمع کیا جاتا تھا۔ اس کی کوئی مقررہ شرح نہیں ہے۔ اس فنڈ کا مقصد یہ تھا کہ جس طرح خوشی کے مواقع پر آدمی کپڑوں، کھانے پینے، پارٹیوں اور تحائف جیسی چیزوں پر پیسہ خرچ کرتا ہے، اسی طرح وہ ایمان اور مذہب کے تقاضوں کو بھی مد نظر رکھے۔

ریٹائرمنٹ مربی سلسلہ مکرم مبشر احمد

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ امریکہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 جنوری 2024ء کو مربی سلسلہ مکرم مبشر احمد کی ریٹائرمنٹ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

نام:	مبشر احمد	ولدیت:	عزیز احمد
تاریخ پیدائش:	15 جون 1942ء	تعلیم:	ایل ایل بی، ایم اے انگلش و اردو
تاریخ وقف:	1988ء		

1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کے انگریزی ترجمہ کا کام کیا۔

1989ء تا 2023ء بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔

2016ء-2023ء بطور ممبر ایڈیٹوریل بورڈ اور بطور چیف ایڈیٹر مسلم سن رائز میگزین بھی خدمت کی توفیق پائی۔

علاوہ ازیں 1969ء میں امریکہ منتقل ہونے کے بعد انہوں نے بطور قائد مجلس خدام الاحمدیہ Washington Metropolitan، بطور جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ، امریکہ اور بطور صدر جماعت Washington Metropolitan خدمت کی توفیق پائی۔

سوال: رمضان کے مہینہ میں اگر مغرب کی نماز میں بارش ہو رہی ہو تو کیا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں جبکہ تراویح کا باقاعدہ انتظام ہو؟

جواب: رمضان کے مہینہ میں ضرورت کے پیش نظر بمطابق فیصلہ حاضر احباب مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اگر تراویح پڑھنا ہو تو نمازیں جمع کرنے کے معًا بعد پڑھی جاسکتی ہیں۔ یا جو لوگ ٹھہر سکیں وہ کافی رات گزرنے پر پڑھیں۔ اصولاً اس تقدیم و تاخیر میں کوئی شرعی امر مانع نہیں۔

(فقہ احمدیہ، جلد اول، صفحہ 210)

مجلّہ النور، امریکہ میں شائع ہونے والے مضامین

مجلّہ النور، امریکہ میں شائع ہونے والے مضامین کو تاریخی اعتبار سے محفوظ کرنے کے لیے ہر مصنف اور شاعر کی مضامین اور منظوم کلام کی عناوین کے اعتبار سے فہرستیں تیار کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لکھنے والوں کو ان کی قلمی کاوش کا اجر و ثواب ہمیشہ ملتا رہے، آمین۔ اس شمارہ میں مکرم لطف الرحمٰن محمود مرحوم کے مضامین میں سے نو مضامین کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے:

1 : شہیدانِ مونگ کا خونِ ناحق

کتنی دردناک کیفیت ہے، 7 اکتوبر 2005ء کا دن طلوع ہوا چاہتا ہے۔ جمعۃ المبارک سے وابستہ برکتوں اور رحمتوں کا نور ہر سمت پھیل رہا ہے۔ منڈی بہاؤالدین کے نواح میں... مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں۔ Oct2005-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

2: امتِ مسلمہ میں احیائے خلافت کے لئے کوششوں پر ایک نظر

اسلام نہ صرف یہ کہ دنیا میں بڑی تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے بلکہ پیروکاروں کی تعداد کے لحاظ سے دوسرا بڑا مذہب ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس وقت اس دنیا میں... مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں۔ May2006-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

3: محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب

میرے ابا جان، پروفیسر میاں عطاء الرحمن صاحب کو وفات پائے 23 سال گزر چکے ہیں۔ اس سے قبل ان کے بارے میں لکھنے کا موقع نہیں مل سکا۔ بزرگوں کی نیک یادوں کو... مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں۔ Jun2007-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

4: صومِ رمضان کی حدود و قیود

دین کی تھوڑی بہت شُدبُد رکھنے والا ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے جنہیں "ارکان اسلام" کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور رسالتِ محمدیہؐ کی........ مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں۔ Sep2007-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

5: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی مشابہت

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کو عہدِ حاضر کی اُن مذہبی اور روحانی شخصیات کی صفِّ اوّل میں شمار کیا جاتا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے مہدیٔ آخر الزماںؑ کی تائید و نصرت........ مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں Jan2008-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

6: پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیاتی مطالعہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے جانے والے نبی رسول اور مامور روحانی علامات، تائیدی نشانات و معجزات اور امتیازی خصوصیات کی بدولت شناخت........ مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں۔ Feb2008-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

7: ظہورِ مہدی کی صدی

اس وقت گلوبل ولیج میں ایک عجیب ہلچل برپا ہے۔ خبروں میں جنگ و جدل اور اقتصادی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ کی اطلاعات نمایاں ہیں۔ دینی میدان... مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں۔ Mar2008-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

8: ظہورِ مہدی کی صدی

9۔ حضرت اقدس رضی اللہ عنہ اور دوسرے مدعی تاریخ اسلام میں کئی لوگوں نے مہدیٔ امام الزمان، امام قائم وغیرہ ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اسلامی تقویم کی شاید.. .... مزید پڑھنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کریں۔ Apr2008-UrduSection.pdf (ahmadiyyagazette.us)

(مرتبہ زاہدہ رحمان ڈیٹرائٹ)

مغفرت، رحم اور دشمن کے مقابل نصرت طلبی کی جامع دعا

یہ دعائیں سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پر مشتمل ہیں۔ حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ کر سونے والے کے لیے بہت کافی ہیں۔ نیز عرش کے اس خزانہ میں سے ہیں جو آج تک آنحضرتؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔(تفسیر قرطبی، جلد4، صفحہ 434)

سورۃ بقرہ کی آخری دونوں دعائیہ آیات کے بارہ میں رسول کریم ﷺ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ان آیات کو یاد کرو اور اپنے اہل و عیال کو یاد کراؤ۔ یہ صلوٰۃ، قرآن اور دعا پر مشتمل ہیں۔(سنن الدارمی کتاب فضل القرآن سورۃ فاتحہ)

اس جگہ دونوں آیات کا صرف دعائیہ حصہ دیا جا رہا ہے:

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝

(سورۃ البقرہ:286)

اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔

اے ہمارے ربّ! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(سورۃ البقرہ:286)

اے ہمارے رب! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب! اور تو ہم پر (اس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تونے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے (گذر چکے) ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اور اسی طرح ہم سے (وہ بوجھ) نہ اٹھوا' جس (کے اٹھانے) کی ہمیں طاقت نہیں اور ہم سے در گذر کر۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

(خَزِیْنَةُ الدُّعاءِ ، قرآنی دعائیں، صفحات 7,6)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشم آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دوحصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّالخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُالحق
- ☐ نورُالقرآن دوحصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتاب البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُالمسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ الاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2024ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔ پیر	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
5-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیّت	شعبہ وصایا	جماعت
6-7 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2023ء، منصوبے 2024ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
12-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
14 جنوری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
15 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ	ریجنل	وفاقی تعطیل
20 جنوری، ہفتہ	نیشنل واقفینِ نَو (طلباء) نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	نیشنل واقفاتِ نَو۔ نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
27 جنوری، ہفتہ	نیشنل تقسیم تبلیغی لٹریچر (Flyer Distribution)	شعبہ وقفِ نَو اور شعبہ تبلیغ	جماعت
28 جنوری، اتوار	نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
29 جنوری، پیر	ڈے آن دی ہل (Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
فروری 1-10 فروری، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سیاٹل، واشنگٹن
3-4 فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 فروری، جمعہ	نیشنل تبلیغ اور میڈیا ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	ورچوئل میٹنگ
11 فروری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
11 فروری، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصایا	ویبینار (Webinar)
17 فروری، ہفتہ	عہد وقفِ نَو اور اس کے تقاضے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار (Webinar)
19 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ 1-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	جماعت
2 مارچ، ہفتہ	ریفریشر کورس 2024ء، دارالقضا، امریکہ	شعبہ دارالقضا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	مقامی اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
3 مارچ، اتوار	وقفِ جدید ویبینار، EST7 بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
8-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)	لجنہ اماء اللہ	مسجد مبارک، نارتھ ورجینیا
9 مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
9-10مارچ،ہفتہ تااتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	جماعت
10مارچ،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
12مارچ۔9اپریل،منگل تامنگل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
16مارچ،ہفتہ	وقفِ نَو اویئرنَس ڈے (Awareness Day)،بوقت افطار	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	جماعت
17مارچ،اتوار	اپنی تاریخ جانیے،Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
19-25مارچ،منگل تاپیر	رمضان تحریک جدید ہفتہ	شعبہ تحریک جدید	جماعت
24مارچ،اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
اپریل 1-10/ اپریل،پیر تابدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-7/ اپریل،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10/ اپریل،بدھ	عید الفطر	لوکل	**جماعت**
14/ اپریل،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
26-28/ اپریل،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ،جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
مئی 3-5 مئی،جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
4-5 مئی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 مئی،ہفتہ	واقفینِ نَو خود کو جماعت کی خدمت کے لیے کیسے تیار کرسکتے ہیں؟ 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
12 مئی،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19 مئی،جمعہ تااتوار	باپوں اور لڑکوں کا جامعہ کینیڈا ٹرپ	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
18 مئی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن،میساچیوسٹس
19 مئی،اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27 مئی،پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون 1-2 جون،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-2 جون،ہفتہ تااتوار	لوکل خدام خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
1-10 جون،ہفتہ تاپیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-16 جون،جمعہ تااتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	ویبینار(Webinar)
8جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/ زوم میٹنگ
9جون،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15-16 جون،جمعہ تااتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ(لوکل)	شعبہ تربیت	جماعت
16 جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیے،Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
17جون،پیر	عیدالاضحیٰ	لوکل	جماعت
22جون،ہفتہ	وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں EST 9-7:30 بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار(Webinar)
28-30جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	رچمنڈ،ورجینیا
جولائی 4جولائی،جمعرات	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
5-7جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
6-7 جولائی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 جولائی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
14 جولائی،اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-20 جولائی،اتوار تاہفتہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
26-28 جولائی،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
29جولائی تا8اگست،پیر تاجمعرات	حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	
اِگست 1-10 اگست، جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4/اگست،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3/اگست،ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار(Webinar)،7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
10/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن/زوم میٹنگ
11/اگست،اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
11/اگست،اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار(Webinar)
11-17/اگست،اتوار تاہفتہ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپس (طلباء وطالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ(طلباء) ساؤتھ ورجینیا،ورجینیا(طالبات)
22-23/اگست،جمعرات تاجمعہ	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23-25/اگست،جمعہ تااتوار	نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
ستمبر 30/اگست تا یکم ستمبر،جمعہ تااتوار	MSLM24 کانفرنس	, AAMS, AWSA,AMMA IAAAE	آرلینڈو،فلوریڈا
31/اگست تا 2 ستمبر،ہفتہ تاپیر	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
7-8 ستمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8 ستمبر،اتوار	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
13-22 ستمبر،جمعہ تااتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	کولمبس،اوہائیو
15 ستمبر،اتوار	قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم،یو ایس اے	AAMS	TBD
21 ستمبر،ہفتہ	نیشنل تربیت اور طاہر اکیڈمی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
30-21 ستمبر، ہفتہ تا پیر	تحریکِ جدید عشرہ	شعبہ تحریکِ جدید	جماعت
22 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
اکتوبر 1-10 / اکتوبر، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-4 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
6-5 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13-11 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ساؤتھ ورجینیا
13 / اکتوبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
14-12 / اکتوبر، ہفتہ تا پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
27-26 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	نیشنل تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	غیر فیصلہ کن
نومبر 3-2 نومبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 نومبر، اتوار	نیشنل ایجوکیشن ایکسیلنس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
10-8 نومبر، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ	لجنہ اماء اللہ	مسجد محمود، ڈیٹرائٹ، مشی گن
9 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
10 نومبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
16 نومبر، جمعرات تا اتوار	ریجنل وقفِ نَو اجتماعات۔16 ریجنز	شعبہ ریجنل وقفِ نَو	جماعت
28 نومبر تا یکم دسمبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving) لانگ وِیک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 1-10 دسمبر، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
8-7 دسمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
7 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
7 دسمبر، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
8 دسمبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22-13 دسمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 دسمبر، ہفتہ	جامعہ انسپیریشن، اورینٹیشن کیمپ اور ورچوئل اوپن ہاؤس	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔دورانیہ 3 گھنٹے
15 دسمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
15 دسمبر، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار(Webinar)
25 دسمبر، بدھ	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
29-27 دسمبر، جمعہ تا اتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا